

مُعَلِّمُ الْإِنْسَانِ

عربی تحریر و ترجمہ سکھانے کی ایک فنی کتاب

حصہ دوم

از
مولانا عبد الماجد ندوی
سابق استاد ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مجلس نشریات اسلامیہ

۱۔ کے۔ ۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد۔ کراچی۔ ۴۶۰۰

جملہ حقوق طباعت و اشاعت پاکستان میں بحق فضل ربی ندوی محفوظ ہیں۔
بندہ کوئی فرد یا ادارہ ان کتب کو شائع نہ کرے ورنہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی

مُعَلِّمُ الْإِنِّشَاءِ

(حصہ دوم)

عربی ترجمہ و انشائے کا سلسلہ نصاب، مع ضروری قواعد صرف و نحو

انرا

مولانا عبد الماجد ندوی

استادِ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر: فضل ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام

۱۔ کے۔ ۳۔ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد۔ کراچی۔

جملہ حقوق طباعت و اشاعت پاکستان میں

بحق فضل ربی ندوی محفوظ ہیں۔

لہذا کوئی فسر دیا ادارہ ان کتب کو شائع نہ کرے

ورنہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

نام کتاب _____ معلم الانشار (حصہ دوم)

تالیف _____ مولانا عبدالمعاجد ندوی

طباعت _____ احمد برادرز پرٹرز، کراچی

ضخامت _____ ۲۲۰ صفحات

فون ۶۶۰۱۸۱۷ تا ۶۶۰۱۸۱۷

اسٹاکسٹ: مکتبہ ندوۃ - قاسم سینٹر اردو بازار کراچی

ناشر

فضلہ رفیعہ ندوی

مجلس نشریات اسلام کے ۳ ناظم آباد منیشن: ناظم آباد کراچی ۱۷

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفو
	دیباچہ	۱-
	از مؤلف	
	از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۱۴
	مقدمہ	
	الباب الاول :- فیما بقی من احکام النحو	۱۹
۱	الدرس الاول :- بتدائی خبر جلد و شبہ جلد کی صورت میں	۱۹
	تمرین (۱) و (۲) و (۳) و (۴)	۲۱
۲	تمرین (۵) دین الرحمة	۲۴
۳	تمرین (۶) النجاة فی الصدق	۲۵
	خبر جلد اسمیہ کی صورت میں	۲۵
	تمرین (۷) و (۸) و (۹) و (۱۰)	۲۵
۴	تمرین (۱۱) الباخرة	۲۹
۵	تمرین (۱۲) القطار والطائرة	۳۰
	الدرس الثاني :- مضاف ومضاف الیه کی صفت	۳۲
۶	تمرین (۱۳) و (۱۴) و (۱۵) و (۱۶)	۳۳
۷	تمرین (۱۷) مصایر مدارس الهند العربیة	۳۸
۸	تمرین (۱۸) مصایر لغة الهند الارویة	۳۹
	الدرس الثالث :- صفت جلد کی صورت میں	۴۰

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۹	تمرین (۱۹) و (۲۰)	۴۲
۱۰	تمرین (۲۱) وصف المحطة	۴۶
۱۱	تمرین (۲۲) وصف المستشفى	۴۷
	تمرین (۲۳) و (۲۴) و (۲۵) و (۲۶)	۴۸
	الدرس الرابع :- مفاعیل خمسہ	۵۲
	مفعول مطلق کی بحث	۵۳
۱۲	تمرین (۲۷) و (۲۸) و (۲۹) و (۳۰)	۵۵
	الدرس الخامس :- مفعول لم :-	۶۲
۱۳	تمرین (۳۱) و (۳۲)	۶۳
	الدرس السادس :- مفعول فيه (ظرف زمان و ظرف مکان)	۶۷
۱۴	تمرین (۳۳) و (۳۴)	۷۰
۱۵	تمرین (۳۵) رحلة مدرسية (الناج محل)	۷۳
۱۶	تمرین (۳۶) رحلة مدرسية (منارة قطي الدين)	۷۴
	الدرس السابع :- حال	۷۶
۱۷	تمرین (۳۷) و (۳۸) و (۳۹) و (۴۰)	۷۹
۱۸	تمرین (۴۱) مباراة في كرة القدم -	۸۶
۱۹	تمرین (۴۲) مسابقة في الخطابة - الحريق	۸۹
	الدرس الثامن :- تميز و تميز لمحوظ کی تميز، وزن، کیل اور مساحت کی تميز،	۹۲
	عدد کی تميز، عدد کی تذکیر و تانیث، عدد کا اعراب، کنایات العدد	

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۰	تمرین (۴۳) و (۴۴)	۹۶
	الدرس التاسع :- عدد و صفی اور نین لکھنے کا طریقہ	۱۰۲
۲۱	تمرین (۴۵) الشيخ ابن تیمیہ	۱۰۴
۲۲	تمرین (۴۶) ابن بطوطہ	۱۰۶
۲۳	تمرین (۴۷) سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۷
۲۴	تمرین (۴۸) مجدد الالف الثانی احمد بن عبد الاحد الفاروقی	۱۱۱
	الدرس العاشر :- فعل تعجب اور فعل مدح و ذم	۱۱۴
۲۵	تمرین (۴۹) و (۵۰)	۱۱۶
	الباب الثانی در تمرینات عامۃ	۱۲۰
۲۶	تمرین (۵۱) علی الباخرة	۱۲۳
۲۷	تمرین (۵۲) فی الصحراء	۱۲۵
۲۸	تمرین (۵۳) فی الطريق الی مصر	۱۲۶
۲۹	تمرین (۵۴) من الطائف الی مکة	۱۲۸
۳۰	تمرین (۵۵) فی کبد السماء	۱۳۰
۳۱	تمرین (۵۶) علی وجه الماء	۱۳۲
۳۲	تمرین (۵۷) الدفین الصغیر	۱۳۳
۳۳	تمرین (۵۸) رثاء الاستاذ الكبير السيد سليمان الندوی رحمہ اللہ	۱۳۵
۳۴	تمرین (۵۹) الامامان الشہیدان (۱)	۱۳۶

نمبر شمار	مضامين	صفو
	تمارين (٦٠) الامامان الشهيدان (٢)	١٣٨
٣٥	تمارين (٦١) رسالة العالم الاسلامي	١٣٩
٣٦	تمارين (٦٢) نظام الحياة الاسلامي	١٤١
	الباب الثالث (في الانشاء)	١٤٢
٣٧	(المثال) :- اكتب ما تعلمه كل يوم من وقت استيقاظك حتى تذهب الى المدرسة	١٣٨
٣٨	تمارين (٦٣) اكتب ما تعلمه عقب الخروج من المدرسة الى وقت النوم	١٣٩
٣٩	(المثال) مرض احد اصدقائك فعدته ودعوت له طبيباً حتى عوفي	١٤٠
٤٠	تمارين (٦٤) مات احد اصدقائك فشهدت جنازته	١٤١
٤١	(المثال) :- وصف حادثة اصطدام	١٤٢
٤٢	تمارين (٦٥) اشرف صبي على الغرق فنجاه كشاف	١٤٣
٤٣	(المثال) :- حقوق الوالدين	١٤٣
٤٤	تمارين (٦٦) لبارك عليك حق فكيف تقوم به؟	١٤٥
٤٥	(المثال) :- صف الفيل وبيّن فوائده	١٤٦
٤٦	تمارين (٦٧) صف البقرة وبيّن فوائدها	١٤٤
٤٧	(المثال) :- صف السيارة وتحدث عن فوائدها ومضارها	١٤٨
٤٨	تمارين (٦٨) اكتب عن المذياع (الراديو)	١٤٩
٤٩	(المثال) :- سيرة عمرو بن الخطاب رضي الله عنه	١٥١

مفاهيم	مفاهيم	مفاهيم
١٦٣	تموين (٦٩) أكتب عن حياة عمر بن عبد العزيز رحمه الله	٥٠
١٦٥	تموين (٧٠) قصة عمر بن الخطاب رضي الله عنه مع العجوة	٥١
١٦٦	الباب الرابع (في الرسائل)	
١٦٨	(المثال) رسالة من والد لولده يحثه على الجد والاجتهاد	٥٢
١٦٩	تموين (٧١) أكتب رسالة لاختك التلميذة ناصحاً له بما يجب أن يتحلى به	٥٣
١٧٠	(المثال) رسالة تلميذ نقل أحد أساتذته من المدرسة فكتب إليه يتأسف فيها.	٥٤
١٧١	تموين (٧٢) انتقل خالك إلى باكستان فكتب إليه رسالة تتأسف فيها.	٥٥
١٧٢	(المثال) رسالة صديقك في الاعتذار.	٥٦
١٧٣	تموين (٧٣) دعاك صديق لزيارته في لكونو ثم طرأ ما يمنعك فكتب إليه تعتذر.	٥٧
١٧٤	(المثال) تهنئة مريض عوفي	٥٨
١٧٥	تموين (٧٤) أكتب رسالة إلى صديقك تهنئه بنجاحه في الامتحان	٥٩
١٧٦	(المثال) تعزية صديق مات والده	٦٠
١٧٧	تموين (٧٥) لك صديق توفيت والدته فكتب إليه تعزية	٦١
١٧٨	(المثال) رسالة شكر لصديق أهدى إليك كتاباً في الانشاء	٦٢
١٧٩	تموين (٧٦) أكتب رسالة لصديق أهدى إليك قلماً رقيقاً	٦٣
١٨٠	تموين (٧٧) أكتب رسالة إلى عمك تشكره فيها على ما أهداك	٦٤

نمبر شمار	مضامين	صفو
٦٥	(المثال) اكتب رسالة الى مدير مجلة عربية تريد الاشتراك فيها	١٤٩
٦٦	تمرين (٤٨) تريد الاشتراك في مجلة اردية فاكتب الى مدير المجلة	١٨١
٦٧	(المثال) رسالة الى عالم جليل يسعى لاعلاء كلمة الله تشكوة على مساعيه	١٨٢
٦٨	تمرين (٤٩) اكتب رسالة الى مدير لجنة للتأليف والنشر، تهنيئته	١٨٢
٦٩	(المثال) رسالة تلميذ الى ناظر المدرسة يرفق فيها منحة المجانية	١٨٣
٧٠	تمرين (٨٠) تود ان تقتضى عطلة رمضان عند احد اساتذتك فاكتب اليه	١٨٣
الباب الخامس (في موضوعات بعناصرها)		
٧١	تمرين (٨١) خرجت مع ابيك فاشترت حذاء - صف ذلك	١٨٥
٧٢	تمرين (٨٢) وصف سفر بالقطار	١٨٥
٧٣	تمرين (٨٣) خرجت لشراء بعض الاشياء فسقط كيس نقودك	١٨٦
٧٤	تمرين (٨٤) تلميذ مسافر نزل في غير محطته يتحدث بلسانه	١٨٤
٧٥	تمرين (٨٥) رجل كان مبصر افعى صف حاله وخواطره	١٨٥
٧٦	تمرين (٨٦) صف جولة دينية في قرية من قرى الهند	١٨٨
٧٧	تمرين (٨٧) اعظم سر ور حصل لي في حياتي	١٨٩
٧٨	تمرين (٨٨) صف حال صياد ضل طريقه في الصحراء بين شعوره	١٨٩
٧٩	تمرين (٨٩) لماذا تتعلم اللغة العربية	١٩٠
٨٠	تمرين (٩٠) اكتب رسالة الى ابيك تطلب منه النقود	١٩١

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۸۰	الذیل :- امثلۃ رسائل بعض کتاب مصر والبلاد العربیۃ	۱۹۲
۸۱	رسالة للكاتب الكبير المرحوم الدكتور احمد امين	//
۸۲	رسالة للعالم الجليل محمد بهجة البيطار	۱۹۳
۸۳	رسالة للباحث الاسلامي الاستاذ سيد قطب	۱۹۴
۸۴	رسالة للعالم المجاهد الشيخ محمد محمود الصواف	۱۹۵
۸۵	رسالة لصاحب السعادة الشيخ محمد سرور الصبان	۱۹۷
۸۶	رسالة للمجاهد الاسلامي الاستاذ سعيد رمضان	۱۹۸
۸۷	رسالة دعوة الى المأدبة بقلم صاحب الفضيلة الشيخ محمد صبري عابدين	
	امين سر سماحة المفتي السيد امين الحسيني	۱۹۹
	معانی الالفاظ الصعبة	۲۰۱
۸۸	اردو سے عربی	//
۸۹	عربی سے اردو	۲۰۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دِیَا چہ

آج سے پانچ چھ سال پہلے جب کہ میں یہاں ددارالعلوم ندوۃ العلماء میں، ادب عربی کی تکمیل کر رہا تھا، میرے ذمہ بعض ابتدائی درجوں میں ترجمہ و انشاکا کام سپرد تھا، میں نے اپنی آسانی کی خاطر چند مشقیں مرتب کر لی تھیں، کہ اگر ایک طرف کام میں آسانی ہو تو دوسری طرف ایک خاص بنج اور نظام کے تحت طلباء میں ترجمہ و انشاء کی صلاحیت تدریجی طور پر ترقی کر سکے، اس کے بعد پھر مجھے چند ایسے انگریزی خواں احباب سے سابقہ پیش آیا جو عربی زبان کے شائق اور اس کے مبتدی تھے، ان کے ذوق و شوق کو دیکھ کر بروقت چند مشقوں کا اور اضافہ کرنا پڑا، اور ساتھ ہی ان مشقوں کے لئے صرف و نحو کے ضروری قواعد بھی لکھنے پڑے، اس سے پہلے صرف عربی سے اردو اور اردو سے عربی مشقیں لکھی گئی تھیں، مگر قواعد کے اضافہ کی ضرورت دوران تدریس میں ہم برابر محسوس کرتے رہے، ہم نے محسوس کیا کہ مجرد قواعد پڑھنے والے طلباء عربی سے اردو ترجمہ تو آسانی کے ساتھ کر لیتے ہیں مگر اردو سے عربی ترجمہ کا کام ان کے لیے مشکل ترین ہوتا ہے اور یہ اس لیے کہ قواعد کی عملی تطبیق کی مشق انہیں نہیں ہوتی، یوں بھی ایک مبتدی کے لیے بڑے بڑے قواعد کا بھول جانا یا پوری طرح گرفت میں نہ آنا ایک طبعی بات ہے۔

اس طرح ان چند ابتدائی مشقوں کے مرتب ہو جانے کے بعد ذہن و خیال میں پوری کتاب کا خاکہ بننے لگا، ادھر دارالعلوم کو اپنے (ادب عربی کے) نصاب کے سلسلے میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت تو تھی ہی، مگر دوسری طرف ملک کے طول و عرض میں بھی اس ضرورت کو پوری کرنے کے لیے کوئی دوسری کتاب نہ تھی، مولانا مسعود عالم صاحب ندوی مرحوم کی مرتب

کردہ کتاب ”الترجمة العربیة“ دوسرے ایڈیشن کے بعد عرصہ سے ناپید ہو چکی تھی، اور مولانا مرحوم کے پاکستان منتقل ہو جانے کے بعد ان کی کثرت مشاغل کو دیکھتے ہوئے بظاہر اس کی توقع نہ تھی کہ از سر نو وہ اسے پھر مرتب فرما سکیں گے۔ اس خیال نے ضرورت کا احساس اور زیادہ کر دیا مگر ان سب کے باوجود سال دو سال تک اس مسودہ میں کسی اضافہ کی نوبت نہیں آئی، اس کے بعد یہی ناقص اور ادھورا مسودہ حضرت الاستاذ مولانا علی میاں صاحب کی نظر سے گزرا، مولانا نے اسے دیکھ کر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا، اور پھر اسے مکمل کرنے کی فرمائش کی، درحقیقت یہ مولانا ہی کی تشویق اور پیہم مطالبوں کا ثمرہ ہے کہ ناچیز اسے کتابی صورت میں پیش کرنے کی جرات کر سکا۔

اس کتاب کا پہلا حصہ گزشتہ سال ستمبر ۵۳ء میں طبع ہوا تھا، الحمد للہ کتاب تعلیمی حلقوں میں پسندیدگی کی نظروں سے دیکھی گئی، ادب عربی سے ذوق آشنا، اہل علم اور حضرات اساتذہ نے اس حقیر کوشش کو سراہا، رسائل و مجلات نے بھی اچھے تبصرے لکھے اور متعدد حلقوں سے باقی حصوں کی تکمیل کے لئے فرمائشیں آئیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل، اور اس کی توفیق سے اس کا دوسرا حصہ پیش کر رہے ہیں، اس کے بعد اس کا تیسرا حصہ بھی انشاء اللہ فوراً شائع ہو جائے گا۔

پہلے حصے کی طرح اس میں بھی تدبیرِ نجا معیار کو بلند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۔ مولانا مرحوم اپنی اس کتاب میں متعدد خامیاں محسوس فرماتے تھے اس لیے ان کا خیال تھا کہ آئندہ یہ جب کبھی چھپے تو نئی ترتیب اور نئے اضافہ کے بعد چھپے، الحمد للہ کہ مولانا نے اسے نئے سرے سے دو حصوں میں مرتب فرمادیا، پہلا حصہ ان کی زندگی ہی میں ”مکتبہ چراغِ راہ“ کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

باب اول میں تمرین نمبر ۵ تک ہر دو چار مشق کے بعد ایک مسلسل مرتب مضمون دے دیا گیا ہے اور کوشش اس بات کی گئی ہے کہ دیے ہوئے قواعد کی مشق کے ساتھ مضمون کے تمام متعلقہ اجزاء کا بھی ذکر آجائے، اس قسم کی مشقوں کے مرتب کرنے میں غیر معمولی کاوش کرنی پڑی ہے خدا کرے یہ طریقہ مفید ثابت ہو۔ تمرین نمبر ۵ کے بعد باب دوم میں عربی واردہ کے چند منتخب محکومے ترجمہ کے لیے دیے گئے ہیں تاکہ قواعد کی مشق سے آزاد ہو کر صرف ترجمہ کی مشق ہو سکے، باب سوم و چہارم دانشا اور رسائل کے ابواب کی ترتیب میں جدید مصری کتابوں سے پورا پورا استفادہ کیا گیا ہے، آسان موضوعات، مفید عناصر اور بعض اچھے مضامین ضروری حذف و اضافہ یا معمولی ترمیم و اصلاح کے بعد لے لیے گئے ہیں، اس طرح کتاب کو زیادہ سے زیادہ کار آمد اور مفید بنانے کی کوشش کی گئی ہے، آخر میں نمونہ کے لیے موجودہ عرب ادب اور کتاب کے چند ایسے رسائل بھی شامل کر دیے گئے ہیں، جو لفظی صنایعوں سے پاک اور تکلفات سے خالی ہیں، یہ تمام تر خطوط حضرت الاستاذ مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی کے نام لکھے گئے تھے اور یہی سہولت کے ساتھ ہمیں دستیاب بھی ہو سکے۔

آخر میں ہم حضرات اساتذہ اور ادب و دانشا کے معلمین سے خصوصیت کے ساتھ اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ وہ اس کی افادیت کو محسوس فرمائیں گے اور اس سے کام لیں گے۔ اگلے ایڈیشن میں انشاء اللہ اسے اور زیادہ مشفق اور کار آمد بنانے کی کوشش کی جائے گی، نیز وہ بہت سی خامیاں جو ایک ابتدائی مؤلف کی ترتیب و تالیف میں باقی رہ جانا یقینی ہیں، توجہ دلانے پر دور کر دی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں اہل علم حضرات کے مشورے ہمارے لیے تشکر و امتنان کے باعث ہوں گے۔ ذوق رکھنے والے ذہین طلباء کے مفید مشورے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری اس حقیر سعی کو قبول فرمائے اور

دین سیکھنے والے طلباء کو اس سے نفع بخشنے۔

وما توفیقی الا باللہ العلیٰ العظیم

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

ناچیز

عبدالماجد ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۱ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ (مطابق ۸ نومبر ۱۹۵۴ء)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَقَدَّمہ

(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی معتمد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين

پیش نظر کتاب ”معلم الانشاء“ کا دوسرا حصہ، اور ترتیب نصاب کے اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے جس کا ہندوستان میں دارالعلوم ندوۃ العلماء نے آغاز کیا ہے، طویل تعلیمی تجربہ کے بعد دارالعلوم کے منتظمین و معلمین اس نتیجے پر پہنچے کہ نہ تو قدیم نصاب تعلیم اس عصر کی ضرورتیں پوری کر سکتا ہے، اور نہ اس سے علم و دین کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں، نہ کسی دوسرے عرب ملک کا نصاب تعلیم یہاں کے حالات پر منطبق اور یہاں کے دینی عربی مدارس کے لئے سودمند ہو سکتا ہے اگر ہندوستان میں دینی و عربی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا ہے اور مسلمانوں کے وجود ملی کے لئے یہ ناگزیر ہے تو عربی مدارس کو (جو اب بھی ہندوستان میں سیکڑوں کی تعداد میں ہیں) اپنا مستقل نصاب تیار کرنا ہوگا، جس طرح ایک ملک کے لئے سیاسی خود مختاری اور معاشی خود کفالتی ضروری ہے، ایک علمی و دینی ادارہ نظام عملی تعلیم کیلئے خود کفالتی ناگزیر ہے اور جس طرح ایک زمین کا تناور اور بار آور درخت اکھاڑ کر دوسری زمین میں نہیں لگایا جاسکتا اسی طرح ایک ملک کا نصاب اور ایک عہد کا تعلیمی ڈھانچہ دوسرے ملک میں اور دوسرے عہد میں نصب نہیں کیا جاسکتا۔

یہ کام تو دراصل بہت پہلے کرنے کا تھا اور اس کے لئے تمام عربی مدارس کا تعاون اور تقسیم عمل کے اصول پر کام کا آغاز ضروری تھا، ضرورت اس کی تھی کہ مختلف موضوع اور مختلف

فنون آپس میں تقسیم کر لئے جاتے اور مختلف علمی جماعتوں اور اداروں کے سپرد کر دیے جاتے، پھر باہمی مشورہ و اتفاق سے ان کو قبول کیا جاتا اور رائج کیا جاتا، ندوۃ العلماء نے یہ آواز بلند بھی کی، بعض اہل قلم نے مضامین بھی لکھے اور ان خطرات کو ظاہر کیا جو وقت کے اس فریضہ سے غفلت، قدیم نصاب پر جمود اور اسی طرح مستعجلانہ اور انفرادی ترمیم و تغیر سے دینی تعلیم کو لاحق تھے لیکن مسلمان وقتی و عوامی تحریکوں اور مدارس، جماعتی و اداری عصیتوں کی وجہ سے اس حال میں نہیں تھے کہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرتے، آخر ندوہ کے کارکنوں اور خدمت گزاروں نے بنام خدا اس کام کو بطور خود شروع کیا، جو ان کے نزدیک دینی تعلیم کی بقا کے لئے از حد ضروری تھا، اور جس سے اُمید ہوتی ہے کہ ہمارے عربی مدارس کو اس ملک میں زندگی کی ایک نئی قسط مل جائے گی اور وہ ترقی پذیر تعلیمی نظاموں کا ساتھ دے سکیں گے۔

انشاء تمام زندہ زبانوں کا ایک اہم مضمون ہے۔ موجودہ جمہوری دور اور صحافتی و مجلسی زندگی نے اس کی اہمیت کو اور روشن کر دیا ہے، دعوت و تبلیغ کے تقاضوں، ملکوں اور قوموں کے ارتباط و تعلق نے اس کو نہ صرف اجتماعی و ادبی بلکہ دینی اہمیت بھی بخش دی ہے، اولاً یہ مضمون ہمارے مدارس میں تقریباً معدوم رہا، پھر عربی زبان و ادب کا جو نصاب پڑھایا جاتا رہا وہ نہ صرف یہ کہ ملکہ انشاء و ادارہ مافی الضمیر میں مدد نہیں کرتا تھا بلکہ اس کی صلاحیتوں کو نقصان پہنچاتا تھا، اور اس کی قوت کو مفلوج کرتا تھا، ظاہر ہے کہ ”مقامات حریری“ کا (جو ہمارے ادبی نصاب کا سرمایہ ہے) اس زمانہ میں نتیجہ نہیں کیا جاسکتا اور اس کا اسلوب تحریر، اس کا ادبی ذخیرہ اور جو ذوق اس سے بیدار ہوتا ہے وہ نئے حالات و ضروریات میں ہمارا ساتھ نہیں دے سکتا، بلکہ قدم قدم پر قلم کا قافیہ تنگ کرتا ہے اور اس کے پاؤں کی بیڑی بنتا ہے، نظم جو قدیم نصاب کے ادبی حصہ کا جزو اعظم ہے، انشاء و تحریر میں کچھ مددگار نہیں، اس کا نتیجہ یہ تھا اور ہے کہ ہمارے فضلاً

نظم میں اظہار خیال کو نثر کے مقابلے میں آسان سمجھتے ہیں، اور ان کی نظم ان کی نثر سے بدرجہا غنیمت ہے، حالانکہ یہ بالکل ایک غیر فطری اور غیر واقعی بات ہے۔

ان حقائق و واقعات نے انشاء کے ایک ایسے سلسلہ کی ترتیب کی طرف متوجہ کیا، جو عربی مدارس کے اساتذہ کی پوری رہنمائی کر سکے اور عربی مدارس میں تعلیم و انشاء کا نصاب بن سکے، اسی طرح وہ نحو کے ضروری قواعد کی عملی مشق و تمرین اور اجراء کا ذریعہ بھی بن سکے، وہ انشاء اور تحریر کے جدید ترین اصولوں اور تجربوں کے مطابق ہونے کے ساتھ اسلامی و دینی روح کا حامل بھی ہو کہ یہ نصاب اُن مدارس کے لئے تیار کیا جا رہا ہے جو دینی مدارس ہیں اور اُن کا مقصد دین کی خدمت اور ترجمانی ہے۔

عربی زبان و ادب کا نصاب مرتب ہو جانے کے بعد صرف و نحو کی ایسی کتابوں کی ترتیب کی طرف توجہ کی گئی جو ابتدا میں کمسن طلباء کو ان کی مادری زبان میں فن کی تعلیم دیں^۱ اس کے بعد ہی انشاء کے نصاب کی طرف توجہ کی گئی، یہ کام دارالعلوم کے دو نوجوان استادوں مولوی عبدالماجد صاحب ندوی اور مولوی محمد راج ندوی کے سپرد کیا گیا، جو عربی کا اچھا ذوق رکھتے ہیں اور قدیم عربی ذخیرہ کے ساتھ نئی چیزوں اور زبان کی ترقیات پر نظر رکھتے ہیں اور ان کو انشاء کی تعلیم کا عملی تجربہ بھی ہے۔ گزشتہ سال مولوی عبدالماجد صاحب کا تیار کیا ہوا ”معلم الانشاء کا پہلا حصہ شائع ہو کر ملک میں مقبول ہو چکا ہے، اب دوسرا حصہ

۱۔ اس نصاب کی حسب ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں قصص النبیین للاطفال، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶

شائع ہو رہا ہے، امید ہے کہ یہ بھی قبولیت حاصل کرے گا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا، تیسرا حصہ (مرتبہ مولوی محمد رابع) بھی تیار ہو چکا ہے اور اس کے بعد ہی انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ اس حصہ پر یہ سلسلہ مکمل ہو جائے گا۔

پہلے حصہ میں قواعد و احکام نحو کا حصہ زیادہ تھا، اس لئے کہ اس کتاب سے نحو و انشاء دونوں کی تعلیم پیش نظر تھی اور ابتدا میں کسی عجمی ملک میں نحو کے قواعد کے بغیر انشاء کی تعلیم مشکل ہے اس دوسرے حصہ میں بھی بقیہ ضروری قواعد آگئے ہیں پھر خالص انشاء کی مشقیں ہیں قواعد میں بھی انھیں قواعد کا انتخاب کیا گیا ہے جو عملی اور روزمرہ کے ہیں دقاتق نحو اور ”فقہ نحو“ سے اس سلسلہ میں بحث نہیں۔

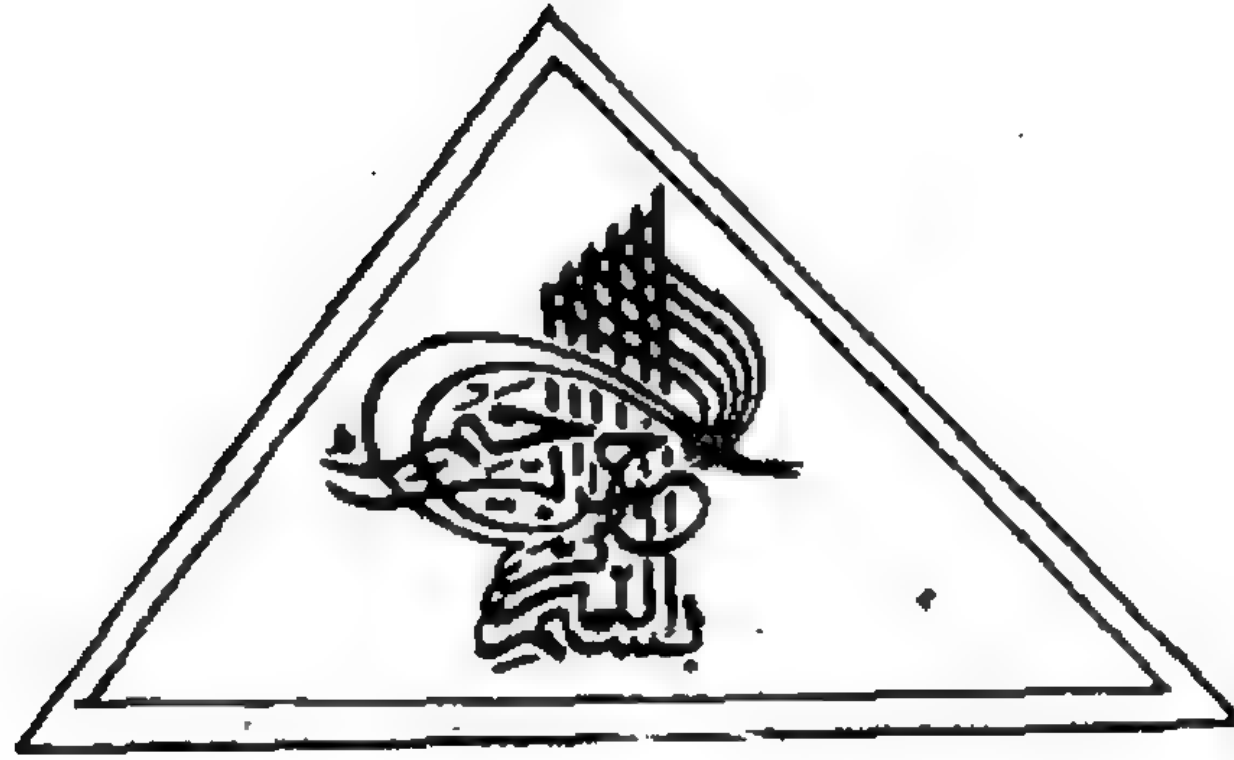
انشائیں چھوٹے چھوٹے مضامین، تراجم اور خطوط شامل ہیں مضامین سے پہلے مصنف نے مضمون نگاری کے ضروری قواعد لکھ دیے ہیں اور ہر مضمون سے پہلے اس کے اجزاء و عناصر دیدیے ہیں اور ضروری الفاظ بھی جمع کر دیے ہیں جن کے بغیر مبتدی مضمون نگار اظہار خیال پر قادر نہیں، مضامین روزمرہ کی ضروریات، ماحول اور گرد و پیش کے حالات و واقعات سے متعلق بھی ہیں اور اجتماعی اخلاقی اور دینی بھی ہیں، ادبی رنگینی اور تکلفات و قوافی سے پرہیز کیا گیا ہے اور ان سے پرہیز کرنے کا کم عمر و مبتدی طلباً کو بھی مشورہ دیا گیا ہے، مضامین میں عموماً کوئی نہ کوئی دینی عنصر یا نقطہ خیال ضرور ہے کہ اس کے بغیر ہمارے نزدیک ہر ادبی نصاب بے روح اور بے نور ہے۔ خطوط میں بھی واقعتاً بے تکلفی اور سادگی کی کوشش کی گئی ہے، آخر میں چند اصلی خطوط بعض عرب ادبا اور اہل قلم کے دے دیے گئے ہیں جن کو نمونہ بنایا جاسکتا ہے۔ بحیثیت مجموعی یہ کوشش بحمد اللہ بہت کامیاب ہے، اس سے ہمارے عربی مدارس پر عربی زبان کی حجت تمام ہوتی ہے، اس مفید سلسلہ کو اختیار نہ کرنے اور اس کے ذریعہ انشاء

و تحریر کی تعلیم نہ دینے کا عذر اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے مدارس یا تو ابھی تک اس مضمون کی اہمیت اور زمانہ کے جدید تغیرات سے واقف نہیں، یا کسی مفید چیز کے قبول کرنے اور الحکمة ضالۃ المؤمنین پر عمل کرنے کے لئے جس وسعت نظر اور فراخ دلی کی ضرورت ہے اس کی ابھی کمی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے تعلیمی حلقے اور عربی مدارس اس کو اجنبی نگاہوں سے نہ دیکھیں گے، بلکہ اس کو اپنے ہی ایک فرد اور رفیق سفر کی کوشش تصور کریں گے کہ اس کے سوا ان کوششوں کی اور کوئی حقیقت نہیں۔

ابو احسن علی ندوی

۱۹ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

مرکز دعوت اصلاح و تبلیغ
لکھنؤ



الْبَابُ الْأَوَّلُ

الدَّرْسُ الْأَوَّلُ

ابتدا کی خبر، جملہ و شبہ جملہ کی صورتیں

پہلے حصہ میں آپ نے پڑھا ہے کہ مفرد ہی کی طرح جملہ اور شبہ جملہ بھی ابتدا کی خبر آتے ہیں مگر ہم نے صرف جملہ فعلیہ ہی کی مشق آپ کو بتائی تھی، اب ہم آپ کو جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ کی مشق بتانا چاہتے ہیں، ذیل کی مثالیں پڑھیے اور تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ، جمع میں ابتدا و خبر کے تطابق پر غور کیجئے۔

- ۱۔ المصباح ضوءه شديداً ۱۔ البنت خمارها جميل
- ۲۔ النجمان ضوءهما شديداً ۲۔ البناتان ابوهما ضعيف
- ۳۔ الوجال كسبهم حلال ۳۔ البنات فلا يسهن نظيفه

اوپر کی مثالوں پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ جملہ فعلیہ کے خبر ہونے کی صورت میں جس طرح ابتدا کے لحاظ سے ضمیر ہی بدلتی ہے، اسی طرح یہاں جملہ اسمیہ کے خبر ہونے کی صورت میں بھی ابتدا کے مطابق واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث کی، ضمیر ہی بدلتی ہے۔ پہلی مثال میں المصباح

بتدا ہے اور ضَوْؤٌ شَدِيدٌ پورا جملہ المصباح کی خبر ہے ضَوْؤٌ میں ؤ کی ضمیر المصباح کی مناسبت سے واحد ذکر لائی گئی ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو بھی سمجھئے۔ — اس سلسلہ میں مزید ایک بات یہ سمجھ لیں کہ الْمُهَذَّبُ أَصْدَقَاؤُهُ كَثِيرُونَ جیسے جملوں میں آپ جو کثیرون کو جمع دیکھتے ہیں تو یہ اپنے بتدا اصد قاء کے لحاظ سے ہے، رہا المہذب تو اس کے لئے اصد قاءہ میں ؤ واحد ہی کی ضمیر ہے، اسے اچھی طرح سمجھ لیجئے۔

شبه جملہ :- شبہ جملہ سے مراد جیسا کہ آپ کو پہلے حصہ میں بتایا جا چکا ہے، جار و مجرور اور ظرف زمان و ظرف مکان ہے۔ جار و مجرور کی مثال جیسے النجاة في الصدق ظرف زمان کی مثال جیسے الراحة بعد التعب اور ظرف مکان کی مثال جیسے الساعة تحت الوسادة۔

حروف جارہ کی بحث پہلے حصہ میں گزر چکی ہے، ظرف زمان و ظرف مکان کا مفصل ذکر آئے گا، عموماً جن اسمائے ظروف کا استعمال خبر میں ہوتا ہے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

قَبْلُ (پہلے، بعد، بعد میں، فوق، اوپر، تحت، نیچے، اُمام، قُدَّامَ (اُگے، خلف، وِراءَ (پیچھے، اِزاءَ، جِذَاءَ (سامنے، بالمقابل، تِلْقَاءَ، تِجَاهَ (سامنے، بالمقابل)۔

یہ اسماء ہمیشہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں، مگر کبھی ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جاتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے ایسی صورت میں یہ ضمیر پڑتی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔

نوٹ: (۱)۔ جملہ فعلیہ کی طرح جملہ اسمیہ اور شبہ جملہ بھی نواسخ کی خبر بنتے ہیں۔
 (۲)۔ جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق یہ ہے کہ اسمیہ میں فعلیہ کی بہ نسبت زور اور تاکید ہوتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ فعلیہ جیسے قَامَ زَيْدٌ میں صرف ایک نسبت پائی جاتی ہے مگر جملہ اسمیہ جیسے زَيْدٌ قَامَ میں نسبت کی تکرار ہو جاتی ہے۔

آگے کی تمرینات میں خبر بہ صورت جملہ اسمیہ کی مشق اس لئے کرائی جا رہی ہے کہ عربی زبان میں ایسی ترکیبیں اکثر و بیشتر آتی ہیں ورنہ اردو میں المصباح ضوؤہ شدیداً اور ضوؤ المصباح شدید کے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں، فرق صرف عربی کے لحاظ سے ذہنی اور اعتباری ہے۔

تمرین ۱

اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

- | | |
|-------------------------------|--|
| (۱) الحمامة فوق الشجرة | (۲) السبورة قدام التلاميذ |
| (۳) المنتزة أمام البيت | (۴) القنطرة فوق البحر |
| (۵) العندليب من طيور الخرد | (۶) قلب الاحمق في فيه ولسان العاقل في قلبه |
| (۷) سلامة المرء في حفظ اللسان | (۸) الجنة تحت اقدام الأمتهات |
| (۹) العفو بعد المقدرة | (۱۰) الحياء من الايمان |
| (۱۱) يد الله على الجماعة | (۱۲) الاعمال بالنيات |

- (۱۳) الغلول من حَزَّجْهُمْ (۱۴) المياحة من عمل الجاهلية
 (۱۵) الراشي والمرشي كلاهما في النار
 (۱۶) والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه۔

التفسير ۲

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) تمکینہ چار پائی پر ہے (۹) بیت المقدس فلسطین میں ہے
 (۲) قلم قمیص کی جیب میں ہے (۱۰) جامع ازہر مصر میں ہے
 (۳) کتابیں الماریوں کے اندر ہیں (۱۱) مصلی شافعی چاہ زمزم کے اوپر ہے
 (۴) لڑکے کھیل کے میدان میں ہیں (۱۲) ہوائی اڈہ اسٹیشن سے آگے ہے
 (۵) ششماہی امتحان اس ہفتہ کے بعد ہے (۱۳) قطب مینار دہلی میں ہے
 (۶) اساتذہ امتحان ہال میں ہیں (۱۴) مزدور گھر کی چھت پر ہیں
 (۷) سماج محل آگرہ میں ہے (۱۵) دل کا اطمینان اللہ کی یاد میں ہے
 (۸) لال قلعہ جامع مسجد کے سامنے ہے (۱۶) امن عالم اسلامی نظام میں ہے

التفسير ۳

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- (۱) إن الامر بيد الله (۳) لعل المبرة فوق المنضدة
 (۲) إن الحكم بعد التجربة (۴) كان الحادس خلف الباب

- (۵) ليت محمودا في المنزل (۶) اصبح الطلّ فوق الأزهار
 (۷) ان المتقين في ظلال وعيون (۸) ان شدّة الحر من فيح جهنّم
 (۹) صار الكسلان في حيرة (۱۰) لعلّ السجين من الأبرياء
 (۱۱) ان القلب بين اصبعي الرحمن (۱۲) ان الانسان لفي خسر
 (۱۳) هزال الكسلان في تردد وطمين (۱۴) انما الصبر عند الصدمة الاولى
 (۱۵) انك في وادٍ وانا في وادٍ (۱۶) ان الصفا والمروة من شعائر الله



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) شاید محمود ہسپتال میں ہے۔
 (۲) کاش تمہارے والد گھر پر (ہیں) ہوں۔
 (۳) بے شک جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔
 (۴) بلاشبہ کامیابی، محنت اور کام کرنے میں ہے۔
 (۵) فی الواقع محرومی، سستی و کاہلی میں ہے۔
 (۶) بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔
 (۷) درحقیقت سارا عالم اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔
 (۸) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے لوگ گمراہیوں میں تھے۔
 (۹) اس میں شک نہیں کہ لوگ افراط و تفریط میں ہیں۔
 (۱۰) فی الواقع حق ان دونوں کے درمیان ہے۔

- (۱۱) یورپ اپنے علم و ہنر کے باوجود تاریکیوں میں ہے۔
 (۱۲) بے شک ہم بڑے خطرہ میں تھے لیکن اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ تھا۔
 (۱۳) اللہ تعالیٰ کے احکام برحق ہیں لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔
 (۱۴) بے شک سورج گرہن اور چاند گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔
 (۱۵) سچ مح لوگ قسم قسم کی مشکلات میں دگھرے ہیں۔
 (۱۶) مگر، تو غیث باتدازہ ہمت ہے ازل سے۔



اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

ردین الرحمة

كانت العرب في القرن السادس للميلاد على شفا جرف هار، كادوا
 يتها لكون في الحروب ويتفانون فيها تشتعل فيهم نيران الحرب لأمر تافه
 فتستمر إلى سنين طوال. ياكلون الميتة ويعدون البنات ويعبدون الأصنام
 ويسجدون لها وكانت أياكلها في ظلام وكان الناس في ضلال وسفاهة.
 فبعث الله فيهم رسولا منهم يتلو عليهم آياته، ويزكيهم ويعلمهم
 الكتب والحكمة، وإن كانوا من قبل لفى ضلل مبين“ وأنزل معه الكتب
 ليخرجهم من الظلمات إلى النور، فهذا هم الرسول إلى الحق۔ صلوات الله
 وسلامه عليه۔ وهذا هم إلى سواء السبيل وقد كانوا من قبل في ظلمات،
 بعضها فوق بعض، قال الله تعالى ”وكنتم على شفا حفرة من النار فأنقذكم

منہا“ و وضع عن الناس إصرهم والأغلال التي كانت عليهم، وذلك من فضل الله على الناس، ولكن أكثر الناس لا يشكرون۔

فقلاح العالم في دين الاسلام وصلاح المجتمع البشري في اتباع أحكام الله، ان هذا القرآن يهدي للتي هي أقوم، وإن هذا الدين يضمن سلام العالم الانساني، وإن هذا الدين يخرج الناس من عبادة العباد إلى عبادة الله، ومن جور الأديان إلى عدل الاسلام، ولكن الناس في ضلالات يعمهون، ولا يهتدون إلى الحق، والحق أمامهم، وإن ما جاء به الرسول معهم، وإن الكتاب الذي أنزل مع الرسول بين أيديهم، ولكنهم في شك منه، بل هم في عتاد وسفاهة، وهم في حاجة إليه، وهم في حاجة إلى دين الرحمة۔

التقریریں (۶)

(النّجاة فی الصّدق)

النّجاة فی الصّدق کے عنوان پر ایک ڈیڑھ صفحہ کا مضمون لکھیے اور کوشش اس بات کی کیجئے کہ جگہ جگہ زیادہ سے زیادہ آپ ”شہ جلد“ کو خبر کی صورت میں استعمال کر سکیں۔

التقریریں (۷)

خیر جملہ اسمیہ کی صورت میں

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- | | |
|----------------------------|------------------------------|
| (۱) الحديقة أزهارها جميلة | (۹) الفلفل طعمه حريف |
| (۲) البستان أشجاره متسقة | (۱۰) الظلم مرتفع وخيم |
| (۳) الشجرة أغصانها مورقة | (۱۱) الابل لونها رمادي |
| (۴) الدار فناءها واسع | (۱۲) الأرنب جويها سريع |
| (۵) المسجد منارتاه عاليتان | (۱۳) السلحفاة مشيها بطيء |
| (۶) ساعتى ميناؤها جميل | (۱۴) الخطيب صوته جهورى |
| (۷) التلاميذ ملابسهم نظيفة | (۱۵) الأساتذة رأيهم سديد |
| (۸) المسلمون شعارهم الصدق | (۱۶) المدرسة أساتذتها بارعون |



عربی میں ترجمہ کیجئے :

- (۱) نیکی اس کا پھل میٹھا ہے۔
- (۲) احمد، اس کا خط اچھا ہے۔
- (۳) فاطمہ، اس کا دوپٹہ سبز ہے۔
- (۴) محمود، اس کی ٹوپی نئی ہے۔
- (۵) انگوٹھی، اس کا نگینہ قیمتی ہے۔

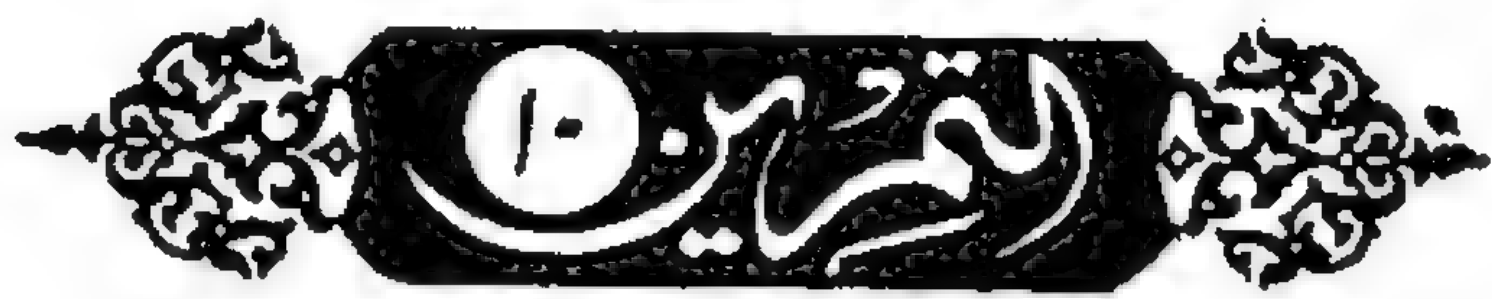
۱۔ اس قسم کے جملے صرف اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ ان کے ترجمہ میں سہولت ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ اردو میں ایسی ترکیب مستعمل نہیں ہے۔

- (۶) لوٹری، اس کا مکر مشہور ہے۔
 (۷) اوٹ، اس کی گردن لمبی ہے۔
 (۸) انار، اس کا مزا کھٹے میٹھے کے درمیان ہے۔
 (۹) دارالاقامہ، اس کے کمرے صاف ستھرے ہیں۔
 (۱۰) مدرسہ، اس کی عمارت شاندار ہے۔
 (۱۱) مسیحا، اس کا فشر سنگ مرمر کا ہے۔
 (۱۲) گھڑی، اس کی دونوں سوئیاں چمکیلی ہیں۔
 (۱۳) فرشتے، ان کی طینت طاعت و بندگی ہے۔
 (۱۴) انبیاء اُن کے پیغام برحق ہیں۔
 (۱۵) اسلام، اس کا نظام رحمت ہے۔
 (۱۶) کمیونزم، اس کا مزاج شکست و ریخت ہے۔

تقریریں ۹

- ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے۔
 (۱) ان الولد ذینہ الأدب
 (۲) إن المؤمن موعده الجنة
 (۳) كان اليوم حرة شديد
 (۴) أصبح المريض حاله حسنة
 (۵) لعل الدواء طعمه مر
 (۶) صار الشتاء بودة شديد
 (۷) كان الامتحان أسئلته سهلة
 (۸) ولكن التلاميذ، الفائزون منهم قليلون
 (۹) إن الكسل مغبته الندامة
 (۱۰) لاشك أن العبد خطيئة كثيرة

- (۱۱) لکن اللہ مغفرتہ واسعۃ ولونہ زاہد
- (۱۲) إن الأمانة أهلها قليلون ظل الناطقون باللغة العربية (۱۵)
- (۱۳) إن الانسان أمانیه كثيرة عددہم کبیر
- (۱۴) أصبح الورد رائقته زکیة إن الکہرباء فائدتها عظيمة (۱۶)



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) بے شک حق، اس کے متبعین تھوڑے ہیں۔
- (۲) اس لئے کہ حق، اس کی پیروی نفس پر شاق ہے۔
- (۳) بلاشبہ آدمی، اس کی عمر تھوڑی ہے۔
- (۴) لیکن انسان، اس کی آرزوئیں بہت ہیں۔
- (۵) بے شک سورج، اس کا حجم بہت بڑا ہے۔
- (۶) لیکن سورج، اس کی مسافت زمین سے کروڑوں میل ہے۔
- (۷) شاید یہ کتاب، اس کی مشقیں بہت آسان ہیں۔
- (۸) بے شک تاج محل، اس کی عمارت یکتائے روزگار ہے۔
- (۹) شاید بیمار، اس کی حالت نازک ہے۔
- (۱۰) فی الواقع ٹیلی فون، اس کے فائدے بہت ہیں۔
- (۱۱) بے شک دلی، اس کی تہذیب بہت پُرانی ہے۔
- (۱۲) فی الواقع خانہ کعبہ، اس کا منظر عجیب ہے۔

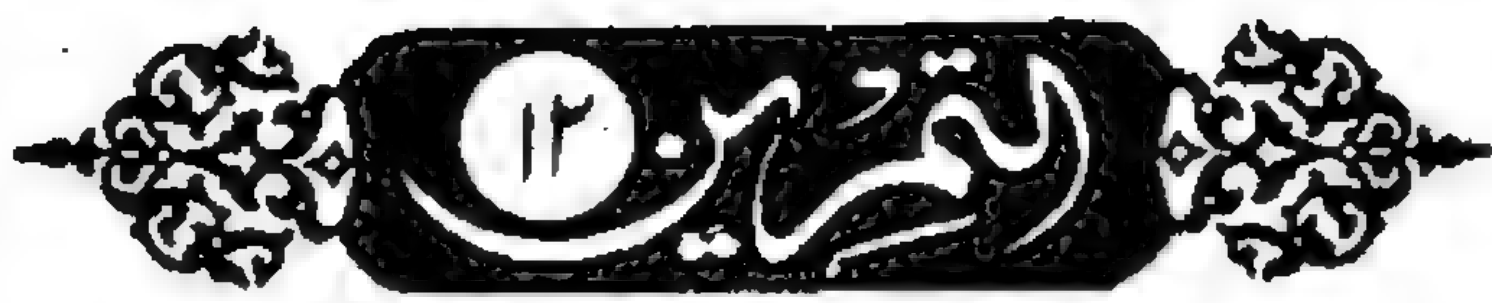
- (۱۳) بے شک نماز، اس کا قائم کرنا ایک محکم فریضہ ہے۔
 (۱۴) درحقیقت یہ لوگ، ان کے رجحانات غیر دینی ہیں۔
 (۱۵) بے شک دنیا، اس کا زوال یقینی ہے، لیکن لوگ فریب خوردہ ہیں۔
 (۱۶) بے شک قیامت، اس کا وعدہ برحق ہے، لیکن لوگ غفلت میں ہیں۔

التقرین ۱۱

اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-
 (الباخرة)

الباخرة من مخترعات هذا الزمان، وهي من أعظم وسائل حمل
 والانتقال، ان الباخرة فائدتها عظيمة وهي عامل قوي في اتساع التجارة
 وتقدم العمران. والتجارة العالمية عمادها البواخر.
 كان الناس في قديم الزمان يتخذون المراكب والسفن الشراعية
 لوكوب البحار. وكان العرب لهم فضل كبير في ذلك، ولكن كانت البحار
 وراكوبها خطر عظيم لأن السفن الشراعية تحت حكم الأرياح والأرياح
 هبوبها وركودها بنظام الكون، فان وافقت سارت السفينة، وإن
 خالفت وقفت، وإن عاندت صدمتها بصخرة، أو قلبتها فربما كانت
 السفينة نهايتها إلى الغرق، والربان مصيرة إلى الهلاك.
 ففكر المخترعون وفكروا، والمخترعون أمالهم بعيدة، فما زالوا
 يفكرون حتى تم لهم النجاح، واهتدوا إلى صنع سفينة تجرى بقوة

البخار۔ فكانت البواخر منذ ذلك اليوم۔ وكانت أول باخرة فخرتها رجلٌ أمريكيٌّ ثم تقدم الفن وتحسنت الآلات، فوق ما كانت، إلى أن أصبح الزمان يعبر المحيط الاطلنطي من أمريكا إلى أوروبا في خمسة أيام۔ وكان المحيط الاطلنطي مسيره شهران بالسفينة الشراعية۔ والبواخر بعضها كبيرة جدًا، حتى كأنها حارة من حارات البلد، أو قرية من القرى۔



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(القطار والطائفة)

ریل گاڑی اور ہوائی جہاز موجودہ زمانہ کی ایجادات سے ہیں۔ ریل گاڑی اس کی افادیت بہت زیادہ ہے، درحقیقت ملکی تجارت، اس کا دار و مدار تو اسی پر ہے، اگر ریل نہ ہو تو تجارت کی گرم بازاری سرد پڑ جائے، اندرون ملک اس کا سفر زیادہ تر ریل ہی کے ذریعہ ہے، اس میں شک نہیں کہ سفر اس کی صعوبتیں ریل کی وجہ سے جاتی رہیں۔

پہلے لوگ بیل گاڑیوں اور چھکڑوں پر سفر کرتے تھے، اور ایک شہر سے دوسرے شہر جانے میں کئی کئی دن اور ہفتوں لگ جاتے تھے، اور سفر اس کی مشقت مستزاد تھی مگر ریل گاڑی، اس کی ایجاد نے سفر کو آسان کر دیا۔ ریل اس کی رفتار بہت تیز ہے، اس لیے لوگ اب کم سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ سفر کرنے لگے۔

ہوائی جہاز اس کی ایجاد بھی عجیب چیز ہے، لوگ سمجھتے تھے کہ پرواز کافن اس کی کامیابی محال ہے، اس لیے کہ انسان اس کے عزائم محدود ہیں اور اس لیے بھی کہ انسان اس کی خلقت پرندوں کی خلقت جیسی نہیں ہے، مگر مخترعین ان کے عزائم بلند تھے، وہ کام کرتے اور کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ اس میں کامیاب ہو گئے، زمین اس کی مسافت گویا سمٹ آئی، یہاں تک کہ ایک ہوا باز چند گھنٹوں میں بحر اٹلانٹک کو پار کرنے لگا، جیسے وہ تخت روال پر بیٹھا ہو۔ ہوائی جہاز اس کی رفتار ریل سے کئی گنا زیادہ ہے۔

الدَّرْسُ الثَّانِي

مضاف اور مضاف الیہ کی صفت

آپ پڑھ چکے ہیں کہ اُردو کے برعکس عربی میں صفت اپنے موصوف کے بعد آتی ہے اور متصل ہی آتی ہے، مگر جہاں ترکیب توصیفی و ترکیب اضافی ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور مقصود مضاف کی صفت لانی ہو تو اس کی صورت مندرجہ بالا قاعدہ سے کچھ مختلف ہوتی ہے، بخلاف مضاف الیہ کی صفت کے۔ کیوں کہ مضاف الیہ کی صفت اس سے متصل ہی آتی ہے، اس لیے طالب علم کے لیے اس میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس مضاف کی صفت چوں کہ مضاف سے متصلاً نہیں آتی بلکہ مضاف الیہ کے بعد لائی جاتی ہے اور موصوف و صفت میں فصل ہو جاتا ہے، اس لیے اکثر طلباء اس میں غلطیوں کا شکار ہوتے ہیں ذیل کی مثالیں پڑھیے :-

رَيْشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِينِ (قیمتی قلم کا نب) مضاف الیہ کی صفت۔

رَيْشَةُ الْقَلَمِ الثَّمِينَةِ (قلم کا قیمتی نب) مضاف کی صفت۔

پہلی مثال میں الثمین، قلم و مضاف الیہ کی صفت ہے، اس لیے مذکر

اور مجرور ہے اور دوسری مثال میں الثَّمِينَةُ، ریشۃ مضاف

کی صفت ہے اس لیے مؤنث اور مرفوع ہے کیوں کہ ریشۃ مرفوع ہی

ہے پھر چوں کہ ریشۃ معروفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معروفہ ہے

س لیے الشیئة کو بھی "ال" کے ذریعہ معرفہ بنالیا گیا ہے، اس قاعدہ کو خوب اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے، ترجمہ کرتے وقت حسب ذیل باتوں کو یاد رکھیے :-

- ۱۔ سب سے پہلے مضاف و مضاف الیہ کا ترجمہ کر لینا چاہیے، پھر مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لکھنی چاہیے۔
- ۲۔ مضاف الیہ تو ہر حال میں مجرور ہی ہوتا ہے مگر مضاف کی صفت کا اعراب مضاف کے مطابق رہے گا۔
- ۳۔ مضاف کی تذکیر و تانیث پر بھی غور کرنا چاہیے تاکہ صفت اسی کے مطابق لکھی جاسکے نہ کہ مضاف الیہ کے مطابق۔
- ۴۔ اضافت سے چوں کلاسم میں تخصیص و تعیین پیدا کرنی مقصود ہوتی ہے اس لیے اسماء کی اضافت عموماً معرفہ کی طرف کی جاتی ہے اس طرح وہ اسم مکرمہ اضافت کے بعد معرفہ بن جاتا ہے لہذا اب اس کی صفت بھی معرفہ ہی لکھی جانی چاہیے۔



مضاف الیہ کی صفت

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) ضوء المصباح الکهربائی سا طع۔

- (۲) یكمل القبر فی وسط الشهر العربی۔
- (۳) حزن الناس بموت عالم جلیل۔
- (۴) نتیجۃ الامتحان السنوی حسنة۔
- (۵) خرّ یجو المدارس العربیة همهم الدین۔
- (۶) بنیان الجامعة القومیة شاح۔
- (۷) طلبیة الکلیات الانکلیزیة ملابسهم فاخرة۔
- (۸) لکنؤ بلدة طیبة ذات حدائق جمیلات ومنتزهات فسیحة۔
- (۹) مشورة الناصح الامین لا تُرد۔
- (۱۰) تتغرد الطیور علی غصون الأشجار الباسقة۔
- (۱۱) رؤیة المناظر البهیجة یودّها الشعراء۔
- (۱۲) کان سحبان من خطباء الدولة الأمویة۔
- (۱۳) فلاح المجتمع البشری فی اتباع دین الله۔
- (۱۴) سیاسة الحکومات الجمهوریة تفسد علی المرء دینہ وخلقہ۔
- (۱۵) إن مسئلة الحیاة الانسانیة تعقدت الیوم۔
- (۱۶) کأنّهم أعجاز نخل خاویة، فهل ترى لهم من باقیة۔



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) عربی زبان کے قواعد زیادہ مشکل نہیں ہیں۔

- (۲) مگر ابتدائی درجوں کے طلباء اسے مشکل سمجھتے ہیں۔
- (۳) جسمانی ورزش کے فائدے بہت ہیں۔
- (۴) صفائی و ستھرائی، پاکیزہ ذوق کی علامت ہے۔
- (۵) عربی مدارس کے طلباء صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے۔
- (۶) محنتی طلباء کی کامیابی سے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔
- (۷) مسلسل جدوجہد اور پیہم کوشش کے منافع بے شمار ہیں۔
- (۸) برفستانی علاقے کے لوگ روئیں دار کھال پہنتے ہیں۔
- (۹) یہ قالین ایک ایرانی تاجر کی دوکان سے خریدایا گیا تھا۔
- (۱۰) مغربی تہذیب کی تقلید ایک طرح کی لعنت ہے۔
- (۱۱) عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم بے خبر نہیں ہیں۔
- (۱۲) گمراہ قوموں کی تباہی کی داستان بڑی عجیب ہے۔
- (۱۳) آج دنیا اسلامی قوانین کی برکت سے نا آشنا ہے۔
- (۱۴) خلفائے راشدین کا عہد ایک مبارک و سعید عہد تھا۔
- (۱۵) میٹھے چشمے کا پانی اور گھنے درخت کا سایہ بھی عجیب نعمت ہے۔



مضاف کی صفت

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- (١) يسكن محمود وأخوه الصغير في بيت صغير.
- (٢) أخى الأوسط أكبر من أخى الصغير بسنتين.
- (٣) النحلة لسعت الولد في أصبعه الوسطى.
- (٤) انعقدت الحفلة في قاعة دار العلوم الواسعة.
- (٥) القنغركا لأرنب رجلاه الخلفيتان أطول من رجله الأماميتين.
- (٦) لا إله إلا هو يحيى ويميت، ربكم ورب آبائكم الأولين.
- (٧) أفرايتم ما كنتم تعبدون، أنتم وآبائكم الأقدمون.
- (٨) نار الله الموقدة التي تطلع على الأفئدة.
- (٩) الوردة المفتحة تعطر الهواء برائحها الزكية.
- (١٠) البعوضة بلسعاتها المؤذية وطنينها المبغض تحرم المرء لذة الحرى.
- (١١) إن المذيع من منحة عات العصر الحديث العجيبة.
- (١٢) نظرية الاسلام السياسية غير نظرية الجمهورية والشيوعية.
- (١٣) كانت أحوال العرب الدينية كأحوالهما الاجتماعية فوضى بغير نظام.
- (١٤) الشمس قبل أن تشرق بضياؤها الباهر ترسل من أشعتها الخفيفة المختلفة الألوان.
- (١٥) هلم بنا نخرج إلى بعض ضواحي البلد القريبة لنتمتع بمنظرها الجميل وننشق هواؤها العليل.

() وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں۔
- (۲) فاطمہ اپنی درسی کتابوں کی بڑی حفاظت کرتی ہے۔
- (۳) میرا چھوٹا بھائی درجہ سوم میں پڑھتا ہے۔
- (۴) اسلم کا منجھلا بھائی ایک بالکال مقرر ہے۔
- (۵) خالد گھڑ کی چھت سے گر پڑا، اور اس کا بایاں پاؤں ٹوٹ گیا۔
- (۶) محمود کی سیاہ گائے بڑی دودھاری ہے۔
- (۷) دارالعلوم کے چھوٹے طلبہ اردو تقریر کی مشق کرتے ہیں۔
- (۸) ہندوستان کے پریشان حال کسان بھوکوں مرتے ہیں۔
- (۹) اُمرا اور اہل ثروت اپنی شاندار کونٹھیوں میں دادِ عیش دیتے ہیں۔
- (۱۰) میری گھڑی کی چھوٹی سوئی نہ جانے کہاں گر گئی۔
- (۱۱) جامع مسجد کا بلند منارہ دور سے نظر آتا ہے۔
- (۱۲) شہر کی بڑی دوکانیں دس بجے کے بعد کھولی جاتی ہیں۔
- (۱۳) میں نے ایک فاخہ شکار کی اور اُس کو اپنے بڑے تیز چاقو سے ذبح کیا۔
- (۱۴) رمضان کا مبارک مہینہ اور اُس کے آخری دس دن خاص طور پر بڑے خیر و

برکت کے ہیں۔

- (۱۵) اسلام کا اخلاقی نقطہ نظر جمہوری و اشتراکی نقطہ نظر سے مختلف ہے۔
 (۱۶) اسلام کی عادلانہ سیاست اور اس کا صالح نظام ہی انسانیت کو بچا سکتا ہے۔
 (۱۷) انسان کا معاشی مسئلہ آج سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(مضیر مدارس الہند العربیۃ)

مدارس الہند العربیۃ فی احتضار، تلفظ نفسها الآخر، فان لم تدارکها
 علماؤها العاملون، ورجالها المخلصون لسوف يقضى عليها، فمنها ما تعطلت
 ومنها ما اضطر ب حبل نظامها الداخلي وتضعضع بنيانها وذلك لاسباب:
 فمن تلك الاسباب عدم حماية الدولة، ومنها قلة رغبة الناس في
 العلوم الدينية، وترك الجمهور مساعدتها، ومنها بعض النقص في منهاج
 الدرس، ونظامها التعليمي، ومنها أن الهند بعد ما خرجت من أيدي الانكليز
 الغلبة، ونالت حوزيتها المرجوة ثم وقع فيها ما وقع من الاضطرابات الهائلة
 المؤلمة، اضطر كثير من المسلمين إلى أن يغادروا موطنهم القديم وديارهم
 العزيزة، فحرمت المدارس من كثير من أولئك المتبرعين الذين كان يعينهم
 تعليمها الديني لعناية بهم بشئون المسلمين الدينية والخلقية.
 ولا أرى اليوم أن حكومة الهند اللادينية ستمتع بحمايتها

مدارسها الدينية، فعلى مسلمي الهند و محبي الدين خاصة أن يقوموا لها
ويبدلوا في سبيلها جهدهم المستطاع، لعل الله يحدث بعد ذلك أمراً.
والمدارس في أرجاء الهند الواسعة كثيرة تحتاج إلى تغيير وإصلاح
كبير في نظام التعليم ومنها جها العقيم لو أتاح الله للقائمين بها
إصلاحها وما ذلك على الله بعزيز.



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

ہندوستان کی اردو زبان ایک ترقی یافتہ زبان ہے۔ ہندوستان کا ہر پڑھا لکھا
اور ان پڑھ فرد اس کو بولتا اور سمجھتا ہے۔ رہے اس کے علمی اور سیاسی مصطلحات تو
اس کے سمجھنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں، مگر آج وطن کی سیکولر (لادینی) حکومت
اسے دیس نکال دے رہی ہے۔

بعض لوگ اس کا جرم یہ بتاتے ہیں کہ اردو مسلمانوں کی قومی زبان ہے، کیوں کہ
اس میں بہت سے عربی و فارسی کے الفاظ پائے جاتے ہیں، اس کا فارسی رسم خط ہندی
کے سنسکرت رسم خط سے میل نہیں کھاتا، اور یہ کہ اس سے مسلمانوں کی اسلامی ثقافت
کی بُو آتی ہے جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کی ضد ہے اور اس کی سیکولر حکومت کے
منافی ہے۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

صفت جملہ کی صوت میں

جملہ جس طرح ابتدا کی خبر ہوتا ہے اسی طرح وہ موصوف کی صفت بھی ہوا کرتا ہے، ابتدا و خبر اور موصوف و صفت کے درمیان جفرق آپ کو پہلے حصہ میں بتایا گیا تھا کہ ابتدا معرف ہوتا ہے اور خبر نکرہ ہوتی ہے اور موصوف صفت معرف و نکرہ میں ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں، اگر یہ فرق آپ کے ذہن میں ہو تو یہ ہیں سے یہ بات سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جو جملہ کسی اسم نکرہ کے بعد لایا جائے وہ صفت بنے گا، کیوں کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اور اس کے برعکس جو جملہ اسم معرف کے بعد آئے وہ یا تو حال ہو گا یا خبر۔

ابتدا	خبر	موصوف	صفت
(۱) اَلْوَلَدُ يُوَكِّبُ الدَّرَاجَةَ	(۲) وَلَدٌ يُوَكِّبُ الدَّرَاجَةَ		

پہلی مثال میں اَلْوَلَدُ ابتدا ہے اور يُوَكِّبُ الدَّرَاجَةَ اس کی خبر اور دوسری مثال میں وَلَدٌ موصوف اور يُوَكِّبُ الدَّرَاجَةَ اس کی صفت ہے۔

نوٹ :- اوپر کی مثال میں اَلْوَلَدُ معرف، اور شروع میں ہونے کی وجہ سے ابتدا ہے اس لیے يُوَكِّبُ اس کی خبر بن گیا ہے مگر کوئی ایسا اسم معرف جو شروع میں نہ ہو بلکہ وسط کلام میں ہو تو ایسے اسم کے بعد کا جملہ

حال ہوا کرتا ہے جیسے :-

ذوالحال فاعل حال

۱۔ جاء فی الولد یوکب الدراجۃ دلو کا میرے پاس سائیکل پر سوار ہو کر آیا،

فاعل و موصوف صفت

۲۔ جاء فی ولد یوکب الدراجۃ (میرے پاس ایک ایسا لڑکا آیا جو سائیکل پر

سوار ہوتا ہے)

اوپر کی چاروں مثالوں کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے، اصل یہ ہے کہ ابتدا اور ذوالحال دونوں ہی معروفہ ہوا کرتے ہیں اور ان کے مقابل میں خبر اور حال دونوں نکرہ ہوتے ہیں، اس لیے آپ نے دیکھا کہ جملہ (جو نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے) ابتدا کے بعد خبر بن گیا اور ذوالحال کے بعد حال۔ مگر اس کے برعکس جب جملہ اسم نکرہ کے بعد آیا تو فوراً صفت ہو گیا اور یہ اس لیے کہ نکرہ کو آپ نہ تو یہاں ابتدا بنا سکتے تھے اور نہ ذوالحال۔ موصوف و صفت کے درمیان تذکیر و تانیث اور واحد، تشبیہ، جمع میں مطابقت پیدا کرنے کے لیے وہی صورتیں اختیار کرنی چاہئیں جو ابتدا و خبر کے سلسلہ میں درس نمبر ۱۳ حصہ اول میں بیان ہو چکی ہیں اب رہا یہ سوال کہ موصوف اگر معروفہ ہوا اور اس کی صفت جملہ کی صورت میں لانا چاہیں تو موصوف و صفت کے درمیان مطابقت کی کیا صورت ہو جب کہ جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے موقع پر معروفہ کی صفت اسم موصول کے ذریعہ لانی چاہیے، جیسے :-

جاء الرجل الذي قتل الاسد دأياوه شخص جس نے شیر کو قتل کیا،
یہاں درحقیقت الرجل کی صفت الذی اسم موصول ہے، جو معروف ہے
اور قتل الاسد صلہ ہے الذی کا۔ اس طرح اسم موصول وصلہ مل کر
الرجل کی صفت بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں جاء رجل
الذی قتل الاسد کہنا صحیح نہ ہوگا، کیوں کہ رجل نکرہ ہے اور الذی
معرفہ ہے، یہ غلطی طلبا بہت کرتے ہیں اور ایسے ہی جاء الرجل قتل
الاسد بھی کہنا صحیح نہ ہوگا کیوں کہ قتل الاسد یہاں نکرہ ہے اس لیے
الرجل کی صفت نہیں بن سکتا تا آن کہ قتل الاسد سے پہلے الذی کا
اضافہ کریں۔

موصوف کی تذکر و تانیث اور واحد، تثنیہ، جمع کے لحاظ سے اسم
موصول وصلہ میں تبدیلی کرنی چاہیے تاکہ موصوف و صفت میں پوری
مطابقت ہو سکے۔



اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

(۱) قطف محمود زهرة راتحتها ذکیتة ولونها زالا۔

(۲) أنا أسکن فی قرية صغيرة تحیط بها الأنهار والحقول الخضراء۔

(۳) وحول قریتی أشجار عالیة قطوفها دانیة لامقطوعة ولا ممنوعة۔

(۴) شاهدت اليوم طفلا صغيرا یعبی الطريق فصد منه سیارة سريعة:-

- (٥) جاء في اليوم غلامان صغيران ينطقان بالعربية الفصيحة.
- (٦) المدارس يقصدها التلاميذ من كل ناحية فيتلقون العلم على أساتذة برة. يهذبون نفوسهم ويشقفون عقولهم ويعودونهم مكارم الأخلاق.
- (٧) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "ما هلك امرؤ عرف قدره"
- (٨) وقال صلى الله عليه وسلم "رحم الله عبداً قال خيراً فغنماً وسكت فسلم"
- (٩) اللهم إني أعوذ بك من علم لا ينفع، ومن قلب لا يخشع، ومن نفس لا تشبع، ومن دعوة لا يستجاب لها.
- (١٠) قال الله تعالى "قول معروف ومغفرة خير من صدقة يتبعها أذى"
- (١١) ضرب الله مثلاً كلمة طيبة كشجرة طيبة أصلها ثابت وفرعها في السماء.
- (١٢) ومثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من فوق الأرض ما لها من قرار.
- (١٣) إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات لهم جنت تجري من تحتها الأنهار.
- (١٤) مثل الذين ينفقون أموالهم في سبيل الله كمثل حبة أنبتت سبع سنابل في كل سنبلة مائة حبة

(۱۵) مثل الذین کفروا برہم أعمالہم کرمادین شتدت بہ الریم فی
یوم عاصف۔

(۱۶) مثل ما ینفقون فی ہذہ الحیوۃ الدنیا کمثل ریم فیہا صرأصابت
حوت قوم ظلموا أنفسهم فاهلکتہ، وما ظلمہم اللہ ولكن کانوا
أنفسہم یظلمون۔

(۱۷) والذین کفروا أعمالہم کسراب یقیعة یحسبہ الظہان ماءً حتی
إذا جاءہ لم یجدہ شیئاً ووجد اللہ عندہ فوقہ حسابہ، واللہ
سریع الحساب۔ اُکظلمات فی بحر لّجّی یغشّہ موج من فوقہ موج
من فوقہ سحاب ظلّات بعضها فوق بعض



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(۱) ننھا خالد محمود کے باغ میں داخل ہوا اور اس نے کچھ ایسے پھول توڑ لیے جو ابھی
کھلے نہیں تھے۔

(۲) محمود نے اسے اس بات سے منع کیا اور پھر اس نے اس کے لئے گلاب کا
ایک ایسا کھلا ہوا پھول توڑ دیا جو بہت خوش رنگ تھا۔

(۳) میرا دوست ایک ایسے گاؤں میں رہتا ہے جس کے باشندے تعلیم یافتہ اور
مہذب ہیں۔

(۴) گزشتہ شب ہم نے ایک جلسہ میں ایسے مقرر کو دیکھا جو اپنی تقریر سے لوگوں کے

دلوں کو مسحور کر رہا تھا۔

(۵) پولیس والوں نے ایک ایسے چور کو گرفتار کیا جو نقب زنی کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

(۶) بمبئی سے جب ہم واپس ہوئے تو ایک ایسی گاڑی پر سوار ہوئے جو فی گھنٹہ پچاس میل کی رفتار سے چل رہی تھی۔

(۷) بمبئی اسٹیشن پر ہم نے ایک ایسی گاڑی دیکھی جو جدید طرز پر بنائی گئی ہے۔

(۸) محترمین نے اب ایک ایسے راکٹ ایجاد کر لئے ہیں جن کے ذریعہ چاند تک پہنچنا آسان ہو گیا ہے۔

(۹) کل رات زور کی ایک ایسی آندھی چلی جس نے بھاری بھاری اور بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔

(۱۰) آج ہم کچھ ایسے آدمیوں سے ملے جو اردو زبان مطلق نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۱) میرے چچا نے ایک ایسا باغ خریدا ہے جو سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے۔

(۱۲) ہم لوگوں نے رات کو ایک ایسی چیخ شنائی جس سے ہم اور ہمارے تمام ساتھی ڈر گئے۔

(۱۳) ہند کے مسلمان ایسے لیڈر کے محتاج ہیں جو اسلامی سیرت و کردار کے حامل ہوں۔



اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(وصف المحطة)

جاءت برقية إلى أبي من صديق له كان قادماً من سفرة الميمون.
 فخرج أبي إلى المحطة ليستقبله واستصحبني معه فركبنا سيارة سارت
 بنا إلى المحطة بسرعة عظيمة. فها هي إلا دقائق حتى وصلت السيارة و
 وقفت في ساحة كبيرة واسعة الأرجاء بعيدة الأنحاء بها كثير من المراكب
 والسيارات، وأمامها بناء شامخ به غرفات كثيرة، وحجرات واسعة. فقال
 أبي هذه هي المحطة. فنزلنا من السيارة ومشى بي أبي إلى غرفة بها نوافذ
 عديدة وعلى كل نافذة منها رجل جالس يبيع التذاكر فوقفت بي أبي عند
 نافذة، واشترى تذكرتين للرصيف، وقال هذا مكتب التذاكر. ورأيت
 هناك غرفة أخرى تشابه الأولى هيئة وبناءً. ولكن لم يكن عندها
 ازدحام ولا بيع ولا شراء فسئلت أبي عنها فقال هذا مكتب الاستعلام
 ثم قصدنا داخل المحطة فاذا نحن بباب عظيم من الحديد
 يدخل منه المسافرون ويخرجون، وبجانبه عامل يشقب التذاكر
 بمقراضه، ويرقب الغادين والرائحين، أخذ أبي بيدي وجاز معي
 الباب. ورأيت هناك فناءً فسيحاً موح بالأناس من مختلف الطبقات،
 فقال أبي هذا هو الرصيف وكانت بجوانبه مقاعد رصفت بنسق وترتيب
 يجلس عليها المسافرون والمودعون فجلسنا على مقعد منها كان على
 قرب من المنظرة وأعجلني من رؤيتها قرب موعد القطار ثم جاء قطاريتها دى
 فنحفت إليه المسافرون يتزاحمون ويتدافعون وقام أبي يلتصص صديقه

القادم، ويتصفح الوجوه، ولكننا لم نجد، وبعد برهة قليلة لا يزيد على دقائق آذن القطار بالرحيل وصفراً صفيراً خفقت له قلوب المسافرين والمودعين. ثم إن القطار غادر المكان وجدّ في السير. وكنا كذلك إذا رأيت مسافراً يقدم إلينا فإذا هو ذلك القادم الذي جئنا لاستقباله فتعانق مع ألي ومسح هو على رأسي ففرحنا جداً ورجعنا إلى البيت.



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

وصف المستشفى

میرا ایک پڑوسی تھا جو کسی کارخانہ میں کام کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ ایسا بیمار ہوا کہ اس کے گھر والے پریشان ہو گئے اور اس کی موت کا اندیشہ کرنے لگے۔ میں اس کی عیادت کے لیے گیا، میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسے تنگ و تاریک کمرہ میں ہے جہاں ہوا اور روشنی نہیں آتی تھی، میں نے اس کے گھر والوں کو مشورہ دیا کہ اُسے کسی ایسے ہسپتال میں داخل کر دیں جہاں مناسب دیکھ بھال ہو سکے۔

ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کی عمارت کے لیے ایسی جگہوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو بازار کے شور و شغب سے دور ہو۔ ہسپتال میں بہت سے ایسے کمرے ہوتے ہیں جہاں صحت کے اسباب مہیا ہوتے ہیں۔ مریضوں کے لیے ایسے کمرے تیار کیے جاتے ہیں جہاں روشنی اور ہوا کا گزر ہو سکے۔

اس کے ارد گرد خوش ناپارک اور چین ہوتے ہیں جن سے مریض کا جی بہلتا ہے اور اس کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہسپتالوں میں بڑے بڑے ایسے ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریضوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس میں ایسے تیماردار ہوتے ہیں، جو خاص کر ان کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں وہ مریضوں کے پاس رات رات بھر جاگتے ہیں۔ ہسپتال ایک ایسی جگہ ہے جہاں سرجری کے آلات اور ہر قسم کی دوا ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اُس مریض کے گھر والوں نے میرا مشورہ مانا، وہ اپنے مریض کو ایک ایسے ہسپتال میں لے گئے جو ان کے گھر سے قریب ہی تھا، ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ مریض صحت یاب ہو کر واپس آگیا، اس کے گھر والے بہت خوش ہوئے انھوں نے میرے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور مجھے دعائیں دیں۔ میں نے کہا کہ صحت و بیماری سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) یزرع الأرض فی الاراضی الهضبة التي تكثر فیها المیاء۔

(۲) الجبال حصون طبعیة للبلاد التي تجاورها، ومنها تنحت الصخور والحجارة التي تستعمل فی البناء۔

(۳) أبداً ابی من مرضه الشدید الذی أنهک قواه وأضنی جسمه۔

(۴) لا ینبغی للعاقل أن یلتمس من الدنیا غیر الکفاف الذی یدفع به الأذى عن نفسه۔

(٥) الكريم يرى الموت أهون من الحاجة التي تُحَوِّج صاحبها إلى المسئلة
لا سيما مسألة الأشجاء.

(٦) واشكر لمعلمك الذي يعنى بتعليمك ويتعب في تأديبك لتصير
نافعاً لأمتك وخادماً لدينك ووطنك الذي فيه نشأت وترعرعت.
(٧) أفرايت الماء الذي تشربون - أنتم أنزلتموه من المزن أم نحن
المنزلون.

(٨) أفرايت النار التي تؤرون، أنتم أنشأتم شجرتها أم نحن
المنشئون.

(٩) لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في
ساعة العسرة.

(١٠) فالذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي أنزل معه
أولئك هم المفلحون.

(١١) فأنذرتكم نارا تلظى لا يصليها إلا الأشقي الذي كذب وتولى
وسيجنبها الأتقى الذي يؤتى ماله يتزكى.

(١٢) قل أذلك خير أم جنة الخلد التي وعد المتقون، كانت لهم
جزاءً ومصابراً.

(١٣) وما نقهوا منهم إلا أن يؤمنوا بالله العزيز الحميد الذي له
ملك السموات والأرض.

(١٤) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "إنها ستكون بعدى أثره

وَأُمُور تَنْكَرُونَهَا“ قَالَ وَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ”تَوَدُّونَ
الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ“



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) وہ طلباء جو محنت سے جی چراتے ہیں، اکثر امتحانات میں ناکام ہوتے ہیں۔
- (۲) آج کے جلسہ میں ان طلباء کے درمیان انعامات تقسیم کیے جائیں گے جو امتحان سالانہ میں اول آئے ہیں۔
- (۳) چھوٹے بچے بہت سی ایسی حرکتیں کرتے ہیں جن کے معنی سمجھنا دشوار ہے۔
- (۴) محمود نے اپنی وہ جائداد جو وراثت میں پائی تھی سستے داموں بیچ دی۔
- (۵) کل آپ جس ٹرین سے آئے اسی میں میں بھی سفر کر رہا تھا، مگر راستہ بھریم میں سے کسی نے ایک دوسرے کو نہ دیکھا۔
- (۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر جس غار میں پناہ لی تھی، وہ غار تور کہلاتا ہے۔
- (۷) اور وہ غار جس میں نبوت سے پہلے آپ عبادت کیا کرتے تھے غار حرا کے نام سے موسوم ہے۔
- (۸) وہ دریا جس میں فرعون غرق کیا گیا بحر احمر ہے لیکن کچھ لوگ غلطی سے اُسے دریائے نیل سمجھتے ہیں۔
- (۹) وہ جگہ جہاں دریائے گنگا اور جمنا باہم ملتے ہیں ہندوؤں کے نزدیک متبرک

مقام ہے۔

- (۱۰) جو جہاز کل تجارتی سامان لے کر بمبئی سے روانہ ہوا تھا راستہ میں ڈوب گیا۔
- (۱۱) انھیں حقارت سے نہ دیکھو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اسلامی ہند کی تاریخ آئندہ فخر کرے گی۔

الْقِسْرَيْنِ ۲۵

الفاظ کی صحیح ترتیب قائم کیجئے، پھر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے:-

- (۱) الطبيب - تدخله - البيت - لا يدخله - الشمس - الذى -
- (۲) أصيب - على - لا تقس - فى ماله - رجل - وأهله وعياله -
- (۳) الشباك - تجلسون - الهواء الفاسد - يصرف الذى من الحجوات -
- (۴) يضركم، فيها وتنامون - التى لايها بون - عليها - التلاميذ - فى
- القرأة - الامتحان - الذين يجتهدون - ويواظبون -
- (۵) شكرونا - جمعت كثيرًا - لأساتذتنا الكرام - الفرصة السعيدة - الذين
- من الاخوان وذوى الفضل - أتاحوا لتلك - التى -
- (۶) إن الكعبة - إبراهيم وإسماعيل عليهما الصلوة والسلام - صنما -
- التى لعبادة الله وحده - ثلث مائة وستون بناها - فيها كان -

الْقِسْرَيْنِ ۲۶

- (۱) پانچ جملے ایسے لکھئے جن میں "جملہ" کسی اسم نکرہ کی صفت ہو۔
- (۲) پانچ جملے ایسے لکھئے جن میں کسی اسم معرفہ کی صفت "جملہ" ہو۔

الدَّرْسُ الرَّابِع

(مفاعیل خمسہ)

علماء نحو مفعول کو پانچ قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول فیہ اور مفعول معہ، ان سب کی مفصل بحث صرف و نحو کی کتابوں میں آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ تاہم ان میں سے مفعول مطلق، مفعول لہ اور مفعول فیہ کے متعلق چند باتیں آپ کے ذہن میں پھر سے تازہ کرنا چاہتے ہیں۔

مفعول مطلق :- اس اسم مصدر کو کہتے ہیں جو اپنے کسی مشتق فعل کے بعد کلام میں تاکید (زور) یا عدد یا نوعیت بیان کرنے کے لیے لایا جائے، دوسرے لفظوں میں مفعول مطلق اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے جو بعد میں مذکورہ بالا اغراض میں سے کسی ایک غرض کے لیے لایا جاتا ہے جیسے :-

جری محمود جریار محمود روڑا واقعی روڑنا، وشب القط و ثوب الأسد

لہ مفعول بہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے ضرب زید المحبار اس کی مشق و تمرین شروع کتاب سے ہوتی آئی ہے اور کافی ہو چکی ہے۔ رہا مفعول معہ قواس کا استعمال بہت کم ہوتا ہے اس مفعول سے پہلے واو میعت لکھا جاتا ہے جیسے اذهب والشارع الجدیدہ نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلے جاؤ یعنی دائیں بائیں نہ مڑنا، اور جیسے جاء زید والکُتُب زید کتابوں کے ساتھ یا کتابیں لے کر آیا۔

دہلی شیر کی طرح چھٹی، اکل الولد اکلتین د لڑکے نے دو مرتبہ کھایا،
اور پر کی تعریف اور مثالوں سے یہ امر واضح ہوا کہ مفعول مطلق کا استعمال
تین معنوں میں ہوتا ہے۔ تاکید، نوعیت، اور عدد۔

پہلی مثال تاکید کی ہے جدی محمود میں مخاطب کے لیے اس شبہ کا امکان
تھا کہ محمود دوڑا نہیں بلکہ تیز چل کر آیا ہے جسے الجدی سے تعبیر کیا گیا ہے
مگر جدی کے اضافہ سے اس شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ حقیقی
دوڑنا متعین ہو جاتا ہے۔ تاکید کا ترجمہ عموماً ”بہت زیادہ“ ”خوب“ ”اچھی
طرح“ واقعی وغیرہ کے الفاظ سے کیا جاتا ہے مگر جہاں اس کا موقع نہ ہو
صرف فعل کے ترجمہ پر اکتفا کیا جاتے ہر جگہ ”بہت زیادہ“ ”خوب“ وغیرہ
لکھنے کی ضرورت نہیں، اس میں دراصل مضمون جملہ کی تاکید ہوتی ہے
دوسری مثال نوعیت کی ہے وثب القط سے صرف یہ سمجھا جاتا ہے
کہ ”بلی چھٹی“ مگر وثوب الاسد بڑھانے سے ایک نئے معنی کا اضافہ ہوتا
ہے اور وہ یہ کہ ”بلی“ — شیر کی طرح — چھٹی۔

تیسری مثال عدد کی ہے، اس میں اکلتین بڑھانے سے جس نئے معنی کا
اضافہ ہوتا ہے وہ یہ کہ کھانے کا کام دو مرتبہ ہوا۔

مفعول مطلق جیسا کہ ہم نے ابھی بتایا کہ اپنے ہی فعل کا مصدر ہوتا ہے
لیکن کبھی خود مصدر مستعمل نہیں ہوتا بلکہ کوئی دوسرا اس مصدر کا قائم مقام
بن کر آتا ہے جسے مفعول مطلق کا نام دے دیا جاتا ہے۔ قائم مقام ہونے کی
وجہ سے وہ بھی منصوب ہی ہوتا ہے، ذیل میں اس کی صورتیں درج کی

جاتی ہیں :-

(۱) اس مصدر کا کوئی مرادف لفظ جیسے :- جلس محمود قعوداً

(۲) اس مصدر کی کوئی صفت جیسے :- جری محمود سریعاً (یعنی

جریاً سریعاً)

(۳) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کی نوعیت پر دلالت کرے، جیسے :-

رجع الجيش القهقري (یعنی رجوع القهقري)

(۴) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی عدد پر دلالت کرے، جیسے

نأكل في اليوم مرتين (یعنی اکلین)

(۵) کوئی ایسا لفظ جو اس مصدر کے کسی آلہ پر دلالت کرے، جیسے

ضرب الولد الحصان سوطاً (ضرباً بالسوط)

(۶) لفظ "کل" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے أقبل التلميذ على

القراءة كل الاقبال۔

(۷) لفظ "بعض" جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو جیسے :- اجتهد

محمود بعض الاجتهاد۔

(۸) اسم اشارہ جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے أحسن

إليه ذلك الاحسان۔

(۹) اسم ضمیر جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو، جیسے أكرمه إكراماً

لا أكرمه أحداً۔

القرآن

ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) العصافیر تشقشق على الأشجار الباسقة شقشقة وتغرد علیہا الطیور
تغریداً احسنًا۔

(۲) اصل حية خبيثة داهية قد تلدغ الانسان لدغاً فتسقيه كأس
الردی۔

(۳) الدبابة من الآلات الحربية الجديدة تزحف على الأرض زحفت
السلحفات فلا يعوقها وهاد ولا يهضاب۔

(۴) أرض الهند الشمالية تكثر فيها الأمطار كثرة لا يقاس بها قیاساً فی أرض
لا تجود علیہا السماء إلا قليلاً۔

(۵) تشور البراکین فی بعض الجهات ثوراناً شديداً فتهدم المنازل هدمًا
وتدك المباني دكًا وتقذف النيران قذفًا مستمرًا۔

(۶) رأیت فتی مکمل الشباب قد داسته سيارة مُسرعة فصرخ صرخة
عالية أحدثت فی النفوس هلعًا۔

(۷) أمطرت السماء مطراً غزيراً سالت به الأودية والشوارع وامتلأت
المحفر والأبارامتلاءً وفاضت الأنهار فيضاً عظيماً فطم الوادي على
القرى وبلغ السيل الذی وجعل الناس يخافون على أنفسهم وأموالهم
خوفاً شديداً۔

(۸) من اراد الآخرة وسعى لها سعيها وهو مؤمن فأولئك كان سعيهم مشكوراً.

(۹) من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه، فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر، وما بدّ لو تبدّلاً.

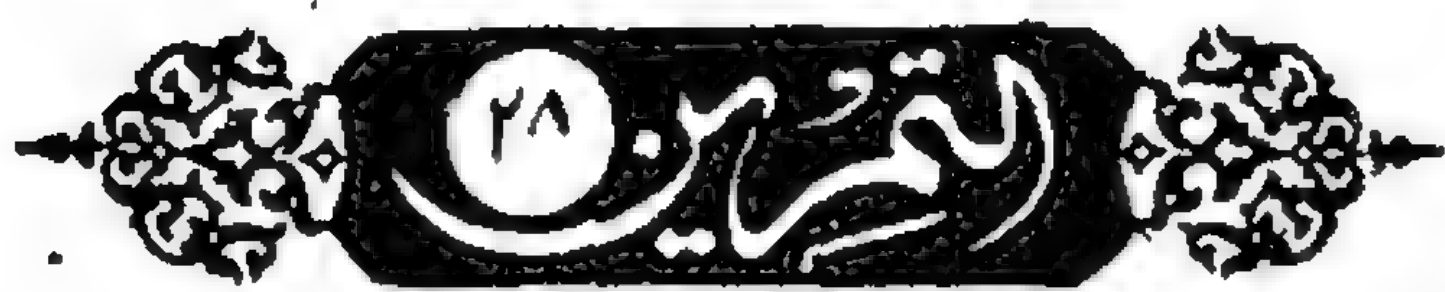
(۱۰) وإذا أردنا أن نهلك قرية أمرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميراً.

(۱۱) ولقد أتوا على القرية التي أمطرت مطراً شوعاً فلم يكونوا يدرون بالبل كانوا لا يرجون نشوراً.

(۱۲) ويسألونك عن الجبال فقل ينسفها ربي نسفاً فيذرها قاعاً صفصفاً لا تبنى فيها عوجاً ولا أمثاً.

(۱۳) اذ جاءكم من فوقكم ومن أسفل منكم وإذ زاغت الأبصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون بالله الظنونا. هنالك ابتلى المؤمنون وزلزلوا زلزلاً شديداً.

(۱۴) فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجاً مما قضيت ويسلموا تسليماً.



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

کل رات خوب بارش ہوئی، کھیت اور تالاب سب بھر گئے۔ کسان خوش خوش

نظر آنے لگے۔

(۲) اس سال ہمارے مدرسہ میں ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا، میں نے اس میں دو تقریریں کیں۔ ایک اردو میں اور دوسری عربی میں۔

(۳) آج رات کو دس بجے کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا مگر جب ہم باہر نکلے تو کوئی نہیں تھا۔

(۴) ایک دفعہ ہم شکار میں گئے، جیسے ہی ہم جنگل میں پہنچے ہمارے سامنے سے ایک ہرن تیزی کے ساتھ بھاگا، میں نے ایک فائر کیا اور بس وہ زمین پر ڈھیر تھا۔

(۵) بچھو ایک موزی جانور ہے، ہے تو ذرا سا مگر کسی کو ڈنک مارتا ہے تو بے چین ہی کر دیتا ہے پھر وہ بے چارہ سانپ کے ڈسے ہوئے آدمی کی طرح تڑپتا ہے اور کسی طرح قرار نہیں پاتا۔

(۶) ہوائی جہاز پرندوں کی طرح ہوا میں اڑتا ہے، چیل کی طرح فضا میں منڈلاتا ہے، دشمنوں کے ملک پر بم برساتا ہے اور ان کی آن میں اس کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔

(۷) مغربی قومیں دشمنوں کے ملک پر خونخوار بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہیں، بوڑھے، بچے اور کمزور سب کو ایک طرف سے ختم کرتی جاتی ہیں اور ان میں سے کسی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتیں۔

(۸) یہ ہیں وہ لوگ جو اسلام پر خونخواری کا الزام رکھتے ہیں، اور دل میں ذرا نہیں شرماتے۔

(۹) جس نے کہا ہے سچ کہا ہے کہ آج کا انسان پرندوں کی طرح ہوا میں اڑنے لگا،

(۱) مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے لگا، مگر انسان کی طرح اس کو زمین پر چلنا نہ آیا۔
مغرب کے مقلدین، مغربی تہذیب کے بڑے دلدادہ ہیں، ان کی عورتیں بھی
مغربی قوموں کا لباس پہننے لگیں۔ کواچلا ہنس کی چال، اپنی چال
بھول گیا۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) عُنِيَ أَيْ أُعْظِمَ عَنَايَةً بِتَعْلِيمِي وَلِنَشَأَنِي أَحْسَنَ تَنْشِئَةً وَزَوْدَنِي بِكَشِيرٍ
مِنْ نَصَائِحِهِ الثَّمِينَةِ.

(۲) مرضت أنا ثلاثاً، كلما مرضت خافت على أُمي شديداً وفاضت عيناها دموعاً.

(٣) ضرب الولد القاسى كلبه بعضاً فغضب الكلب أشد الغضب و
عضه بأنياه الحادة عضاً أسال منه الدم.

(٣) "الرياضة البدنية تزيد الأعصاب والعضلات قوة فعل الإنسان"

أن يعنى بها كل العناية، ويحسن به أن يمشى فى الحقول الخضراء كثيرا وأن يسبح فى الأنهار عوما. وان يمتطئ صهوات الخيل ركوبا، وأن يشتغل فى حديقته، او فى الزراعة ثلاثا او مرتين فى الأسبوع،

(٥) احبب حبيبك هونا ما عسى أن يكون بغيضك يوما ما وابغض بغيضك هونا ما عسى أن يكون حبيبك يوما ما.

(٦) وجاء في صفة النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان فخماً مفخماً يتلألأ وجهه تلاً لوالقمر ليلة البدر، وإذا زال زال قلعا، يخطو تكفياً ويمشي هوناً.

(٧) وعباد الرحمن الذين يمشون على الأرض هوناً وإذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاماً.

(٨) يا أيها الذين آمنوا ليستأذنكم الذين ملكت أيمانكم والذين لم يبلغوا الحلم منكم ثلاث مرات.

(٩) فإذا دخلتم بيوتاً فسلموا على أنفسكم تحية من عند الله مباركة طيبة.

(١٠) وقضينا إلى بني إسرائيل في الكتاب لتفسدن في الأرض مرتين ولتعلن علواً كبيراً.

(١١) لا تجعل يدك مغلولة إلى عنقك ولا تبسطها كل البسط فتقعد ملوماً محسوراً.

(١٢) ولن تستطيعوا أن تعدلوا بين النساء ولو حرصتم فلا تميلوا كل ميل فتذروها كالمعلقة.

(١٣) نحن نقص عليك أحسن القصص بما أوحينا إليك هذا القرآن، وإن كنت من قبله لمن الغافلين.

(١٤) قال الله إني منزلها عليكم فمن يكفر بعد منكم فإني أعذبه عذاباً لا أعذبه أحداً من العالمين.

(۱۵) قل من ینجیکم من ظلمات البر والبحر تدعونه تضرعا وخفیة، لئن أنجانا من هذه لنكونن من الشاکونین۔



عربی میں ترجمہ کیجئے۔

(۱) آپ کا گرامی نامہ ملا، مجھے، حد درجہ مسرت ہوئی، میں نے کئی بار اسے پڑھا اور ہر بار ایک نئی مسرت حاصل ہوئی۔

(۲) آج کل میں لکھنے پڑھنے میں بہت زیادہ مشغول ہوں اور اس میں پوری محنت صرف کر رہا ہوں۔

(۳) میرے استاد مجھ سے حد درجہ محبت کرتے ہیں۔ میں بھی ان کا اتنا احترام کرتا ہوں کہ اتنا احترام کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔

(۴) محمود نے ایک مرتبہ اپنے گھر آنے کی دعوت دی، پھر اس نے وہ اصرار کیا کہ بس۔

(۵) حامد اپنے ساتھیوں کو رات بھر اچھے قصے سناتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی، پھر وہ سب فجر پڑھ کر ایسے سوئے کہ دوپہر ہو گئی۔

(۶) کسی ایسے باپ کے لیے، جس کے کئی بیٹے ہوں مناسب نہیں کہ وہ اپنے کسی ایک ہی بیٹے کی طرف پورے طور پر مائل ہو جائے۔

(۷) میرے گھر کی دیوار پر دو چور چڑھ آئے، کچھ نیند میں سوچکا تھا۔ جلد ہی آنکھ کھل گئی میں نے اپنی بتدوق سنبھال لی اور ہوا میں دو فائر کئے۔ فائر کی آواز سے وہ کچھ ایسے بدحواس ہوئے کہ اپنے اسلحہ بھی چھوڑ بھاگے۔

(۸) ہم نے ایک ماہر شکاری کو دیکھا کہ اس نے ایک نیل گائے کو ایک ایسا تیر مارا جو سینے کو چھید کر پار نکل گیا۔

(۹) ہم لوگ دن میں صرف دو مرتبہ کھاتے ہیں مگر چھوٹے بچے دن بھر میں کئی مرتبہ کھاتے ہیں۔

(۱۰) یہی وہ زمانہ ہے کہ میرے والد نے وفات پائی، وہ سخت بیمار ہوئے میں نے علاج میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، پوری کوشش صرف کر دی کہ کسی طرح شفا یاب ہو جائیں، ایک مرتبہ افاقہ ہوا تو ہم لوگوں کو ان کی صحت کی کچھ کچھ توقع ہو چلی، مگر اس کے بعد پھر مرض بہت شدید ہو گیا اور وہ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔

(۱۱) ایک مرتبہ میں ایک شدید خطرہ سے دوچار ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک دیو ہیکل ڈاکو ایک تاجر کو قتل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے، تاجر زور زور سے چیخ رہا تھا، میں اس کی مدد کے لیے دوڑا، ڈاکو نے پہلے مجھے ایک کڑی نظر سے دیکھا، پھر شیر کی طرح گر جا، بادل کی طرح کڑکا اور یک بار گئی مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ میں نے اسے ایک زور کا دھکا دیا، پھر ایک گھونٹہ رسید کیا، وہ کچھ پیچھے ہٹا، پھر مہی طرف بڑھا، اب وہ مجھے بھی قتل کرنا چاہتا تھا، اس نے خنجر نکال لیا، میں نے بھی اپنی تلوار کھینچ لی، تلوار بجلی کی طرح چمکی اور ایک ہی وار میں اس کا کام تمام ہو گیا، دیکھا تو وہ خون میں لت پت ہے، تاجر نے میرا ہاتھ چوم لیا، میں نے اللہ کا بڑا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک بڑے دشمن سے نجات بخشی۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ

مفعول لا

مفعول لا ایک ایسا اسم منصوب ہے جو فعل کے وقوع کا سبب و علت بتاتا ہے جیسے سَافَرٌ مُحْمُودٌ طَلَبًا لِلْعِلْمِ (محمود نے طلب علم کے لیے سفر کیا، تصدقت علی الفقراء، اُملا فی الثواب میں نے محتاجوں پر ثواب کی اُمید میں صدقہ کیا)۔

علت بیان کرنے کے لیے عربی میں دو طریقے ہیں، ایک مفعول لا جیسے اوپر کی مثال میں، دوسرے یہ کہ لام سببیہ کے ذریعے فعل کے وقوع کی علت بیان کی جائے جیسے سَافَرْتُ لَطَلِبِ الْعِلْمِ لِأَنَّ أَطْلَبَ الْعِلْمِ يَأْتِي طَلِبَ الْعِلْمِ جہاں مفعول لا کا موقع نہ ہو وہاں ضروری ہو جاتا ہے کہ اسی لام سببیہ کے ذریعے علت بیان کی جائے۔

مفعول لا اسم مصدر ہوتا ہے اور منصوب ہوتا ہے۔ کسی اسم کو مفعول لا بنانے کے لئے حسب ذیل امور کا لحاظ کیا جانا ضروری ہے۔

- ۱۔ (۱) سب سے پہلے یہ کہ وہ مصدر ہو (۲) دوسرے یہ کہ وہ علت ہی بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہو (۳) تیسرے یہ کہ فعل اور اس مصدر کے حدث (وقوع) کا زمانہ آید ہو (۴) چوتھے یہ کہ فعل اور اس مصدر کا فاعل ایک ہو۔۔۔۔۔۔ یہ چاروں شرطیں بیک وقت پائی

جانی چاہئیں، ورنہ ان شرطوں میں سے ایک بھی اگر مفقود ہو جائے تو وہ اسم، مفعول لا نہیں بن سکتا، ایسی صورت میں لام ببیہ ہی علت بیان کرنے کے لیے لایا جاتا ہے، جیسا کہ ہم ابھی اوپر بتا چکے ہیں حسب ذیل مثالوں پر غور کیجئے :-

- | | |
|---------------------|--|
| ۱۔ جئتک للکتاب | یہاں پہلی شرط (یعنی مصدریت) مفقود ہے۔ |
| ۲۔ جئتک رکوبًا | یہاں دوسری شرط (یعنی تعلیل) مفقود ہے اگرچہ رکوبًا مصدر ہے۔ |
| ۳۔ جئتک للسفر غداً | یہاں تیسری شرط (اتحاد زمانہ) مفقود ہے اگرچہ مصدریت و تعلیل پائی جاتی ہے۔ |
| ۴۔ جئتک لأمرک إیّای | یہاں چوتھی شرط (یعنی اتحاد فاعل) مفقود ہے کیوں کہ جئتک کا فاعل (ت) ضمیر متکلم ہے اور مصدر کا فاعل (ک) ضمیر مخاطب ہے۔ |



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

نوٹ :- جس اسم پر لام ببیہ (جو حرف جار ہوتا ہے) داخل ہو جائے تو نحو کی اصطلاح میں اسے ”مفعول لا“ نہیں کہتے بلکہ جار مجرور سے مل کر فعل کے متعلق ہو جاتا ہے۔

- (١) إذا أتت من صديقك زلة فتجاوز عن مفوته أبقاءً على مودته و
 رغبة في إصلاحه .
- (٢) الجبان إذا رأى ذعراً طار له، فزعا ووجبت نفسه هلعاً، وكاد يهلك
 جزعاً.
- (٣) لا تؤخر عمل اليوم إلى غد اعتماداً على نفسك، وثقه بقدرتك، و
 اتكالا على صحتك .
- (٤) لا تبذر مالك ولا تعبث به عبثاً مجاهرة للأغنياء في ملايسهم
 الانيقة وقصورهم الشاغرة
- (٥) ومن الناس من يوغل في نفقات العرس والزينة حياً في الظهور
 الكاذب . وذلك قد أدى بكثير من البيوت العامة إلى الخراب
- (٦) المجذون تمنحهم الحكومات أوسمة وجوائز اعترافاً
 بفضلهم وحثاً لغيرهم على الاقتداء بهم .
- (٧) لا بد للناجح من الطلبة أن يكافؤوا بالجوائز تشجيعاً لهم و
 تشويقاً للآخرين .
- (٨) يخرج الناس إلى شواطئ الأنهار والحقول الخضراء ترويحاً لأنفسهم
 عن عناء الأشغال ويهرعون إلى الأشجار الباسقة ليتمتعوا بظلالها
 الظليل وهوائها العليل . فاذا هبت عليهم الريح ترى أغصانها
 تهتز فرحاً وأوراقها تصفق طرباً، والزرع تتمايل أفنانها
 عجباً تتمايل النشوان، فيكون منظرًا بهيجاً .

(۹) لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةً إِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنْ قَتَلْتُمْهُمْ كَانَ
خَطَاً كَبِيرًا۔

(۱۰) قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ
افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ۔

(۱۱) قُلْ لَوْ كُنْتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذْ الْأُمُكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ،
وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا۔

(۱۲) وَمِثْلَ الَّذِينَ يَنفَقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ
أَنفُسِهِمْ كَمِثْلِ جَنَّةٍ بَرْبُورَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَاتَتْ أَكْطَافَهَا ضَعْفَيْنِ فَإِن
لَّمْ يَصِبْهَا وَابِلٌ فَطُلَّ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔

(۱۳) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ
أَسْفًا۔

(۱۴) تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ،
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(۱) جب اس نے اپنی کامیابی کی خبر سنی تو مارے خوشی کے اُس کا چہرہ گلاب سا
کھل گیا۔

(۲) محمود کو میں نے جب اس کے قصور پر سرزنش کی تو شرم سے اُس نے اپنی گردن جھکالی۔

(۳) تھانہ دار نے جب مجرم کو ڈانٹنا شروع کیا تو ڈر کی وجہ سے اس کے چہرہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔

(۴) مجرّمین کی سرکوبی کے لیے تادیبی کارروائی ضروری ہے، قصاص کی بھی یہی مصلحت ہے۔

(۵) راحت پسندی کی خاطر اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرو، وقت بڑی قیمتی شے ہے۔

(۶) جب کسی مریض کے پاس اُس کی عیادت کے لیے جاؤ تو زیادہ دیر تک مت بیٹھو، مبادا وہ اُگتا جائے۔

(۷) اہل ثروت نام و نمود کی خاطر بے دریغ دولت صرف کرتے ہیں اور پانی کی طرح روپے بہاتے ہیں۔

(۸) عرب سخاوت میں بہت مشہور تھے، اپنے مہانوں کی ضیافت میں (کے لیے) اپنی سواری کے اونٹ تک ذبح کر ڈالتے تھے

(۹) مگر عربوں میں دوسری طرف کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو فقر کے ڈر سے بچوں کو مار ڈالتے تھے اور اس سے بھی بڑھ کر ان کی قساوت یہ تھی کہ لڑکیوں کو عار کی وجہ سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔

(۱۰) وہ صحابہ کرام ہی تھے جنہوں نے اعلیٰ کلمہ حق کی خاطر اور دین کی سربلندی کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں۔

الدَّرْسُ السَّادُسُ

مفعول فیہ

د طرف زمان و طرف مکان،

مفعول فیہ :- وہ اسم منصوب ہے جس سے کسی فعل کے وقوع کا وقت یا جگہ معلوم ہو جیسے جَلَسْتُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (میں درخت کے نیچے بیٹھا) اور سَرْتُ لَيْلاً (میں رات کے وقت چلا) ان مثالوں میں ”تحت“ اور ”لیلاً“ مفعول فیہ ہیں۔

مفعول فیہ در حقیقت طرف زمان و طرف مکان کا دوسرا نام ہے، طرف زمان سے مراد وقت اور زمانہ ہے اور طرف مکان سے جگہ اور مقام — پس ہر وہ وقت (زمان) اور ہر وہ جگہ (مکان) جس میں کسی فعل کے وقوع کا ذکر ہو، نحو کی اصطلاح میں مفعول فیہ کہلاتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے حرف جار نہ ہو جیسے اوپر کی دوسری مثال میں لَيْلاً مفعول فیہ ہے مگر سَرْتُ فِي اللَّيْلِ میں اللَّيْل کو مفعول فیہ نہیں کہتے۔

طرف زمان :- خواہ مخمس و معین ہو، خواہ مبہم اور غیر معین ہو دونوں صورتوں میں ظرفیت کی بنا پر مفعول فیہ بن سکتا ہے، جیسے سافرت يوم الخميس — مگر ظرف مکان کے صرف وہی اسماء

مفعول فیہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن کا شمار ظروف مبہمہ میں ہوتا ہے، جیسے اسماء جہات ستہ (فوق، تحت، قدام، خلف، یمینا، شمالاً)، اور اسمائے مساحت جیسے (فوسخاً، میلاً، بریداً وغیرہ)، اسی طرح اسماء ظروف مشتقہ جیسے ذہبتُ مذہبِ خالدٍ اور جلستُ مجلسِ الأستاذِ وغیرہ مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کا عامل خود اسی مادہ سے ہو، جیسے مذکورہ دونوں مثالوں میں، اس کے برعکس مثلاً ذہبتُ مجلسِ الأستاذِ کہنا درست نہیں کیوں کہ مجلس کا عامل (ذہبتُ) اس مادہ سے نہیں ہے۔

رہے ظرف مکان کے وہ اسماء جن سے کوئی محدود و مخصوص جگہ مراد ہو جیسے مسجد، مدرسہ، گھر، بازار، شہر وغیرہ تو ظرفیت کی بنا پر یہ منصوب نہیں ہو سکتے اور نہ ان کا نام مفعول فیہ رکھا جاسکتا ہے، بلکہ ان کے پہلے حرف ظرفیت ”فی“ کا لانا ضروری ہوتا ہے جیسے: - صلیتُ فی المسجد، أقيمتُ فی السُّوقِ اور جلستُ فی الدار وغیرہ، اس کے برخلاف صلیتُ المسجد، أقيمتُ السُّوقِ اور جلستُ الدار صحیح نہیں ہے، ہاں البتہ دخلتُ کے باب میں کثرت استعمال کی وجہ سے تو سَعَا یہ بات جائز رکھی گئی ہے کہ اس کا استعمال ”فی“ اور فی کے بغیر دونوں طرح صحیح ہے، جیسے دخلتُ فی المسجد وفی الدار اور دخلتُ المسجد، والدار وغیرہ۔

ذیل میں چند اسماء ظروف لکھے جاتے ہیں انھیں زبانی یا لکھ کر جملوں

میں استعمال کریں۔

لیلاً، نہاراً، ساعة، سنة، شهراً، أسبوعاً، دقيقة،
 صباحاً، مساءً، فجرًا، ضحیٰ، غداة، عشیة، بكرة، أصیلاً
 ظهراً، عشاءً، عصرًا، ظہیرة، أمس، غداً، برهة، ہنیئة
 زمناً، حیثاً، عامًا، دہراً، أبداً، دائماً، قَطُّ، عوض، أَوَّلُ،
 قَبْلُ، بعدُ، تحتُ، خلفُ، أمام، وراء، تَلَقَّاء، تَجَاہ، اِزاء،
 حذاء، یَمینًا، شمالًا۔

خط کشیدہ الفاظ جن کا شمار ظروف مبہم میں ہوتا ہے، کسی اسم کی طرف
 مضاف ہو کر استعمال ہوتے اور منصوب پڑھ جاتے ہیں مگر کبھی ان
 کا مضاف محذوف ہوتا ہے اور دل میں مقصود ہوتا ہے، ایسی صورت
 میں یہ ضم پر مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ لیکن
 اگر مضاف الیہ محذوف نہ ہو یا محذوف ہو مگر دل میں مقصود نہ ہو، تو
 دونوں صورتوں میں معرب پڑھ جاتے ہیں اور منصوب ہوتے ہیں،
 جیسے جلست فوق الکوسی اور جئت اولاً یا افعل هذا او لا
 پہلی مثال میں مضاف الیہ محذوف نہیں ہے اور آخر کی دونوں مثالوں
 میں محذوف ہے مگر مقصود نہیں ہے۔

، أمس «کل گزشتہ کے معنی میں آتا ہے اور کسرہ پر مبنی ہوتا ہے، مگر
 امس پر اگر «ال» داخل کر دیا جائے تو مطلق زمانہ ماضی کے معنی میں
 ہو جاتا ہے، جیسے ابھی کل کی بات ہے کہ بالا مس کان کذا وکذا۔

قَطُّ اور عَوَضُ ضمہ پر مبنی ہوتے اور ہمیشہ نفی کے بعد آتے ہیں قَطُّ
زمانہ ماضی کے لیے اور عَوَضُ زمانہ مستقبل کے لیے آتا ہے جیسے ما فعلتُ
ہذا قَطُّ اور لا افعلُ هذا عوض۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

(۱) یظهر قرص الشمس صباحاً من جهة الشرق بعد الفجر بنحو

ساعة فيذهب وحشة الليل ويملاً الكون حركة ونشاطاً۔

(۲) والشمس تختفي مساءً عند الأفق الغربي فيظهر الشفق و

ينشر الظلام اجنحتہ علی الدنيا شرقاً وغرباً۔

(۳) والقمر كوكب مستدير سیار۔ یکتسب ضوءاً من الشمس

فینیر الارض لیلاً۔

(۴) ویصاب القمر بالخسوف أحياناً فینطفئ نورہ ویحمر قرصہ

فتعیش الدنيا ویعمها الظلام ویبقى ذلك بعض الأحيان

ساعات۔

(۵) والتجّوم حلیة السماء ونزینتها لیلاً وہی کثیرة لا

یمکن عدّها۔

(۶) تغلق المدارس صیفاً لأن الحر یحمل الجسم والذہن ویسعف

الطلاب ویقلقہم لیلاً ونهاراً فلا یتطیعون الدرس والطالعة۔

(٤) ترش شوارع المدن كل يوم صباحاً ومساءً وتضاء بالمصابيح الكهربائية ليلاً

(٨) ذهبت أمس مع والدي إلى الحقل بعد العصر. فمشينا ساعة

حول الزروع ثم جلسنا تحت شجرة ياسقة على ضفة النهر وكنا نسمع تحرير المياه تحت أقدامنا والطيور فوقنا تشدو على الغصون العالية فراقني ذلك المنظر البهيج فبقيت برهة أمتع النفس بتلك المشاهدة الساحرة ونقلب الطرف بين مناظر الترع الأخضر ثم قمت مع أبي وعدنا إلى المنزل قبيل أفر الشمس.

(٩) ترجوا النجاة ولم تسلك مسالكها

إن السفينة لا تجرى على اليابس

(١٠) لا يحل لامرئ مسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال.

(١١) سبحن الذي أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى

الذي باركنا حوله لنزليه من آيتنا الكبرى.

(١٢) وجعلنا بينهم وبين القرى التي باركنا فيها قرى ظاهرة وقد رت

فيها السبل سيروا فيها ليالي وأياماً آمنين.

(١٣) فسبحن الذي حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات

والأرض وعشياً وحين تظهرون.

(١٤) يا أيها الذين آمنوا اذكروا الله ذكراً كثيراً وسبحوه بكرة

وأصيلاً.

(١٥) ولا تقولن شيئاً لئى فاعل ذلك غداً إلا ان يشأ الله.

القرآن

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

- (۱) اللہ کے نیک بندے راتوں کو جاگتے ہیں اور دن میں اس کے فضل (رزق) کی تلاش میں ادھر ادھر نکل جاتے ہیں۔
- (۲) اہل ثروت موسم گرما میں ”شمہ“ یا ”مسوری“ کا سفر کرتے ہیں اور مٹی و جون کے دو مہینے وہاں گزارتے ہیں۔
- (۳) آج شام کو میں اپنے باغ میں ایک گھنٹہ ٹھہرتا رہا، پھر سورج غروب ہونے سے پہلے گھر لوٹ آیا۔
- (۴) میں ہر روز صبح و شام ٹھہلا کرتا ہوں، صبح کو صاف ہوا میں ٹھہلنا صحت کے لیے مفید ہے۔
- (۵) ہریل اور فاختے اونچے اونچے درختوں کے اوپر اپنے گھونسلے بناتے ہیں اور شاہین پہاڑوں پر اپنا بسیرا کرتا ہے۔
- (۶) چمکا ڈڑ رات میں نکلتے ہیں اور دن میں چھپے رہتے ہیں اس لیے کہ دن کی روشنی میں انھیں دکھائی نہیں دیتا۔
- (۷) چونٹیاں موسم گرما میں اپنے رزق کا سامان ہتیا کرتی ہیں تاکہ جاڑے اور برسات کے موسم میں راحت اٹھائیں۔
- (۸) میرے گھر کے سامنے ایک چھوٹا سا خوب صورت باغ ہے، میں ہر روز اس میں دو گھنٹے کام کرتا ہوں۔
- (۹) میں اس بات پر قادر ہوں کہ مسلسل دو راتیں جاگ سکوں۔

(۱۰) کسان اور مزدور دن بھر کام کرتے ہیں، مگر رات کو وہ آرام کے ساتھ میٹھی نیند سوتے ہیں۔

(۱۱) ریلوے اور ڈاک کے محکموں میں رات دن کام ہوتا رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے وہ کام جو ایک دن میں پورے ہوتے ہیں، کئی کئی دن میں پورے ہوں۔

(۱۲) میرے گاؤں کا محل وقوع بہت ہی اچھا ہے، مشرق میں ایک صاف و شفاف چشمہ بہتا ہے، اور مغرب میں خوب صورت جھیل واقع ہے، شمال میں ہرے بھرے کھیت ہیں اور جنوب میں گھنے باغات اور پارک ہیں۔



اُردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(رحلتہ مدرسیۃ)

سافرت مودةً اِلٰی دہلی فی فرقة من طلبة دارالعلوم، فتوجہنا اِلٰی اکدہ لمشاهدة "التاج محل" فلما وصلنا اِلٰی "توتلہ لہ" لیلانا من القطار وجلسنا بروحۃ علی الرصیف ننتظر القطار الذی یوصلنا اِلٰی اکدہ فجاء القطار وسار بنا ساعة حتی وصلنا اِلٰیہا فجراً فبحثنا أولاً عن الماء فتوضأنا وصلینا الفجر۔ وبعد الصلوة استلقینا علی ظہورنا لنستریح ساعة وقد کان کل منا فی حاجة اِلٰی النوم بعد ما سهر اللیل کلہ فغلبنا النوم ولم نستیقظ اِلّا بعد ثلاث ساعات فقمنا من الفراش واکلنا غداءنا ضحی، ثم أخذنا الطريق اِلٰی التاج محل، حتی وصلنا اِلٰیہ ظہراً۔

وقد كنا قرأنا عنه من قبل في كتب التاريخ انه آية في البناء والهندسة
 فلما رأينا وجدناه أجهل مما تمثلنا إنها درة يتيمة تفتخر بها الهند
 وحق لها القهران كان الفخر حقا. وقفنا أمامه وقمنا خلفه ودرنا
 حوله نتعجب من حسن بنائه وبرهجه وصفائه ثم صعدنا فوق
 إحدى مناراته فرأينا "جمنا" يجرى تحته فجلسنا طويلا نفكر في
 عظمة القدماء وهمهم ثم ذهبت كل مذهب في الفكر وجعلت
 أفكر في ملوك الهند وإسرافهم في الأبتية والقصور الشامخة وقلت
 في نفسي لو أنفق هذا الملك على بناء مدرسة يدل هذه المقبرة ووقف
 لها هذه الأموال الطائلة لكان له ذخرا في الآخرة فإني سمعت
 أن بناءه قد تم في ثلث وعشرين سنة وكان يعمل فيه عشرون ألف
 صانع ويقدر أنه أنفق في تشييده ما ينيف على ثلاثة ملايين من
 الجنيهات.

ومازلنا نتذاكرو نتجاذب أطراف الحديث بهذا الموضوع حتى خفت
 حرارة الشمس عصرًا فقمنا ورجعنا على الأقدام فوصلنا إلى المحطة مساءً.
 فاشترينا التذاكر وركبنا القطار ووصلنا إلى توندر، ومن توندر إلى
 "دهلي" صباح الغد.



عربی میں ترجمہ کیجئے :- (سرا حلت مدرسیہ)

دوسرے دن ہم صبح کو دہلی پہنچے، دہلی میں ہمارا قیام ایک ہفتہ رہا وہاں

ہم نے آثارِ قدیمہ اور تاریخی مقامات کی خوب سیر کی، ایک روز ہم قطب مینار بھی گئے۔ منارۃ قطب الدین وہاں سے کافی دور تھا۔ ہم نے ایک پوری بس کرایہ پر لے لی، عصر سے پہلے ہم لوگ بس پر سوار ہوئے اور وہ ہم کو لے کر آہستہ آہستہ قطب مینار کی طرف چلی۔ ہم دائیں بائیں دیکھتے جاتے تھے اور ہر چیز کے متعلق اپنے استاد سے سوال کرتے جاتے تھے، چند منٹ کے بعد ہم مقبرۃ ہمایوں پہنچ گئے، مقبرہ کے سامنے ہماری بس رکی اور ہم سب اتر گئے، تھوڑی دیر ہم اس میں گھومتے رہے، اندر باہر سے اُسے دیکھا، اور پھر اپنی سیٹوں پر آکر بیٹھ گئے۔

عصر کے وقت ہم قطب مینار پہنچے، سب سے پہلے پانی کی تلاش ہوئی، وضو کیا، نماز پڑھی، پھر منارہ کی طرف گئے، پہلے ہم اس کے ارد گرد کئی مرتبہ گھومے، پھر اس کے اوپر چڑھے، اب جو نیچے نگاہ دوڑائی تو ہر چیز اپنے جگہ سے چھوٹی معلوم ہونے لگی، منارہ سے متصل اس کے ارد گرد جو کھنڈرات اور عمارتیں تھیں وہ سب نظروں سے اوجھل ہو گئیں، تھوڑی دیر ہم اس کے اوپر ٹھہرے اور پھر نیچے اتر آئے۔ یہ منارہ سخت قسم کے سُرخ پتھر سے بنا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف قرآن مجید کی آیات کندہ ہیں، اسے قطب الدین ایبک نے ایک مسجد کا منارہ بنایا تھا، مگر اس کی تکمیل اس کے بعد اس کے غلام شمس الدین التمش کے ہاتھوں ہوئی، کاش پوری مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہوتی۔ اس منارہ کو دیکھ کر ہمارے دل میں طرح طرح کی آرزوئیں پیدا ہوئیں، تھوڑی دیر ہم رُکے، پھر ہم اپنی بس پر سوار ہوئے اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ

(حال)

حال ایک ایسا اسم منصوب ہے جو فعل کے وقوع کے وقت، فاعل اور مفعول بہ کی ہیئت کو واضح کرتا ہے، جیسے جاء خالد راكبًا (خالد سوار ہو کر آیا)، اور لا تأكل الطعام حارًا (کھانا اس حال میں نہ کھا کہ وہ گرم ہو)، ان مثالوں میں راكبًا اور حارًا حال ہیں۔

فاعل یا مفعول بہ جس کا بھی حال بیان کیا جاتے نحویں کی اصطلاح میں ”صاحب حال“ یا ذوالحال کہلاتا ہے، اوپر کی مثال میں فاعل (خالد)، ذوالحال ہے اور دوسری مثال میں مفعول بہ (الطعام)، ذوالحال ہے۔

(۱) حال کوئی اسم مشتق اور نکرہ ہوا کرتا ہے اور ذوالحال معرف ہوتا ہے۔

۱۔ اصل قاعدے کی رُو سے ذوالحال کو معرف اور حال کو اسم مشتق و نکرہ ہونا چاہیے مگر کبھی اس میں تخلف بھی ہوتا ہے، تفصیلات یہ ہیں۔

(الف) اصل کے برعکس جب ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ لایا جاسکتا ہے۔

(۱) جب کہ ذوالحال کو حال سے مؤخر کر دیا جائے جیسے جاء راكبًا رجلٌ۔

(باقی ماثیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) حال بھی خبر کی طرح، کبھی مفرد، کبھی جملہ اور کبھی شبہ جملہ ہوا کرتا ہے جیسے
جاء فريد يركب فرسه، رأيت الخطيب فوق المنابر، بعث الثمر
على الشجرة۔

(۲) جب کہ ذوالحال سے پہلے کوئی حرف نفی آجائے اور معنی میں اس کے ایک عموم پیدا ہو جائے
جیسے وما اهلكنا من قرية الا ولها منذرون۔

(۳) جب کہ ذوالحال کے اندر تخصیص کے معنی پیدا ہو جائیں جیسے دلنا جاء هم كتاب من عند
الله مصدقاً واضح رہے کہ مُصَدِّقاً بعض سلف سے منصوب ہی مروی ہے اس صورت میں
کتاب ذوالحال ہوگا اور یہ نکرہ ہے)
(ب) اصل قاعدہ کے برعکس حال حسب ذیل صورتوں میں معرفہ آسکتا ہے مگر کلام عرب میں بہت
ہی قلیل ہے۔

(۱) "ال" کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا ہو جیسے ادخلوا الاول فالاول۔

(۲) "اضاف" کے " " " " " اجتهد وحدك وغيره۔

(ج) اسی طرح اسم مشتق کے بجائے حسب ذیل صورتوں میں حال اسم جامد بھی ہو سکتا ہے۔

(۱) جب کہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے جیسے كَوَّ عَلَى اسَدًا۔

(۲) جبکہ وہ ترتیب پر دلالت کرے جیسے اقرأ الكتاب باباً باباً اور ادخلوا الباب رجلاً رجلاً۔

(۳) جب کہ وہ مفاعلة (یعنی جانبداری کی مشارکت) بتائے جیسے: يقتديداً بيدا۔

(۴) جب کہ وہ نرخ بتائے جیسے: اشتريت الثوب ذراعاً بدارهم۔

(۵) جب کہ وہ موصوف ہو جیسے: انا انزلنا قواً ناعريّاً۔

(۳) حال جب جملہ ہو تو حال ذوالحال کے درمیان کسی رابطہ کا ہونا ضروری ہے، یہ رابطہ کبھی ”واو“ ہوتا ہے اور کبھی ضمیر اور کبھی ”واو“ اور ”ضمیر“ دونوں۔ مثالیں علی الترتیب یہ ہیں:-

- (۱) زکبت السفینۃ والہواء علیل (یہاں رابطہ صرف ”واو“ ہے)
 (۲) جاء المذنب یعتذر عن ذنبہ (یہاں رابطہ صرف ”ضمیر“ ہے)
 (۳) خرج الاولاد وہم فرحون (یہاں رابطہ واو اور ضمیر دونوں ہیں)

(۴) حال جب جملہ فعلیہ ہو اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو رابطہ صرف ضمیر ہوتی ہے جیسے مثال نمبر ۱، ۲ اور اگر فعل ماضی مثبت ہو تو واو کے ساتھ ”قد“ بڑھا دیتے ہیں جیسے سَلَمْتُ عَلٰی اَبْنٰی وَقَدْ عَادَ مِنْ سَفَرٍ اور کبھی صرف ”قد“ ہی کافی سمجھا جاتا ہے مگر ماضی منفی میں قَدْ بڑھانا صحیح نہیں ہے۔ اس میں رابطہ صرف واو ہوتا ہے جیسے استیقظت من النوم وما طلعت الشمس۔

نوٹ:- جملہ خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ حال اسی وقت بن سکتا ہے جب کہ وہ کسی اسم معرفہ کے ساتھ آئے، مگر وہ کے بعد جملہ حال نہیں ہوتا بلکہ صفت بن جاتا ہے، جیسا کہ درس نمبر ۳ میں ہم تفصیل کے ساتھ بتا چکے ہیں الجمل بعد النکرات صفات وبعد المعارف احوال۔

(۵) حال جب کوئی اسم مفرد ہو یعنی جملہ یا شبہ جملہ نہ ہو، تو واحد، تشبیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں وہ اپنے ذوالحال کے مطابق رہتا ہے اور ایسے ہی جب کہ حال کوئی جملہ ہو اور رابطہ اس میں ضمیر ہو تو مطابق

ضروری ہے جیسے مثال نمبر ۱۲ اور ۳ میں۔ لیکن اگر رابطہ ضمیر نہ ہو بلکہ صرف واؤ ہو تو مطابقت و عدم مطابقت کا سرے سے کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا جیسے مثال نمبر ۱۱ اور حضرات الضیوف والمضيف غائب وغیرہ۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(۱) الشمس نجم عظیم ملتهب یبد وقرصها فی الشروق والغروب
اصفر محمراً۔

(۲) تسبح السفن علی متون البحار حاملة سلع التجارة والمسافرين متنقلة
یهم من بلد الی بلد لم یكونوا بالغیه إلا بشق الأنفس۔

(۳) یقبل الناس علی التاجر الأمین، واثقین بذمتہ مطمئنین الی معاملته
لأنه یبیعهم البضائع خالیة من الغش۔

(۴) یبکر الفلاحون الی مزارعهم مجتمعة قواہم مملوئین بالنشاط
ثم یعودون منها مساء لاغبین مجہودین۔

(۵) خرجت الیوم مع أصد قائی الطلبة الی الحقول والمزارع ماشین
علی أقدامنا نستنشق الهواء صافیا ونحس النسيم علیلاً۔ فرأینا
الفلاحین دائبین فی أعبالهم هذا یعزق الارض وذاك یحرثها
فقضینا بین هؤلاء ساعة مغتبطین بجدہم ونشاطہم، ثم عدنا الی
المنزل فرحین مسرورین۔

(٦) وكثير من الناس يقصدون الحدائق والبساتين ذرافاتٍ ووحدانا

ليشمو الهواء العليل وليمتعوا أنفسهم بمحاسن الطبيعة ومناظرها الجميلة.

(٧) يوم الفطريوماً غر مشهريلبس فيه الناس أنخرما عندهم من ملابس ثم يخرجون إلى المصلى جماعات وأفواجا مكبرين مهللين ويقضون صلواتهم خاشعي القلوب، متضرعين إلى ربهم ثم إذا قضيت الصلوة ذهبوا إلى بيوتهم فرحين مسرورين وإلى ذويهم وأقاربهم مهتئين، كل يتمنى لصاحبه أن يلبسه الله ثوب العافية وأن يكون العود أحمد.

(٨) يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهداً ومبشراً ونذيراً وداعياً إلى الله بإذنه وسراجاً منيراً.

(٩) قل اتقوا الله ما بصر بكم من جنة إن هو إلا نذير لكم بين يدي عذاب شديد.

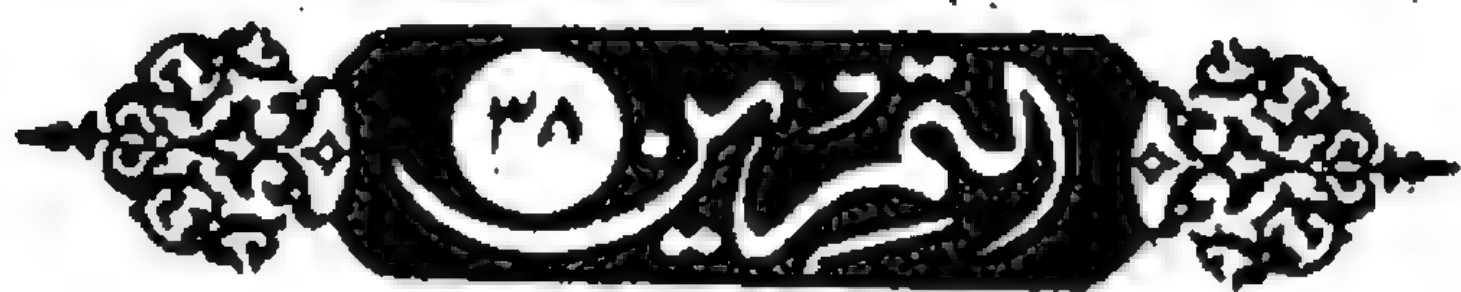
(١٠) وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكاة وذلك دين القيمة.

(١١) وكانوا ينحتون من الجبال بيوتاً آمناً فاخذتهم الصيحة مصبحين، فما أغنى عنهم ما كانوا يكسبون.

(١٢) وسخر لكم الشمس والقمر دائيين وسخر لكم الليل والنهار وآتاكم من كل ما سألتموه.

(۱۳) محمد رسول الله والذين معه أشد على الكفار رحماء بينهم
تراهم راكعاً سجداً يبتغون فضلاً من الله ورضواناً سيماهم في
وجوههم من أثر السجود۔

(۱۴) الذين يذكرون الله قياماً وقعوداً وعلى جنوبهم ويتفكرون في
خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانك فقنا
عذاب النار۔



عربی میں ترجمہ کیجئے۔

(۱) پرندے صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر واپس آتے ہیں۔
(۲) اچھے بچے صبح سویرے اٹھتے ہیں، ضروریات سے جلد جلد فارغ ہوتے ہیں کہیں
جماعت نہ فوت ہو جائے، نماز سے فارغ ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں،
پھر چہل قدمی کرتے ہوئے کھیتوں اور باغات کی طرف نکل جاتے ہیں، گھر لوٹ
کر کچھ تازہ ناشتہ کرتے ہیں، پھر خوش خوش ہشاش بشاش مدرسہ کی طرف
پیدل یا سوار چل دیتے ہیں۔

۳ کل عید تھی، شام کو ٹہلتا ہوا میں بازار کی طرف نکلا، چھوٹے بچوں کو دیکھا، زرق
برق لباس پہنے ادھر سے ادھر دوڑ رہے ہیں اور خوشی سے پھولے نہیں سماتے،
ایک بچہ کو دیکھا، سب سے الگ تھلگ ایک دیوار سے لگا کھڑا ہے، اس پر حزن و
ملال اور کبیدگی کے آثار نمایاں تھے، میں اس کی طرف یہ کہتے ہوئے بڑھا "بھئی

تم اس طرح اکیلے کیوں کھڑے ہو؟ پھر میں اسے اپنے ساتھ بازار لے گیا، بازار میں وہ میرے ساتھ ننگے پاؤں، ننگے سر چل رہا تھا، مجھے یہ بات کچھ اچھی نہ لگی میں اسے اپنے ہمراہ گھر لے آیا، ہمارے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کچھ دیر وہ، منسی خوشی کھیلتا رہا، پھر اٹھا، سلام کیا، اور ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چلا گیا۔

۳۔ ہم دونوں بھائی ہر روز سائیکل پر سوار ہو کر مدرسہ جایا کرتے تھے، ایک روز بارش کی وجہ سے پیدل ہی مدرسہ گئے، شام کو جب مدرسہ ختم ہوا، اپنی اپنی کتابیں لئے گھر لوٹے۔ راستہ میں ہم دونوں مختلف موضوع پر باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے، گاؤں کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک بچھونے مجھے ڈنک مار دیا۔ میں پاؤں پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا، میرا بھائی مجھ سے دو سال چھوٹا تھا، وہ اٹھا نہیں سکتا تھا، بھاگا ہوا گھر آیا، اتنے میں کسی طرف سے میرے ماموں آگئے، وہ مجھے اپنے کندھے پر اٹھا کر گھر لے آئے، دواپلائی، میں نے لیٹے لیٹے دواپی، میرے بدن میں ایک کپکپی سی دوڑ رہی تھی، عشاء کے وقت تک کچھ افادہ ہوا، مگر پوری رات بستر پر کروٹ بدلتے اور جاگتے ہوئے بسر کی، کسی پہلو چین نہیں سکا، اللہ تم کو اس موذی جانور سے بچائے۔



اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجئے:-

۱۔ خرجت الى السوق والسما؛ مصحية لاغيم فيها ولاسحاب۔ فيما كانت هي صافية الأديم إذ هبت الريح صرصر عاتية وثارت العاصفة

تقتلع الأشجار وتسفي الرمال وتزجي سحاباً ثم تولف بيته فتجعله
 ركاماً، فعبس الجوّ وأظلمت الدنيا — ولم تلبث هذه الحال حتى
 نزل المطر رذاذاً، ثم اشتد شيئاً فشيئاً حتى صار وابلاً كافواه القرب
 فجعل الناس ينجرون إلى هنا وإلى هناك مشمّرين أذيا لهم وقد نشروا
 الظلل خوفاً من البلل — وظلّ المطرها طلائف قضى الناس أكثر نهارهم
 متعطّلين عن أعمالهم جالسين في بيوتهم والجوّ قاتم والسحاب
 متراكم والديّم هواطل وفي المساء هدأت الثائرة وانكشف
 الغمام وبدأت الشمس مشرقة المحيّاة وضاعة الجبهين فتنفس
 الناس الصُّعداء وحمدوا الله .

(٢) راكبنا البحر رهوا وقت الأصيل والهواء عليل فسارت السفينة تشق
 عباب الماء وتمخر مياهه . حتى إذا كان الهجيع الأخير والركاب
 نائمون إذ شعرنا بصدمة عنيفة فقمنا من النوم مذعورين
 نسأل ما الخبر؟ فوجدنا الملاحين في هرج ومرج واستيقظ كل
 من في السفينة فرأوا الشر مستطيّراً وأبصروا الموت عياناً . وفقدوا
 كل أمل في الحياة . كيف لا! والصدع كبير والبحر فاغرفاً . وطير
 الخبر بالبرق لتسرّع السفن بالنجدة ، فخفت إلينا سفينة على
 بُعد أميال فانتقلنا إليها وحمدنا الله على النجاة وقد أجهدنا التعب .
 (ما نؤخذ بحرف وتغير)

(٣) لا تترك وقتك يضيع سدىً فإن الوقت كالسيف إن لم تقطعه قطعك .

(٣) وترى المجرمين يومئذ مقرنين بالأصفاد - سراويلهم من قطران
وتغشى وجوههم النار -

(٥) ولا تحسبن الله غافلاً عما يعمل الظالمون، إنما يؤخرهم ليوم
تشخص فيه الأبصار، مهبطعين مقنعي رؤسهم لا يرتد إليهم
طرفهم وأفئدتهم هواء -

(٦) أفأمن أهل القرى أن يأتيهم بأسنا بياتا وهم نائمون، أو أمن
أهل القرى أن يأتيهم بأسنا ضحى وهم يلعبون -

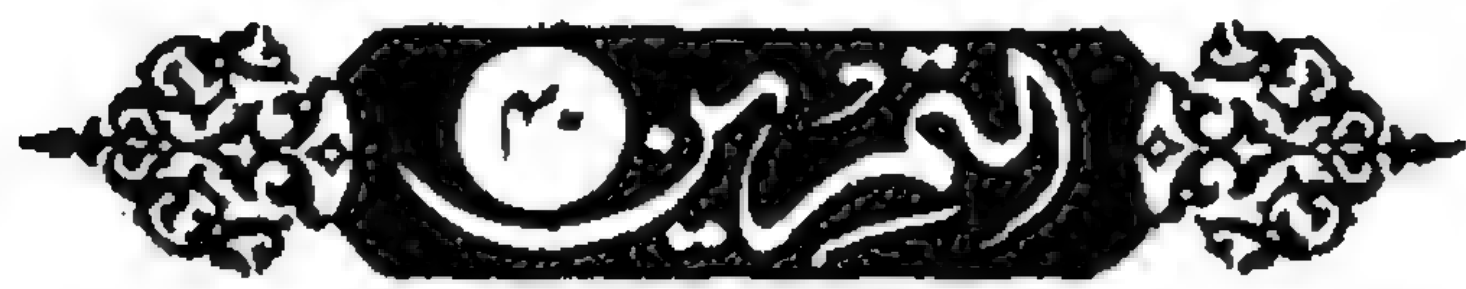
(٧) وإذا قال موسى لقومه يا قوم لم تؤذوننى وقد تعلمون أنى
رسول الله إليكم فلما نراغوا أزاغ الله قلوبهم والله لا يهدي
القوم الفاسقين -

(٨) أيود أحدكم أن تكون له جنة من نخيل وأعناب تجري من تحتها
الأنهار له فيها من كل الثمرات وأصابه الكبر وله ذرية ضعفاء
فأصابها إعصار فيه نار فاحترقت، كذلك يبين الله لكم الآيت
لعلكم تتفكرون -

(٩) يوم يكشف عن ساق ويدعون إلى السجود فلا يستطيعون خاشعة
أبصارهم ترهقهم ذلة، وقد كانوا يدعون إلى السجود وهم
سالمون -

(١٠) إنا بلوناهم كما بلونا أصحاب الجنة، إذ أقسموا ليصر منها
مصباحين ولا يستثنون، فطاف عليها طائف من ربك وهم

نَأْتُمُون، فَأُصْبِحْتَ كَالصَّرِيمِ فَتَنَادُوا مُصْبِحِينَ، أَنْ أُغْدُوا
عَلَى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَارِمِينَ، فَأَنْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ، أَنْ لَا
يَدْخُلْنَهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينٌ وَغَدُوا عَلَى حَرٍِّ قَادَرِينَ، فَلَمَّا
رَأَوْهَا قَالُوا إِنْ الضَّالُّونَ، بَلْ نَحْنُ مُحْرَمُونَ..



عربی میں ترجمہ کیجئے :

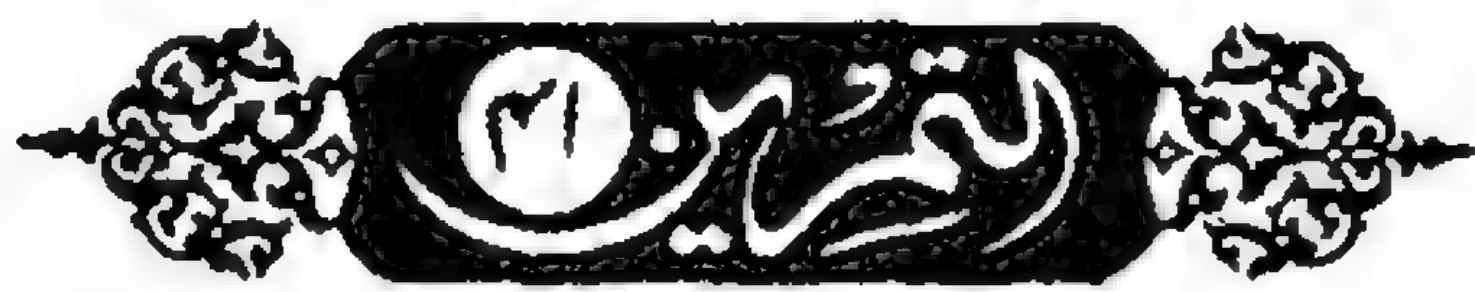
(۱) ایک کسان جب شام کو تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے اور پھر وہ اپنے بال بچوں
سے اس حال میں ملتا ہے کہ وہ سب اس کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں تو اپنی
ساری تھکن بھول جاتا ہے۔

(۲) میرے پڑوسی کے گھر رات چور گھس آیا اور وہ سب سو رہے تھے چنانچہ
چور چوری کر کے نکل گیا اور کسی نے محسوس تک نہ کیا، دو بجے رات کو جب
ان کی آنکھ کھلی تو سارا سامان ادھر ادھر منتشر پایا۔ ڈرتے ہوئے کچھ آگے بڑھے
تو دروازہ بھی کھلا دیکھا، اب انھیں یقین ہو گیا کہ چور اپنا کام کر چکا ہے پلٹے کہ
سامان کا جائزہ لیں اور وہ بے حد گھبراتے ہوئے تھے، جائزہ لیا تو بہت
سے قیمتی سامان اور زیورات غائب تھے، انھوں نے رات کا باقی حصہ خوف
اور ہراس کے ساتھ جاگ کر گزارا۔

(۳) گرمی کا زمانہ تھا، سخت گرمی پڑ رہی تھی، دوپہر کو ہم گاڑی سے اترے،
موٹر ڈرائیور اور تاگہ والے ہڑتال کتے گھروں میں بیٹھے تھے، سوچا کہ دوپہر

اسٹیشن پر ہی ویٹنگ روم میں گزار دیں، مگر جمعہ کا دن تھا اور اب ہم مسافر بھی نہیں رہے تھے، مزدور تلاش کیا مگر کوئی مزدور بھی نہیں ملا، آخر کار خود ہی اپنا سامان اور بستر لیے ہوئے پیدل قیام گاہ کی طرف چل پڑے، اسٹیشن سے ہماری قیام گاہ چار میل کے فاصلہ پر تھی۔

ہم سڑک پر چل رہے تھے اور سامان سے بوجھل ہوئے جا رہے تھے، ایک طرف زمین تپ رہی تھی اور آسمان اوپر سے شرارے برسا رہا تھا، دوسری طرف لوگ اپنی دوکانوں اور برآمدوں میں بیٹھے ہم پر جملے چست کر رہے تھے، وہ ہمیں اس حال میں دیکھتے اور استہزائے انداز میں مسکرا دیتے، ہم ان کی استہزائی پر واہ کیے بغیر دھوپ اور گرمی میں اسی طرح چلتے رہے، یہاں تک کہ سامان اور بستر لیے ہوئے پسینہ میں شربلور ایک بجے قیام گاہ پر پہنچ گئے لیکن یہاں ہم نے دروازہ کو مقفل پایا، میرے کمرے کے ساتھی مسجد جا چکے تھے۔ بھاگتے ہوئے ہم نے مسجد کا رخ کیا، مسجد اس حال میں پہنچے کہ امام منبر پر خطبہ دے رہا تھا، اللہ کا شکر ادا کیا کہ محنت اکارت نہ گئی۔



اردو میں ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

(مباراة فی کسرة القدم)

دعت المدرسة البلدية فرقة مدرستنا للمباراة في كرة القدم،

فاجابوا دعوتها مستبشرين، ففي الوقت الموعد توافد

المدعوون إلى الملعب رجالاً وركبانا وخرج جمعنا تحت إشراف حضرات
المدرسين، وصلنا إلى الملعب وقد نصدت الكراسي والمقاعد لحضرات
المدعوين بنسق وترتيب فجلسوا عليها ووقف التلاميذ جوانب
الملعب منتهيين متحمسين.

نزل الفريقان في الساحة قبل بداية اللعب بخمسة دقائق يهرولان
ويعمرحان ثم تصافحا ووقفا متقابلين — وفي تمام الساعة
الخامسة صفر الحكم اذ انا بالبدء — قطلعت الأنظار وتناولت
الأعناق وكنا نرى الكرة تعلو وتهبط وترتفع وتنخفض ذاك يقذفها
وهذا يصدها. هكذا استمر اللعب بطيئا. مباراة فائرة ضعيفة تبعث
الملل — ثم نشط فريق البلدية والهوا حليفهم بهجوم متواصل
يشتد به ضغطهم ورمياتهم على مرعى فريقنا ولكن الحارس البارع
يتلقف ويرتقى كلما تاتي اليه الكرة قوية أو غير قوية. ومرة هدد
أنصار البلدية حين شاهدوا الكرة تتخطى في الشباك ظانين أنها هدف
ولكن الحكم اليقظ احتسب فألغى للتسلل. وانتهى الشوط الأول دون
أهداف ولم يستطع فريقنا طوال الشوط أن يهاجم هجمة
موفقة واحدة غير أن محمود اقدف مرة قذفة محكمة أنها
المرعى ولكنها تعرجت قليلا فاصطدمت بقائئة العارضة فعادت
مرتدة

ثم ابتدأ الشوط الثاني والساعة خامسة ونصف ولعب في هذه المرة محمود دفاعاً أيمن، ومسعود ظهيراً أيسر، وحمزة ساعداً أيمن وخالد جناحاً أيسر وبذلك استطاع فريقنا أن يهاجم هجمات موقفة. ففي الدقائق الأولى استمر اللعب سجلاً لا يتبادل فيه الهجوم على المرميين. ثم اشتدت الهجمات وتوالت القذائف على مرمى البلدية، حتى كانت رمية مروعة من خالد رجت قائلة المرمى رجاً وذهبت إلى عرضها توأ في شباك الهدف مسجلة — "الاصابة الأولى" فتعالت الأصوات واشتد الهتاف.

وحينئذ طيس اللعب بعد هذا الهدف وعز على فسويق البلدية. أن يخرج متهزوماً فحاول أن يظفر بالتعادل ولكن الدفاع القوى اليقظ استطاع أن يحطم هذه المحاولات كلها. وانسحب الهجوم مرة أمام مرمى فريقنا وارتبك أفرادها حتى أمسى خالد الكرة وهو على خط منطقة الجزاء فاحتسبها الحكم "ضربة جزاء" ضد فريقنا فاستطاع فريق البلدية هكذا أن يحوز هدف التعادل ثم مرت بعد ذلك فترة طويلة دون أهداف حتى خيل للجميع أن المباراة ستنتهي بالتعادل، اذ برز حمزة والكرة تتدحرج بين قدميه بسرعة فهاهي إلا كلعج البصر حتى رأينا الكرة متخبطة في الشباك ثم بدأ التجديد فالتقط خالد الكرة وهبوا لحمزة فتلقف حمزة بقدمه وبعد تحويلة وتمريرة يسيرة سجل الهدف الثالث

وقبل نهاية المباراة بدقيقة واحدة انتصر فريقنا باصابة الهدف الرابع، ثم صفر الحكم مغلنا بنهاية المباراة فخرج اللاعبون من ساحة الملعب وهم يتصيبون عرقاً فأُسرع إليهم التلاميذ بكعوس يسقونهم إياها وذهبنا إلى جمعنا نهئتهم ونشئنا عليهم الخاير ثم تصافح الفريقان وافترقا.

ورجعنا مع جمعنا بملأ السرور قلوبنا والبشرى علو وجوهنا. إذ فاز منتخب مدارسنا بأربعة أهداف... مقابلة واحدة وقد فاز بثلاثة أهداف مقابلة لاشئ في المباراة النهائية من قبل في السنة الماضية وأخيراً فان دفاع البلدية يستحق كل ثناء وتقدير لانه واجه طوال الشوط الأخير هجوماً لا يهدأ ولا ينقطع وبذل كل فرد فيه قصارى جهده.



والف، مندرجہ ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیے اور اس بات کی کوشش کیجئے کہ زیادہ سے زیادہ حال استعمال کریں۔

العنوان :- مُسابقة في الخطابة .

العناصر :- اَعْلَام المدرسة عن اقامة مسابقة خطابية . رغبة الطلبة في المساهمة . اعدادهم للخطب وتهيئتهم لها . وصول النسيب إلى سائر المدارس . تهيأ كثير من طلبتها للمسابقة . دنو السعد .

یوم المسابقة - قد وسم المدعوین - الجوائز المعدّة - بد الحفلة - القاء الخطبات ماكنت ترجو فی أثنائها - نتائج الفوز - توزيع الجوائز الذهاب إلى مأدبة الشای - انتهاء الحفلة -

الافتتاح :- تعودت مدرستنا أن تنظم كل عام حفلة لمسابقة خطابية - فلما بدئ التعليم فی هذا العام أراد رجالها أن یقیموا حفلة حسب دأهم

الخاتمة :- كان من نتيجة هذه المسابقة أن جمع إلى الطلاب نشاطهم فی التمرن علی الخطابة حتی أن بعضهم قد تفوق وبرع فیها -
(ب) عربی میں ترجمہ کیجئے :-

ایک مرتبہ قریب ہی ایک محلہ میں آگ لگی اور دقت دو بجے رات کا تھا، چیخ و پکار کی آواز پیر سارے محلہ والے جاگ گئے، مگر کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا ایک دوسرے سے لوگ پوچھ رہے تھے قصہ کیا ہے؟ میں بھی گھبرایا ہوا گھر سے باہر نکلا اور کچھ دیر حیران کھڑا رہا، اتنے میں میرا دوست محمود بھاگتا ہوا آیا اور زور زور سے چیختے ہوئے اُس نے کہا ”آگ، آگ“ پھر وہ فوراً ہی واپس ہوا۔ میں اور محلہ کے دوسرے لوگ تیزی کے ساتھ اُس کے پیچھے بھاگے، ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ دیکھا ایک گھر سے بادل کی طرح دھواں اُٹھ رہا ہے اور آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ اسی محلہ میں ہمارا دوست حامد بھی رہتا تھا، وہ ان دنوں بیمار بھی تھا اور گھر میں تنہا بھی تھا، جب ہم قریب پہنچے تو دیکھا کہ آگ اُسی کے گھر میں لگی ہوئی ہے ہم دونوں مجمع کو چیرتے ہوئے گھر کے

قریب پہونچے کہ کسی طرح اُسے نکالنے کی فکر کریں، اتنے میں حامد ننگے سر، ننگے
 پاؤں، بدحواس ہمارے سامنے سے ہو کر گزرا، ہم نے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا،
 اور مجمع سے باہر لے آئے، اسی اثنائیں فائبر گیٹڈ ولے آگئے، بڑی مشکل سے
 آگ پر قابو پایا جاسکا، مکان کا اکثر حصہ جل چکا تھا۔ ہم حامد کو سواری پر بٹھا کر اپنے
 گھر لے آئے اور محمود وہیں رہ گیا کہ اس کے بچے کچھے سامان کی صبح تک حفاظت
 کرے۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

(تمیز)

تمیز ایک ایسا اسم ہے جو اپنے ماقبل کے اسم سے ابہام دور کر کے اس کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے جیسے اشتریت رطلًا ذیتًا اور عندی عشرةً اقلام۔

اسما، کیل، وزن، مساحت اور عدد سب کے سب اپنے اندر ابہام رکھتے ہیں مثلاً رطل، ایک وزن کا نام ہے اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک رطل کیا چیز ہے، تیل، گھی، شہد یا کچھ اور؟ اسی طرح ”عشرة“ ایک عدد کا نام ہے، اس سے مراد دس قلم بھی ہو سکتے ہیں اور دس کوئی دیگر چیز بھی، پس جو اسم بعد میں آکر ان کے معنی مراد کو متعین کرتا ہے نحو میں کی اصطلاح میں اُسے ”تمیز“ کہتے ہیں جیسے نہایتًا اور اقلام اوپر کی دونوں مثالوں میں۔

تمیز کے مقابلہ میں جن اسم کے اندر ابہام پایا جاتا ہے اُسے ”مُمیز“ کہتے ہیں۔ مُمیز دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک ”مُمیز ملفوظ“ اور دوسرا ”مُمیز لمخوظ“

(۱) مُمیز ملفوظ وہ ہے جس کا ذکر جملہ کے اندر الفاظ میں موجود ہو جیسے اوپر کی مثالوں میں ”رطل“ اور ”عشرة“

(۲) میٹر لمحوظ سے مراد یہ ہے کہ جملہ کے اندر میٹر الفاظ میں مذکور تونز ہو مگر خود جملہ کا ابہام اس امر کا متقاضی ہو کہ اس کی تمیز لائی جائے جیسے فلاں اکثر منی مالاً یہاں اگر مالاً نہ کہا جائے تو یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ فلاں شخص آپ سے کس چیز میں یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔

میٹر لمحوظ کی تمیز | میٹر جب لمحوظ ہوتا ہے تو تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے جیسے محمود اکبر منی سنا۔ طاب

المكان هواءً۔ امتلاً الاناء ماءً۔ تهلل وجهه بشراً۔

وزن، کیل اور مساحت کی تمیز | وزن، کیل اور مساحت کی تمیز میں حسب ذیل صورتیں

جائز ہیں۔

(الف) یہ کہ منصوب ہو جیسے :- اشتریت ذراعاً ثوباً۔

(ب) یہ کہ مجرور باضافت ہو جیسے :- اشتریت ذراعاً ثوب۔

(ج) یہ کہ مجرور بحرف جار "من" ہو جیسے :- اشتریت ذراعاً من ثوب۔

عدد کی تمیز | عدد کی تمیز حسب ذیل طریقہ پر لائی جاتی ہے۔

(۱) ثلثۃ سے عشرۃ تک کی تمیز جمع اور مجرور لائی جاتی ہے، جیسے ثلاثۃ اُقلام وعشرۃ رجال۔

(۲) أحد عشر سے تسعۃ وتسعون تک کی تمیز واحد اور منصوب ہوتی ہے جیسے أحد عشر کوکباً وتسعۃ وتسعون رجلاً۔

(۳) مائة اور الف کی تمیز واحد اور مجرور آتی ہے جیسے مائة رجل
والف رجل۔

عدد کا حکم | عدد کی تمیز سب سے مشکل ہے اور اس سے زیادہ
مشکل عدد کی تذکیر و تانیث کا حکم ہے اس لیے اسے
اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے۔

(۱) عدد کے الفاظ ثلثة سے تسعة تک تذکیر و تانیث میں معدود
کے برعکس ہوتے ہیں، خواہ عدد مفرد ہو، خواہ مرکب ہو، خواہ معطوف و
معطوف علیہ ہو۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے ثلثة أقلام اور ثلاث غرفات اسی
طرح تسعة تک۔

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلثة عشر قلمًا اور ثلاث عشرة غرفةً
(ج) معطوف و معطوف علیہ کی مثال ثلثة وعشرون قلمًا اور
ثلاث وعشرون غرفةً۔

(۲) عشرة کی تذکیر و تانیث کا قاعدہ یہ ہے کہ مفرد ہو تو معدود
کے برعکس ہوتا ہے اور مرکب ہو تو معدود کے موافق۔

(الف) مفرد کی مثال جیسے :- عشرة رجال اور عشر غرفات
(معدود کے برعکس)

(ب) مرکب کی مثال جیسے ثلثة عشر قلمًا اور ثلاث عشرة غرفةً
(معدود کے مطابق)

(۳) واحد اور اثنان تینوں صورتوں میں معدود کے مطابق رہتے ہیں۔

{ (الف) مفرد کی مثال جیسے } رجل واحد اور غرفة واحدة [واضح رہے کہ واحد اور اثنان کی تمیز نہیں آتی] اثنان اور غرفتان اثنان

{ (ب) مرکب کی مثال جیسے } احد عشر قلماً اور احدى عشرة غرفةً اثناعشر قلماً اور اثنتا عشرة غرفةً

{ (ج) معطوف و معطوف علیہ مثال } احد وعشرون قلماً اور احدى وعشرون غرفةً اثنان وعشرون قلماً اور اثنتان وعشرون غرفةً

(۴) عشرة کے سوا باقی تمام عقود درہائیاں، عشرون و ثلاثون وغیرہ تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

(۵) اسی طرح مائتہ اور الف بھی تذکیر و تانیث میں یکساں رہتے ہیں۔

عدد کا اعراب { احد عشر سے تسعة عشر تک باستثناء اثناعشر } فتح پر مبنی ہوتے ہیں، باقی تمام اعداد بشمول "اثناعشر" معرب ہیں، عامل کے مطابق ان کا اعراب پڑھا جاتا ہے۔

کنایات العدد { کم، کائین اور کذا کے ذریعہ بھی عدد کا کنایہ کرتے ہیں، اس کے احکام حسب ذیل ہیں :-

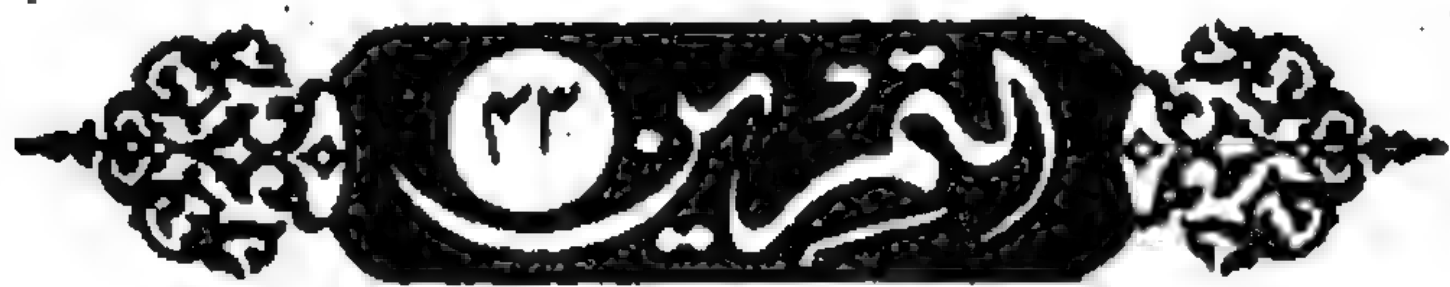
(۱) کم استفہامیہ کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے کم تلمیذاً فی صفک؟ (تمہارے درجہ میں کتنے طلباء ہیں؟) لیکن کم پر جب کوئی حرف جار داخل ہو جائے تو تمیز مجرور ہو جاتی ہے یکم و بیعتہ کے روپے میں؟ منذ کم یوم؟ (کتنے دن سے؟) اگرچہ اصل قاعدہ کی رو

سے بکھڑوبیتاً اور منذ کم یوماً منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں۔
 (۲) کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں لکھ سکتے ہیں مگر ہر حال میں مجرور
 رہے گی جیسے کم کتب قوائت یا کم کتاب قرائت (میں نے
 کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں) کبھی کم خبریہ کی تمیز پر من حرف جار بھی
 داخل کر دیتے ہیں جیسے کم کتاب قرائتہ (میں نے کتنی ہی کتابیں
 پڑھی ہیں)

(۳) کائین کی تمیز من حرف جار کے ساتھ ہمیشہ مجرور آتی ہے جیسے
 کائین من طالب لا یثتہد فی القراءۃ (کتنے ہی طالب علم
 پڑھنے میں محنت نہیں کرتے)

(۴) کذا کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے جیسے اعطیتہ کذا
 دہا دیں نے اسے اتنے درہم دیے۔

نوٹ :- کم خبریہ اور کائین سے صرف کثیر اشیا کی طرف کنایہ کیا
 جاتا ہے اور کذا سے قلیل و کثیر دونوں کی طرف۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

۱۔ الانبیاء اصدق الناس لہجۃ واکرمہم طینۃ وأعفہم نفسا و

أنقاہم عرضا وأشدہم خوفا من اللہ عزوجل۔

۲۔ وكان أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم أبر الناس قلوبا وأعمقہم

علما واقلهم تكلفا.

(٣) زرت اليوم مدرسة واجتمعت بأساتذتها وطلابها ولقيت عميد المدرسة وحادثت معه نحو عشرين دقيقة فوجدته أكثرهم علما وأفصحهم حديثا وأوسعهم معرفة ثم قمت وطفقت معه في أنحاء المدرسة فشاهدت أبنيتها فلمدرسة بناية عظيمة شامخة وهي تشمل على قاعة كبيرة، وخمس وثلاثين غرفة منها عشر غرفات على السطح ولها دار لاقامة الطلبة جميلة، فيها ست عشرة غرفة وفي كل غرفة خمسة شبابيك وأربع نوافذ وفي الوسط مسجد جميل فيه اثنا عشر عمودا وثلاثة عشر شبابكا وثلاثة أبواب وأرض المسجد قرشت بالرخام ومساحة المدرسة نحو ثلاثة آلاف ذراع.

(٣) غزوة بدر الكبرى وقعت في السنة الثانية من الهجرة بين ثلاث مائة وثلاث عشرة مقاتلا من المسلمين وألف مقاتل من قريش ببدر. انتصر فيها المسلمون بأذن ربهم انتصارا باهرا فأسر وأمن قريش سبعين رجلا وقتلوا من مشاهيرهم مثل ذلك ولم يقتل من المسلمين إلا اثنا عشر رجلا ولهذه الغزوة أهمية كبيرة في تاريخ الإسلام إذ كانت هي وقعة مشهودة بل الحد الفاصل بين الحق والباطل، كم من فئة

قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين.

(٥) وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم.

(٦) ومن الناس من يتخذ من دون الله أندادا يحبونهم كحب الله والذين آمنوا أشد حبا لله.

(٧) وأما ثمود فأهلكوا بالطاغية، وأما عاد فأهلكوا بريح صرصر عاتية ستخرجها عليهم سبع ليال وثمانية أيام حسوما فترى القوم فيها صرعى.

(٨) إن عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموات والأرض منها أربعة حرم.

(٩) وإذا استسقى موسى لقومه فقلنا اضرب بعصاك الحجر فانفجرت منه اثنا عشرة عينا قد علم كل أناس مشربهم كلوا وشربوا من رزق الله ولا تعثوا في الأرض مفسدين.

(١٠) وواعدنا موسى ثلاثين ليلة وأتممناها بعشر فتم ميقات ربه أربعين ليلة.

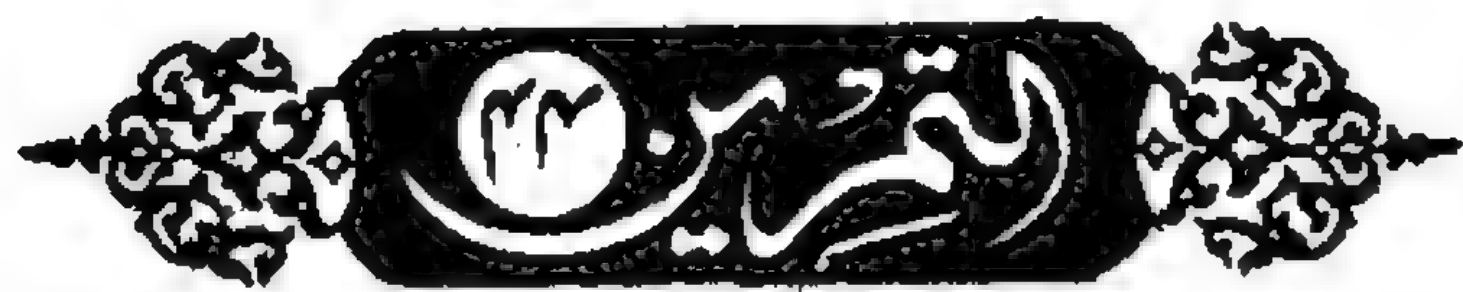
(١١) إن هذا أخي له تسع وتسعون نعجة ولي نعجة واحدة فقال أكفلنيها وعزني في الخطاب. قال لقد ظلمك بسؤال نعجتك إلى نعاجه.

(۱۲) اُوْكَالٰذِيْ مَرَّ عَلٰی قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰی عُرُوشِهَا قَالَ اُنِّيْ يٰحِيْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مائَةً عَامًا ثُمَّ بَعَثَهُ۔

(۱۳) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

(۱۴) وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرَسَلْنَا فِيْهَا حَسٰبًا شَدِيْدًا وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نَّكَرًا۔

(۱۵) وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فِجَآءًا هَا بَا سُنَابِيَا تُا اَوْ هُمْ قَاتِلُوْنَ فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بِاَسْنَا اِلَّا اَنْ قَالُوْا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ۔



عربی میں ترجمہ کیجئے۔

(۱) محمود مجھ سے عمر میں چھوٹا ہے لیکن قد و قامت میں وہ مجھ سے بڑا ہے، اس لیے دوڑنے میں وہ مجھ سے تیز ہے مگر تیراکی میں میں اس سے اچھا ہوں۔

(۲) میرے درجہ میں بارہ طلباء ہیں جن میں سے دو تحریر و تقریر کے لحاظ سے بہت اچھے ہیں۔

(۳) اس کا دل خوشی سے اُمنڈ آیا اور چہرہ پر مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب کہ اس نے سنا کہ امتحان سالانہ میں اول آنے کی وجہ سے پہلا انعام اسی کو دیا گیا۔

(۴) اس وقت میری عمر ۲۲ سال ساٹ ماہ کی ہے اور میرے بڑے بھائی کی ۲۵ سال ۶ ماہ کی، کیوں کہ وہ مجھ سے دو سال گیارہ ماہ بڑے ہیں۔ اور میرا چھوٹا بھائی

مجھ سے گیارہ سال دس ماہ چھوٹا ہے، اس حساب سے اس کی عمر دس سال ۹ ماہ کی ہوئی۔

(۵) میں نے ایک روپیہ نو آنے میں پندرہ کاپیاں اور چار روپے میں تیرہ قلم، گیارہ پمسلین اور تین رب لئے۔ اب میرے پاس گیارہ روپے بارہ آنے بچتے ہیں ابھی مجھے فونٹین پن کے لئے ایک دوات روشنائی اور تین درسی کتابیں خریدنی باقی ہیں۔

(۶) پندرہ روپے لے کر میں گھر سے نکلا، جن میں سے تین روپے کا ۶ سیر آٹا، اور تین روپے آٹھ آنے کا نصف سیر گھی اور ایک بوتل تیل خریدا۔ اس کے بعد پھلوں کی دوکان پر گیا، جہاں پانچ روپے گیارہ آنے میں بارہ کیلے، دس انار، سات سیب اور پندرہ سنترے خریدے۔

(۷) مالی نے ایک سو پچیس روپے میں پانچ سو آم فروخت کیے اور ۲ روپے میں ایک ہزار لیموں، سو آم میں نے بھی لئے اور پچیس روپے ادا کئے۔

(۸) ہم نے کتنے ہی درخت اپنے باغ میں لگائے مگر سب خشک ہو ہو کر رہ گئے، اس سال پھر ہم نے سو پٹیر آم کے، پچیس امرود کے اور اکیس پودے لیموں کے لگائے ہیں۔

(۹) میرا خاندان دس افراد پر مشتمل ہے۔ ہم لوگ سو روپے ماہانہ پر گزار بسر کر لیتے ہیں اور اللہ کا شکر ہے یہاں کتنے ہی گھر ایسے ہیں جس کے افراد میرے خاندان کے افراد سے زیادہ ہیں اور وہ مشکل سے پچاس روپے پاتے ہیں۔

(۱۰) اہم غزوات میں دوسرا غزوہ احد کا ہے یہ سہ ماہ میں پیش آیا، بدر کے مقتولین

کا بدلہ لینے کے لئے کفار قریش تین ہزار جنگجو لے کر آئے، اُحد پہاڑ کے پاس اُترے،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معلوم ہوا تو ایک ہزار مسلمانوں کے ساتھ آپ باہر
نکلے، ان میں سے تین سو آدمی عبداللہ ابن ابی منافق کے تھے۔ عبداللہ ابن ابی
انھیں لے کر راستہ سے واپس چلا آیا، اب تین ہزار کے مقابلہ میں صرف سات سو
مسلمان رہ گئے، پہلے وہلہ میں مسلمان غالب آئے مگر ایک غلطی کے ارتکاب
کی وجہ سے آخر میں شکست ہوئی، اس جنگ میں ستر مسلمان شہید ہوئے۔

[illegible]

(سفرنامہ حجاز)

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

(عدد و صفی اور سنین)

عدد و صفی | عدد و صفی جس سے اعداد کی ترکیب معلوم ہوتی ہے، اسم فاعل کے وزن پر حسب ذیل طریقہ سے لکھتے ہیں:-

الدرس الأول الدرس العاشر	القصة الأولى القصة العاشرة
الدرس الحادی عشر الدرس التاسع عشر	القصة الحادیة عشرة. القصة التاسعة عشرة
الدرس العشرون والثلاثون والتسعون الخ	القصة العشرون. والثلاثون والتسعون الخ
الدرس الحادی والعشرون	القصة الحادیة والعشرون
والتاسع والتسعون	والتاسعة والتسعون

الدرس المائة والدرس الألف القصة المائة والقصة الألف

نیچ کے اعداد اختصار کی غرض سے حذف کر دیے گئے ہیں، ان مثالوں پر غور کرنے سے حسب ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

- (۱) تذکیر و تانیث اور تعریف و تکلیف میں عدد اپنے موصوت کے مطابق ہے
- (۲) عدد مرکب (یعنی ۱۱ سے ۹۹ تک)، اور عدد معطوف و معطوف علیہ (یعنی ۲۱، ۲۲ و ۲۳ وغیرہ) میں صرف پہلا ہی جز اسم فاعل کے وزن پر ہے دوسرا جز اپنے حال پر باقی ہے۔
- (۳) عدد مرکب میں "ال" صرف پہلے ہی جز پر ہے، مگر عدد معطوف و

منعطف علیہ میں دونوں جہز پر۔

(۴) العاشر کے سوا باقی دہائیوں پر صرف ”ال“ ہی داخل کر دینا کافی ہوتا ہے انھیں اسم فاعل کے وزن پر نہیں ڈھالا جاسکتا، اسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی وہ یکساں رہتے ہیں۔

نوٹ: اوپر کے نقشہ میں اسم فاعل کے وزن پر جو اعداد لکھے گئے ہیں ان کا ترجمہ پہلا، دوسرا، پانچواں وغیرہ سے کیا جاتا ہے، لیکن آپ اگر تینوں چاروں، پانچوں وغیرہ جیسے معانی کو ادا کرنا چاہیں تو اس کے لئے عدد اسم فاعل کے وزن پر نہیں لکھا جاتا بلکہ اصلی صورت میں باقی رکھتے ہوئے صرف ”ال“ داخل کر دینا کافی ہوتا ہے جیسے :- تینوں بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا قال الاخوان الثلاثة لأبيهم۔

ستین | تاریخ و سنین حسب ذیل طریقہ پر لکھتے پڑھتے ہیں :-

۱۱ ولد فلان في التاسع عشر من شهر شوال سنة سبع وخمسين وسبع مائة من الهجرة۔

۲۲ توفي فلان في الخامس والعشرين من شهر ربيع الأول سنة إحدى وستين وثلاث مائة وألف من الهجرة۔

۳۳ استقلت الهند من أيدي الانكليز سنة سبع وأربعين وتسع مائة بعد الألف من الميلاد۔

نوٹ :- سنہ چوں کہ مؤنث ہے اس لئے اس کے بعد واحد اور اثنا مؤنث لکھے جاتے ہیں جیسے اوپر کی دوسری مثال میں اور ثلاث سے

تسع تک نہ کر۔

(۲) عرب مؤرخین حسب ذیل طریقہ پر تاریخیں لکھتے ہیں:-

پہلی تاریخ کے لئے لِلَّيْلَةِ خَلْتُ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ اسی طرح چودہ تاریخ تک جیسے لَارْبِعَ عَشْرَةَ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ پندرہویں تاریخ کو لنصف شہر كَذَا۔ اور سولہویں کو لَأَرْبَعِ عَشْرَةَ لَيْلَةً بَقِيْنَ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ اسی طرح اٹھائیسویں تک۔ اُنیسویں تاریخ کو لِلَّيْلَةِ بَقِيَتْ مِنْ شَهْرٍ كَذَا۔ اور تیسویں کو لآخر يومٍ مِنْ شَهْرٍ كَذَا لکھتے ہیں۔

(۳) اعداد دونوں طرف سے پڑھے جاتے ہیں بگرن زیادہ فصیح یہ ہے کہ دائیں طرف سے پڑھا جائے جیسے ”۱۵۹۷“ سال کو سبع وتسعون وخمس مائة وألف سنة۔ اگرچہ أَلْفٌ وخمس مائة وسبع وتسعون سنة بھی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے:-

الشیخ الامام ابن تیمیہ

ولد العلامة الامام أحمد تقی الدین بن تیمیہ فی العاشر من شهر ربيع الأول سنة إحدى وستين وست مائة من الهجرة النبوية "بحرّان" ونشأ بها النشأة الأولى، إلى أن بلغ السابعة من عمره فاغاربها

التتار فها جرمع اسرته إلى دمشق . وقد حفظ القرآن منذ حداثة سنه
ثم ثقف العربية وبرع في الفقه والحديث وتبحر في تفسير القرآن
حتى صار إماماً فيه .

وكان أبوه عالماً جليلاً له كرسي للدراسة في الجامع الكبير في دمشق
ومشيخة الحديث في بعض المدارس ، فلما بلغ ابن تيمية الحادية و
العشرين من عمره توفي أبوه سنة اثنتين وثمانين وست مائة فتولى
الدراسة بعد وفاة أبيه سنة . فجلس مجلسه وحل محله . فكان
يلقى الدروس في الجامع الكبير بلسان عربي مبين فأتجهت إليه الأنظار
واستمعت إليه الأئمة وكثر التحدث باسمه في المجالس العلمية
ولم يكد يبلغ الثلاثين من عمره حتى ذاع صيته وأصبح مقصداً للعلماء
الطلاب .

وكان ابن تيمية يود إحياء ما كان عليه الصحابة وأهل لقرن
الأول من اتباع السنة المحضة كما كان يحاول إزالة بعض ما علق بها
من غبار . فانتقد على العلماء والصوفية والفقهاء فأثاروا حوله الخلاف
والفتن . فحبس ثم لم يزل يقع في محنة بعد محنة وينقل من مجلس
إلى آخر حتى وافته المنية بقلعة دمشق (حيث كان هو محبوساً)
في الثاني والعشرين من شهر ذي القعدة سنة ثمان وعشرين وسبع
مائة رحمه الله .



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

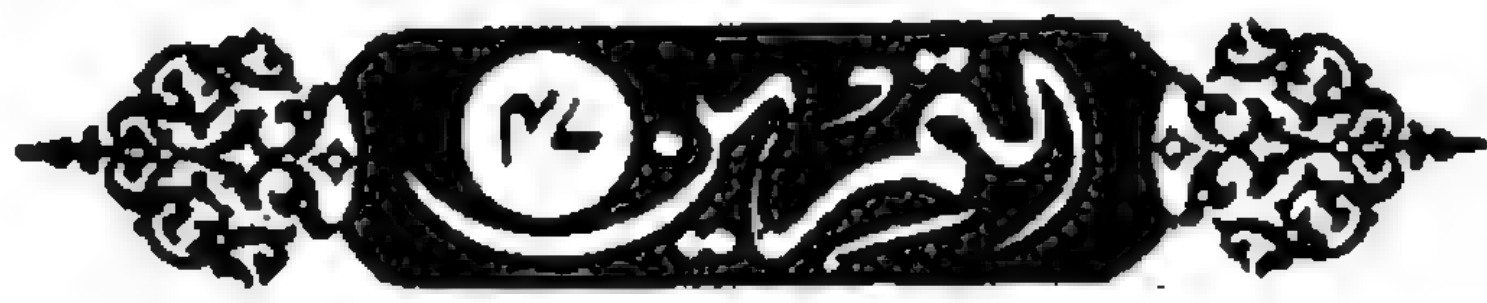
ابن بطوطہ

مسلمانوں میں کتنے ہی سیاح گزرے ہیں، مگر ان میں سب سے زیادہ شہرت کے لحاظ سے بڑا ہا ہوا ابن بطوطہ ہے، اس نے اپنی زندگی کے تیس سال سیاحت میں گزارے، اس عرصہ میں اس نے تقریباً ۵۰۰۰ میل کا سفر طے کیا۔ یہ ۱۳۲۵ء رجب ۷۰۳ھ مطابق ۱۳۰۴ء کو شمالی افریقہ کے شہر طنجہ میں پیدا ہوا، اور وہیں پرورش پائی، یہاں تک کہ جب اکیس سال کا ہوا تو طنجہ سے ۷۲۵ھ میں حج کے ارادے سے نکلا اور یہیں سے اس کی سیاحت کا آغاز ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ گھومتا پھر تانخگی کے راستے سے ۷۳۴ھ میں ہندوستان آپہونچا، اس وقت یہاں محمد تغلق شاہ کی حکومت تھی، اس نے بڑی آداب و بھگت کی، پھر بارہ ہزار روپے ماہوار پر اسے دہلی کا قاضی مقرر کر دیا، آٹھ دس سال ابن بطوطہ یہاں مقیم رہا، پھر ایک وفد میں چین کے لیے روانہ ہوا، چین سے واپسی میں جزائر شرق الہند، سرزمین وغیرہ سے گزرا، پھر ۷۴۸ھ میں سومطرا کی راہ سے عراق، شام، فلسطین وغیرہ کی سیاحت کرتا ہوا مکہ معظمہ پہونچا، جہاں اس نے اپنا چوتھا حج کیا، پھر اسے وطن کی یاد آئی، چنانچہ مکہ سے چلا تو مصر، تونس، الجزائر اور مراکش ہوتا ہوا ۷۵۰ھ میں گھر پہونچا، گھر پر بہ مشکل پانچ چھ سال قیام رہا کہ پھر اندلس گیا، وہاں سے واپس ہوا تو پھر صحرائے افریقہ کی سیر کرتا ہوا ۷۵۴ھ میں تمبکتو پہونچا مگر وہاں سے جلد ہی وطن لوٹ

آیا، اس کے بعد اس نے وہ اپنا مشہور سفر نامہ مرتب کیا جو سفر نامہ ابن بطوطہ کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کی ترتیب و تسوید سے ۷۵۶ھ میں فارغ ہوا۔ اس کے بعد ۷۷۹ھ مطابق ۱۳۷۷ء میں انتقال کیا۔

(ہماری کتاب مرتبہ افضل صاحب ایم اے)



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

دسیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولد سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صباح الیوم
الثانی عشر من شهر ربيع الأول لعام الفیل أوالیوم العشرين من شهر إبریل
سنة إحدى وسبعین وخمس مائة للمیلاد بمكة ونشأ بهایتیما۔ فقد توفی
أبوه حین کان هوجنینا، ثم لم یکد یبلغ السادسة من عمره حتی استأثر
الله بامه، فحضره جدّه عبد المطلب سنتین ولما توفی هو کفله عمه
ابو طالب نشأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتیمًا ولكن الله تولى تادیبه
فشبّ علی سجاجة خلق ورجاجة عقل وحلم ووقار وحياء وعفة
ونفس مرضیة ولسان صادق ثم طهره الله من الدنس والأرجاس فلم
یشرب الخمر قط ولم یأکل مما ذبح علی التّصّب ولم یشهد للأوثان
عیداً ولا حفلاً۔

ترعرع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی حجر عمه، فلما بلغ

الثالثة عشرة من عمرة، سافر معه إلى الشام ثم سافر إليها للمرة الثانية وهو في الخامسة والعشرين من عمرة. متاجرا ببضاعة خديجة بنت خويلد ومعه غلامها ميسرة فعاد ورجع ما لا كثيرا فردة إلى خديجة بكل أمانة فلما رأت خديجة من الربح الكثير وأمانته صلى الله عليه وسلم عرفت عليه أن يتزوجها وكانت سنها أربعين سنة فرضى رسول الله صلى الله عليه وسلم وخطبها عمه إلى عمها وتم الزواج وكانت خديجة من أفضل نساء قومها نسبا وثروة وعقلا ودراية، ولها أجمل ذكر في تاريخ الإسلام.

هذه هي حياته قبل البعثة فلما بلغ الأربعين من سنه ابتعثه الله وجعله نبيا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بأعباء الرسالة وجعل يدعو إلى الله كل من توسم فيه خيرا وكان من الحكمة أن تكون دعوته سرية فدعا ثلاث حجج سرّا ثم أمر أن يصدع بما يؤمر فأعلن بها في قومه فحيت القبائل وأنفت قریش وجعلوا يؤذونه واشتد منهم الايذاء يوما فيوما حتى إذا تعدى الأذى أتباعه أمرهم بالهجرة إلى الحبشة فهاجر إليها عشرة رجال وخمس نسوة. ثم تبعهم بعد ذلك جماعة من المسلمين حتى كانت عدتهم ثلثة وثمانين رجلا وسبع عشرة امرأة، رجع بعضهم إلى مكة قبل الهجرة إلى المدينة وأقام بها ثم انخروا إلى السنة السابعة من الهجرة، وأما النبي صلى الله عليه وسلم فما زال بمكة صابرا على الأذى محتملا للكره،

مُثَابِرًا عَلَى دَعْوَتِهِ يَدْعُو قَوْمَهُ إِلَى الْهَدْيِ وَدِينِ الْحَقِّ وَقُرَيْشٌ تَقَادُمُ
وَتَوَذِيهِ، حَتَّى انْسَلَخَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ الشَّدِيدَةِ عَشْرُ سَنَوَاتٍ فَلَمَّا كَانَتْ
السَّنَةُ الْعَاشِرَةَ مِنَ النَّبُوءَةِ فَجَعَ يَمُوتَ عَمَّهُ النَّبِيلُ وَزَوْجَتُهُ الْكُوَيْمِيَّةُ فِي
يَوْمَيْنِ مُتَقَارِبَيْنِ فَاشْتَدَّ بِهِ الْأَذَى مِنْ قُرَيْشٍ وَنَصَبُوا لَهُ الْحَبَائِلَ وَتَرَبَّصُوا
بِهِ الدَّوَائِرَ.

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَالَ تِلْكَ السَّنَتَيْنِ لَا يَسْمَعُ بِقَادِمٍ
يَقْدُمُ مِنَ الْعَرَبِ لَهُ اسْمٌ وَشَرَفٌ إِلَّا تَصْدَى لَهُ، وَدَعَا إِلَى اللَّهِ وَدِينِ الْهَدْيِ
حَتَّى إِذْ كَانَتْ السَّنَةُ الْحَادِيَّةُ عَشْرَةَ خَرَجَ إِلَى الْقِبَائِلِ فِي مَوْسَمِ الْحَجِّ
فَأَمِنْ بِهِ سِتَّةٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ كَانُوا سَبَبَ إِنتِشَارِ الْإِسْلَامِ فِي الْمَدِينَةِ
ثُمَّ جَاءَ مِنْهُمَا ثَنَاءُ عَشْرٍ رَجُلًا فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ عَشْرَةَ وَبَايَعُوهُ وَرَجَعُوا
إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمْ تَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ الْمَدِينَةِ إِلَّا وَفِيهَا ذَكَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَمَّا كَانَتْ السَّنَةُ الثَّلَاثَةُ عَشْرَةَ مِنَ الْبَعْثَةِ جَاءَ مِنْهَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ
رَجُلًا وَامْرَأَتَانِ قَاسِلَمُوا عَلَى يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعُوهُ
فَازْدَادَ الْإِسْلَامُ إِنتِشَارًا فِي الْمَدِينَةِ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ
بِالْهَجْرَةِ إِلَيْهَا. فَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ يَهَاجِرُونَ وَيُحَقِّقُونَ بِأَخْوَانِهِمُ الْأَنْصَارَ
فِي الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا اضْطَهَدُوا كَثِيرًا وَقَاسُوا الشَّدَائِدَ وَالْمَحَنَ فَمَا أَنْ
أَحْسَنَ الْمُشْرِكُونَ بِهَاجِرَتِهِمْ حَتَّى اجْتَمَعُوا وَائْتَمَرُوا بِقَتْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا مَعَ صَاحِبِهِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فِي حِفْظٍ مِنْ

ليس يغفل وتوجهها إلى المدينة حتى وصل إليها يوم الجمعة الثاني عشر من شهر ربيع الأول سنة ثلاث وخمسين من مولده وهو يوافق لأربع وعشرين من شهر سبتمبر سنة اثنتين وعشرين وست مائة من الميلاد فقام بها عشر سنين يجاهد المشركين ويجادلهم بالسيف ويقنعهم ويمجاد لهم بالبراهين وآيات القرآن حتى فطرت البينات ألباهم وبهرت الآيات أبصارهم ولم يجدوا سبيلا للانكار فانحسر العمى وانجاب الشرك بنور الحق وجعل الناس يدخلون في دين الله أفواجا فلما كان في الثالثة والستين من عمره جاءه اليقين، فلاحق صلى الله عليه وسلم بالرفيق الأعلى يوم الاثنين الثالث عشر من شهر ربيع الأول سنة إحدى عشرة من الهجرة الموافق للثامن من يونيو سنة اثنتين وثلاثين وست مائة من الميلاد.

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أفصح العالمين لسانا وأبلغهم بيانا، مثقت اللسان، فياض خاطر، سهل اللفظ إماما مجتهدا صاحب معجزات وآيات في اللسان العربي المبين، وكان كلامه كما وصفه الجاحظ "الكلام الذي قلّ عدد حروفه وكثر عدد معانيه وجلّ من الصناعة ونزهة عن التكلف ثم لم يسمع الناس بكلام قط أعم نفعا ولا أصدق لفظا ولا أعدل وزنا ولا أجمل مذهبا وأكرم مطلبا ولا أحسن موقعا ولا أسهل مخرجا ولا أبين من فحواه من كلامه صلى الله عليه وسلم".

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم "دائم البشر سهل الخلق، لين الجانب، ليس بفظ ولا غليظ، أجود الناس صدراً وأصدق الناس لهجة، وألينهم غريكة، وأكرمهم عشيرة، من رآه بديهة هابه، ومن خالطه معرفة أحبه. يقول ناعته: لم أرقبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم"



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

مجلد الالف الثانی

دسویں صدی کے اواخر کا زمانہ تھا کہ ۹۶۴ھ میں اکبر ہندوستان کے تخت و تاج کا مالک ہوا اور پورے پچاس برس اس نے حکومت کی، یہ ایک نہایت ہی جاہل اور آن پڑھ بادشاہ تھا، اسے کسی نے یہ پڑھا دیا کہ اب نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ہزار سال ہو رہے ہیں، دوسرے ہزار میں نئے دین اور نئے مذہب کی ضرورت ہے، چنانچہ ۹۸۳ھ سے یہاں اکبری الحاد کا دور شروع ہوا۔ ۹۸۷ھ میں ایک محضر نامہ تیار کیا گیا جس کا مضمون تھا کہ بادشاہ ظل اللہ ہے، امام عادل ہے مجتہد العصر ہے، کسی کا پابند نہیں، اس کا حکم سب پر بالا ہے۔ یہ محضر نامہ نئے مذہب کے اعلان کی تمہید تھی، آخر ۹۹۰ھ میں "دین الہی" کی تاسیس کا اعلان بھی ہو گیا اس نئے دین کا کلمہ "لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ" تجویز کیا گیا۔ اب ہر قسم کی گمراہی اس کے دور میں رواج پانے لگیں، وحی و رسالت، حشر و نشر، جنت و دوزخ، ہر چیز کا مذاق اڑایا جانے لگا، نماز و روزہ، حج اور دوسرے شعائر دینی پر اعتراضات

کہتے جانے لگے، اس کے برعکس ہندو اذہ رسم و رواج فروغ پانے لگیں، ہندو تہواروں کے موقع پر عام عید منائی جاتی، بتوں کی پوجا کا انتظام ہوا، دوسری طرف مسجدیں منہدم کی جانے لگیں، جوئے اور شراب کو حلال کیا گیا۔

یہی حالات تھے کہ ۱۷۹۱ء میں حضرت مجدد الف ثانی پیدا ہوئے، آپ سن ۱۸۰۳ء میں اکبر کا انتقال ہو گیا، اور اس کی جگہ اس کا بیٹا جہانگیر تخت و تاج کا وارث ہوا، حضرت مجدد صاحب نے اپنا کام جاری رکھا اور اب کھل کر میدان میں آگئے۔ بالآخر آپ کی دعوت کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہوئے، شروع شروع میں جہاں گیر کی حکومت نے ان پر کوئی سختی نہ کی، مگر ردّ شیعیت میں آپ نے صاف صاف زبان کھولی تو حکومت کے درباری بگڑ گئے اور طرح طرح سے بادشاہ کو اگسایا، بالآخر دربار میں طلبی ہوئی، آپ تشریف لے گئے، سلام مسنون پر اکتفا کی اور رواج کے مطابق زمین بوس نہ ہوئے، یہ دیکھ کر درباری بہت براہم ہوئے، آپ نے اس کی پروا نہ کی اور سر دربار منکرات کی مذمت شروع کر دی، نتیجہ یہ ہوا کہ گوالیار کے قلعہ میں آپ قید کر دیے گئے، حضرت مجدد صاحب نے وہاں بھی اپنا کام جاری رکھا، دیکھتے دیکھتے قید خانہ کی کاپلاٹ ہو گئی، بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ اس قیدی نے حیوانوں کو انسان، اور انسانوں کو فرشتہ بنا ڈالا بادشاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، اُس نے پایہ تخت پر آنے کی آپ کو دعوت دی، اور اپنے بیٹے شاہ جہاں کو استقبال کے لئے بھیجا، حضرت مجدد صاحب تشریف لے آئے،

بادشاہ نے معذرت چاہی۔ حضرت مجدد صاحبؒ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا، دور اکبری کے منکرات و بدعات کی نسوختی کا مطالبہ کیا، بادشاہ نے ان کے نسوختے کئے جانے کا فرمان جاری کیا، اس طرح نصف صدی کی گھٹا ٹوپ تاریکی کے بعد ایک مرتبہ پھر اسلام کو اس ملک میں سر بلندی حاصل ہوئی۔

حضرت مجدد صاحبؒ کا پورا نام احمد بن عبدالاحد فاروقی ہے، ۱۰۳۴ھ میں آپ نے وفات پائی *رحمہ اللہ و نضر وجہہ یوم القیمۃ* (ماخوذ و لخص)

الدَّرْسُ الْعَاشِرُ

(فعل تعجب اور نعم و بئس)

کسی شے کے حُسن یا قبح پر اظہار تعجب کے لئے عربی میں مَا أَفْعَلْتُ
اور أَفْعَلْتُ بِهِ کے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں جیسے مَا أَجْمَلُ الْمَنْظَرِ
اور أَجْمَلُ بِالْمَنْظَرِ (کیا ہی خوب منظر ہے)

کسی فعل سے مذکورہ بالا وزن پر تعجب کے صیغے لانے کی شرط یہ
ہے کہ وہ فعل ثلاثی ہو، تام ہو، مثبت ہو، معروف ہو، عسلی وغیرہ
کی طرح سے فعل جامد نہ ہو، اس کا اسم صفت افعَل کے وزن پر نہ
آتا ہو (جیسے أَحْمَرٌ، أَبْکَمٌ وغیرہ)، اس کے اندر تفاوت ممکن ہو
جیسے حُسن و جمال علم وغیرہ، بخلاف فنا و رموت وغیرہ کہ ان کے
اندر تفاوت ممکن نہیں ہے، اس لیے ان سے تعجب کے صیغے نہیں
لائے جاتے۔

جو افعال مذکورہ بالا شرائط پر پورے نہ آتیں مثلاً غیر ثلاثی
ہوں یا ناقص ہوں یا منفی ہوں یا اس کا اسم صفت افعَل کے وزن پر آتا ہو
تو ایسی صورت میں مَا أَشَدَّ یا اس کے ہم معنی لفظ لکھ کر اس کے
بعد اس فعل کا مصدر صریح یا مصدر مودول بَأْن لے آتے ہیں جیسے

۱۔ تام ہو یعنی کان صار وغیرہ جیسے افعال ناقصہ ہوں۔

مَا أَشَدَّ الْحُمْرَةَ - مَا أَشَدَّ كَوْنُ الدَّوَاءِ مُرًّا - مَا أَقْبَحُ أَنْ يُعَاقَبَ
الْبَرِيءُ - مَا أَعْظَمُ الْأَزْدْحَامَ عَلَى الْمَحْطَةِ - مَا أَضَرَّ أَنْ لَا يُصَدَّقَ
التَّاجِرُ وَغَيْرُهُ -

فعل تعجب کے بعد جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے جیسے مَا أَطِيبُ
الطَّعَامُ اس کے برعکس مَا أَطِيبُ طَعَامًا کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ
الطَّعَامُ کو مقدم کرنا ہی جائز ہے -

افعال مدح و ذم | نعم اور بئس فعل جائز ہیں ان سے مضارع
(نعم و بئس) اور امر نہیں آتے نعم مدح کے لئے اور
بئس ذم کے لئے آتا ہے جیسے نعم التلميذ المجتهد (مختی طالب علم
خوب ہے) بئس التلميذ الكسلان (سست اور کاہل
طالب علم بُرا ہے) -

نعم اور بئس کے فاعل ہمیشہ معرف باللام کی طرف مضاف ہوتے
ہیں، یا پھر ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کی تفسیر بعد میں کوئی اسم نکرہ (تمیز کی
صورت بکرتا ہے) یا پھر وہ لفظ مَا ہوتا ہے، جیسے: نعم التلميذ محمود
نعم خلق التلميذ الصدق - نعم صديقًا الكتاب - نعم ما
تجتهد في القراءة -

نعم و بئس کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے وہ مخصوص بالمدح و
مخصوص بالذم کہلاتا ہے اور وہ بھی مرفوع ہی ہوتا ہے مگر اس کو جو رفع
ہوتا ہے وہ خبریہ کی بنا پر دیا جاتا ہے اور اس کا ابتدا و جوبا محذوف مانا

جاتا ہے۔ نعم التلمیذ المجتہد کی ترکیب یہ ہوگی کہ نعم فعل
 مدرج التلمیذ فاعل المجتہد خبر مبتدا محذوف کی مبتدا محذوف
 المدح ہوگا، — اس کی دوسری ترکیب یوں بھی کی جاتی
 ہے کہ المجتہد کو خبر ماننے کے بجائے مبتدا مانیں اور ما قبل کو خبر۔
 کبھی مخصوص بالمدح و مخصوص بالذم کو فعل پر مقدم بھی کر دیتے ہیں
 جیسے المجتہد نعم التلمیذ اس وقت المجتہد صرف مبتدا
 ہی ہو سکتا ہے اور بعد کا جملہ خبر ہوگا۔

نعم وبئس کی طرح حبذا ولا حبذا بھی مدرج و ذم کے لئے
 آتے ہیں حبذا، نعم کے معنی ہیں اور لا حبذا، بئس کے
 معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے: حبذا القناعة مع العجیذ اور
 لا حبذا یوم لا تعمل فیہ خیرا۔ ان میں ”ذا“ اسم
 اشارہ فاعل ہوتا ہے اور ما بعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم بنتا
 ہے۔



ترجمہ کیجئے اور اعراب لگائیے :-

- (۱) مَا أَعْظَمَ السَّمَاءَ لَقَدْ رَفَعَهَا اللَّهُ الْقَدِيرُ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا۔
 (۲) مَا أَشَدَّ ابْتِهَاجَ الْفَقِيرِ يُعْطَى فِي الشِّتَاءِ ثَوْبًا فَيَلْبَسُهُ وَيُقْبَى بِهِ
 غَوَائِلَ الْبَرْدِ۔

(٣) مَا أَشَدَّ الْحَرَّ يَا لطيف : لقد ارتفعت درجة الحرارة إلى مائة
وثماني عشرة نقطة فَعَيْلٌ صابرٌ للناس .

(٤) قيل لأعرابية مات ابنها " مَا أَحْسَنَ عزاءك عن ابنك " فقالت إن
مصيبته أمنتني من المصائب بعدة ،

(٥) « مَا أَسْمَحَ وجه الحياة من بعدك يَا بُنْتَى ، وما أقبح صورة هذه
الكائنات في نظري » وما أَشَدَّ ظلمة البيت الذي أسكنه بعد فراقك
إيالة فلقد كنت تطلع في أرجائه شمسا مشرقه تضيئ لي كل شيء فيه
أما اليوم فلا ترى عيني مما حولى أكثر مما ترى عينك الآن في ظلمات
قبرك : (التنظرات)

(٦) بنفسى تلك الأرض ما أطيب الرُّبَا

وما أَحْسَنَ المصطاف والمتربعا

(٧) ما أنضر الروض إِبَّانَ الربيع وقد

سقاه ماء الغوادي فهو رِيَّان

(٨) وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله فان انتهوا
فان الله بما يعملون بصير . وإن تولوا فاعلموا أن الله مولاكم
نعم المولى ونعم النصير .

(٩) وقالوا الحمد لله الذي صدقنا ووعده وأورثنا الأرض نتيبوا من
الجنة حيث نشاء فنعم أجر العاملين .

(١٠) الذين قال لهم الناس إن الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم

ایمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوکیل۔

(۱۱) ولقد أرسلنا موسىٰ بآیتنا وسلطان مبین فاتبعوا أمر فرعون وما أمر فرعون برشید۔ یقدم قومہ، یوم القیمة فأوردہم النار ویبئس الورد المورد۔ وأتبعوا فی هذه لعنة ویوم القیمة، یبئس الورد المورد۔

(۱۲) ذلکم بما کنتم تفرحون فی الأرض بغير الحق وبما کنتم تفرحون۔ أدخلوا أبواب جہنم خالداً فیہا فبئس مثوی المتکبرین۔

تقریریں ۵۰

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

صبح کا کیسا سہانا وقت ہے، صاف اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے، ابھی کچھ کچھ اندھیرا ہے، ستارے جھلما رہے ہیں، کتنے حسین ہیں یہ ستارے اور کتنا دل فریب ہے اس وقت ان کا منظر۔ اب کچھ دیر بعد آجالا ہو جائے گا، سورج کی روشنی اُن سب پر غالب آجائے گی، آؤ کسی اونچے ٹیلے پر چڑھ کر سورج کے طلوع ہونے کا تماشا دیکھیں، لو دیکھو، اب سورج طلوع ہو رہا ہے، اس کی ہلکی اور دھیمی شعاعیں درختوں کی پھنگیوں پر نظر آنے لگیں، کیسا دل چسپ منظر ہے اور ذرا شبہم کے ان قطروں کو دیکھو جیسے بھرے ہوئے موتی کے دانے ہوں، شعاعیں ان پر کبا پڑیں کہ سچے موتی کی طرح چمکنے لگے، نیلے پیلے، اودے، سُرخ، سبز اور بنفشی رنگوں کی آمیزش سے کس قدر خوب صورت معلوم ہو

رہے ہیں یہ قطرے کتنی عجیب ہے قدرت کی کاریگری۔ فَتَبَارَكَ اللَّهُ
أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

”اب ہم حجاز سے قریب ہو رہے ہیں اور مدّت کی سوئی ہوئی تمنا میں جاگ
رہی ہیں، یا الہی وہ کیا ساعت ہوگی جب ہم تیرے گھر کے سامنے کھڑے ہوں گے
اور وہ کیا آن ہوگی جب ہمیں طواف کی سعادت حاصل ہوگی، یہ مشّت خاک
اور دیار حرم کی آبلہ پانی، یہ سب اُس کے فضل سے ہے، جو کچھ ہے اسی کا ہے،
جو کچھ ہے اسی کی طرف سے ہے“

دیار عرب میں چند ماہ مولانا مسعود عالم ندوی

الباب الثانی

فی تمرینات عامہ

اب تک آپ کسی نہ کسی قاعدہ کے تحت عربی ترجمہ کی مشق کر رہے تھے اس لئے بڑی حد تک لفظی ترجمہ کے پابند تھے، خصوصاً ہر درس میں دیے ہوئے قاعدہ کے مطابق مخصوص ترکیبوں کی پابندی آپ کے لئے ضروری تھی مگر اب ہم آپ سے یہ پابندی ہٹا کر چند تمرینات ایسے لکھ رہے ہیں کہ ان میں کسی مخصوص و متعین قاعدہ کی مشق نہیں بلکہ صرف ترجمہ مقصود ہے۔

ترجمہ میں جملہ اسمیہ کے بجائے جملہ فعلیہ، اور جملہ فعلیہ کی جگہ جملہ اسمیہ اور دوسری ترکیبیں بھی بدلی جاسکتی ہیں اور اسی طرح الفاظ کی نشست اور جملوں کی ترتیب میں بھی رد و بدل کیا جاسکتا ہے بلکہ بسا اوقات مترادف جملوں کا حذف اور بعض دوسرے جملوں کا اضافہ بھی صحیح ہوتا ہے مگر ان تمام تصرفات میں شرط یہ ہے کہ معنی مراد میں کوئی تغیر نہ ہو۔ اصل یہ ہے کہ ہر زبان کا اپنا ایک طرز تعبیر اور طریق ادا ہوتا ہے جس کی پابندی دوسری زبان میں نہیں کی جاسکتی، مگر اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ الفاظ اور جملوں کی کوئی رعایت نہ کی جائے، اور ترجمہ کے بجائے معنی و مفہوم کی ترجمانی کی جانے لگے، بلکہ اس کی صحیح

صورت یہ ہے کہ حتی الامکان پہلے اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ لفظ ومعنی دونوں کی رعایت باقی رہے لیکن جہاں دونوں کی رعایت ممکن نہ ہو، وہاں صرف معنی کی ادائیگی پر اکتفا کیا جائے، ذیل میں ایک ترجمہ مع اصل کے درج کرتے ہیں تاکہ آپ کو سمجھنے میں مزید سہولت ہو۔

ایک حیثیت سے اور غور فرمائیے، آل حضرت صلعم ہمیشہ صرف اپنے معتقدوں ہی میں نہ رہے بلکہ مکہ میں قریش کے مجمع میں رہے، نبوت سے پہلے چالیس برس آپ کی زندگی انہی کے ساتھ گزری اور پھر تاجرانہ زندگی، لین دین کی زندگی، معاملہ اور کاروبار کی زندگی، جس میں قدم قدم پر بد معاملگی، بدینتی، خلاف وعدگی اور خیانت کاری کے عمیق غار آتے ہیں، مگر آپ اس طرح بے خطر اس راستہ سے گزر گئے کہ آپ کو ان سے امین کا خطاب حاصل ہوا، نبوت کے بعد بھی لوگوں کو آپ پر یہ اعتماد تھا کہ اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھواتے تھے، چنانچہ ہجرت کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسی لئے مکہ میں چھوڑا تاکہ آپ کے بعد وہ لوگوں کی امانتیں واپس کر سکیں، آپ کے دعوائے نبوت پر تمام قریش نے برہمی ظاہر کی، مقاطعہ کیا، دشمنیاں ظاہر کیں، گالیاں دیں، راستے روکے، بنجاستیں ڈالیں، پتھر پھینکے، قتل کی سازشیں کیں، آپ کو ساحر کہا، شاعر کہا، مجنوں کہا مگر کسی نے یہ جرات نہ کی کہ آپ کے اخلاق و اعمال کے

خلافت ایک حرف بھی زبان سے نکال سکے، حالاں کہ نبوت و پیغمبری کے دعوے ہی کے یہ معنی ہیں کہ مدعی اپنی بے گناہی اور معصومیت کا دعویٰ کر رہا ہے اس دعوے کے ابطال کے لئے، آپ کے اخلاق و اعمال کے متعلق چند مخالفانہ شہادتیں بھی کافی تھیں، تاہم اس دعوے کو توڑنے کے لئے انھوں نے اپنی دولت لٹائی، اپنی اولاد کو قربان کیا، اپنی جانیں دیں لیکن یہ ممکن نہ ہوا کہ وہ آپ کی ذات پر معمولی خردہ گیری کر کے بھی اس کو باطل کر سکیں۔

(خطبات مدراس)

ترجمہ :-

وتدبر من : احیة أخرى أن الرسول صلى الله عليه وسلم لم يقض حياته كلها بين أحبائه وأصحابه بل قضى أربعين سنة من عمره في مكة قبل أن يبعث، فكان بين أهلها من مشركي قريش وكان يتعاطى فيهم التجارة، ويعاملهم في أمور الحياة ليل نهار..... وهو عيشة طويلة طريقها كثيرة منعطفاتها وعدة مسالكها، تعترضها وهدايات مما قد يصدر عن المرء من خيانة وإخفاء عهد، وأكل مال بالباطل، و عقبات من الخديعة والخيانة وتطيف الكيل، ونحو الحقوق وإخلاف الوعد، وأن الرسول صلى الله عليه وسلم اجتاز هذه السبيل الشائكة الوعرة وخلص منها سالماً نقيّاً، لم

يصيبه شيء مما يصيب عامة الناس حتى لقد دعوه "الأميين"
 وأن قريشا بعد بعثته وادعائه النبوة كانوا يودعون
 عنده ودائعهم وأموالهم لعظيم ثقتهم به وقد علمتم
 أنه صلى الله عليه وسلم لماهاجر من مكة خلف فيها عليا ليرد
 ما كان لديه من الودائع إلى أهلها فقريش خالفوه أشد
 الخلاف في دعوته، ولم يتركوا سبيلا إلى ذلك إلا سلكوه
 فقاطعوه، وعاندوه، وصدوا عن سبيله وألقوا عليه سلة
 جزور وهو يصلي، ورموه بالحجارة وأرادوا قتله، وكادوا له
 كيدهم وسموه ساحرا ودعوه شاعرا، وقنوا آراءه و
 سخفوه حلمه، لكنه لم يجزأ أحد منهم أن يقول شيئا
 في أخلاقه، ولا أن يرميه بالخيانة أو ينسب إليه الكذب في
 القول أو اخلاف الوعد أو اخفاد الذمة أو نقض العهد أو
 أن من ادعى النبوة وقال إن الله يوحى إليه فكان ادعى لعصمة
 والبراءة من جميع المفاسد ومساوئ الأعمال، ألم يكن يكفي
 قريشا في ردهم على الرسول أن يذكروا أمورا عمل فيها بغير
 الحق وأن يشهدوا عليه بأن أخلفهم وعدا أو خانهم في
 أموالهم أو كذبهم في شيء مما قاله لهم؟ أن قريشا أنفقوا
 أموالهم وبيدوا نفوسهم في عداوة الرسول وضجوا بفلذات
 أكبادهم في قتاله حتى قتل منهم وجرح كثيرون، لكنهم

لم يستطيعوا أن يدنسوا ذيله الطاهر ولا أن يصبوه بشئ
في عظيم أخلاقه .

ترغيب الأستاذ الفاضل الجليل محمد ناظم الندوى،



أردوين ترجمہ کیجئے۔

(على الباخرة)

قضيت ليلة هادئة وفتنا نوما لا بأس به مع هبوب الرياح الشديدة
طول الليل وأصبحت نشيطا مسرورا، وأذن أخ مصرى لصلاة الصبح فكان
هو الصوت الوحيد والصوت الحق الذى دوى فى هذا السكون المخيم على
البحر والباخرة، هذا هو النداء الذى أيقظ العالم بالأمس، واضطرب له
البز والبحر، ولكنه لم يستطع أن يوقظ جميع المسلمين فى الباخرة على قلته
عدد هم، إنه مع الأسف قد فقد شيئا كثيرا من قوته وسلطانه على
القلوب، وأكثر ما أضعفت سلطانه الروحى هى المادية الغربية تعقد
الفلاح فى غير الصلوة وفى غير العبادة والدين، ولا تصدق بأن الصلوة خير
من النوم وعلى كل حال فقد استيقظ من أراد الله به الخير وصلينا جماعة
وجلسنا فى مكان أفرج على البحر وهو هادئ ساكن، والباخرة ليست لها
حركة عنيفة تزج الركاب وقد كنت تخوفت جدا بحديث الأستاذ أحمد
عبد الغفور عطار والأستاذ عبد القدوس صاحب «المنهل» فقد لقيت تعباً

عظیماً فی سفرہما الی مصر، وبقیاعدة آیام لایاً کلان، لایبرحان مکانہما
للدار، وقد وقع لی مثل هذا أو أشد فی کلتا الرحلتین للحج فقد یقیت
نحو أسبوع لا استسیغ طعاماً ولا أشتہی أكلاً، وأنا أجتزئ ببعض ثروبہات
أوالحوامض والفواکہ، ولكن الله سبحانه، وتعالی قد لطف بنا هذه المرة فلم
یقع لنا شیء من هذا الی الآن، ونرجو من الله الخیر ونسأله السلامة والعافیة۔
(مذکرات للاستاذ ابی الحسن علی الندوی)



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(فی الصحراء)

مغرب کے وقت صحرائیں موٹر رکی، اذان ہوئی اور تیمم کر کے سب نے نماز
ادا کی، تیمم ہمارے لئے نامانوس چیز تھی لیکن بے آب سرزمین میں اور کیا ہو سکتا ہے؟ پینے
اور کھانے کے لئے موٹر والوں نے پانی کی چار مشکلیں لے لی تھیں مگر تین دن اور تین
رات کا سفر بھی درپیش ہے، دوسری چیز جو کویت ہی سے بدلی ہوئی دیکھی وہ یہ کہ
موٹر کے تمام مسافروں، ڈرائیور اور دوسرے ملازموں سب نے بلا استثناء نماز ادا کی
رات کا کھانا کھایا گیا اور بدوی طرز پر یعنی ایک ہی سینی میں چاول ڈال دیے
گئے اور سب کے سب اس کے چاروں طرف حلقہ بنا کر بیٹھ گئے، چاول کی وجہ سے
کھانا میرے لئے خوش آئند نہیں تھا لیکن مرتا کیا نہ کرتا؟ دو چار لقمے کھائے اور پھر
سادہ چائے پی لی۔

پتو پھٹتے ہی صبح کی نماز ادا کی گئی، قافلہ کے ایک بھدی رفیق اذان و اقامت کے قرائن انجام دیتے رہے۔ نماز کے بعد ہی چائے پی گئی، یہ چائے کیا ہوتی تھی سُرّخ گرم پانی جس میں شکر گھول دی گئی ہو، ایک برتن میں پانی، چائے کی پتی اور شکر ڈال کر ایندھن کے اوپر رکھ دیتے ہیں، دس بارہ منٹ میں ایندھن جل کر راکھ ہوا اور ادھر چائے تیار ہو گئی، اس سے زیادہ صحرا میں یہ بے چارے انتظام بھی کیا کر سکتے ہیں؟ تھوڑا بہت اہتمام ممکن ہے مگر انھیں اس کا ذوق نہیں۔ بہر کیف ان کی اس بدوی زندگی میں برابر کا شریک رہا اور ان کی گفتگو عادات و اخلاق کا خاموش مطالعہ کرتا رہا۔

(دیار عرب میں چند ماہ، مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم)



اُردو میں ترجمہ کیجئے :-

فی الطريق إلى مصر

أصبحنا والحمد لله على الصحة والنشاط وصلينا بمجموعة وتمشيت على ظهر البأخرة كما يمشي الانسان على البر لا أشعر باضطراب أو حركة مزعجة ثم أفطرنا وشربنا الشاي لاحظت على هذه البأخرة (التي جمعت بين أهل بلاد مختلفة، ورفعت حواجز كثيرة) حرية زائدة في النساء وقلة احتفال بالتستر والاحتشام والحجاب الشرعي، فكنت أسمع مناقشتهم وحدثهم في كل موضوع كأني في مساكنهم أراهم سافراً

في كثير من الأحيان أما الرجال فلم أرفيهم رغبةً في التعارف الاسلامي ،
أو شعورا بالجوار أو أثر الحياة الاجتماعية ، وكل ذلك يدل على أن الحياة
الاسلامية قد تضعفت في بلادنا الاسلامية وحلت محلها حياة لا يهم
فيها الانسان الانفسه وعياله وبطنه وراحته ، إنما في بلادنا إذا أردنا ان
نعبر عن غاية القرب والمشاركة في الحياة والزمالة قلنا " نحن ركاب سفينة
واحدة " لكننا هنا متباعدون مع غاية القرب وكأن كل واحد منا راكب
في سفينة خاصة .

ظللت النهار كله نتفرج على الجبال على برافريقية وعلى يميننا .
إذا استقبلنا السويس . رأينا سلسلة جبال كذلك . ولعل منها جبل " الطور " .
ولكن لم نجد من يخبرنا بالضبط أنه طور سيناء . ولم ينزل المضيق ينحصر
والدوران يتقاربان حتى كنا نرى الشاطئين عن يمين وعن شمال وموت بنا بواخر
كثيرة كأننا على جادة برية تمر بنا المراكب والسيارات عليها .

قضينا الليل ونحن نعرف أننا نصبح في السويس ، وأعترف بأنه كان
يخامر في سرور غريب رغم كثرة أسفاري ذكرني بسرور أيام الصبا وأسفاره
الأولى وماذا لي إلا أن مصر قد حلت في نفسي وعقليتي محل البلاد التي
يألفها الانسان من الصغر لكثرة ما سمعت عنها وعرفت أخبارها ورجالها
وبقيت متصلا بالمكتبة العربية المصرية ونتاجها كأني عربي خارج
مصر إذن لا غرابة إذا طلعت إلى مصر وسررت بقرب زيارتها .
طلع الصباح والسويس معا ونحن لكل منهما منتظرون ومتشوقون

ودست السفينة فجاءت من الساحل زوارق بخارية تحمل رجالا
يوتدون الزمى المصرى وقد حيانا بعضهم بالتحية الاسلامية
وحب بنا، فشعرت بالفرق بين بلاد المسلمين وبلاد غير اسلامية الفرق
الذى لا يشعر به مسلم نشأ فى بلاد الاسلام.

(مذكرات للاستاذ ابى الحسن على الندوى)



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(من الطائف الى مكة)

تین بجے سپہر کو طائف سے روانہ ہوئے، طائف کی سڑکوں اور بازاروں سے
گزرے، لاریاں اور ٹرک بھر بھر کر حجاج کو لے جا رہے تھے ہماری نگاہیں شہر کی
عمار توں پر تھیں مگر دل جذبات شوق سے معمور، ایک ایک پتھر اور ایک ایک اینٹ
کو شوق اور تجسس کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا، کیا یہی وہ طائف ہے جس نے حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ٹھکرا دی تھی، کیا یہی پہاڑیاں اور دشوار گزار گھاٹیاں ہیں
جہاں حضرت کے قدم لہولہان ہوئے تھے، موٹر دو متوازی پہاڑی سلسلوں اور
پُر پیچ گھاٹیوں سے ہو کر جا رہی تھی اور یہ گزگار بار بار دل میں کہتا یہ راستہ تو موٹر سے
روندنے کے قابل نہیں، ہم اپنے کو داعی کہتے ہیں تو پھر کیوں سب سے بڑے داعی
حق کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت نہیں کرتے۔۔۔؟ راستہ بھر ہی حال رہا اس پر
عام صاحب کا بار بار پوچھنا، کیا رسول اللہ اسی راستہ سے تشریف لے گئے تھے؟

جی ہاں! یہی راستہ تھا، وہ دیکھو اونٹوں کے قافلے کن تنگ اور پُر پیچ گھاٹیوں سے ہو کر گزر رہے ہیں یہی گھاٹیاں ہوں گی، ممکن ہے تیرہ چودہ سو برس میں راستے کچھ بدل گئے ہوں لیکن سرزمین یہی تھی، پہاڑیاں یہی تھیں، اب بھی وہی زمین ہے، پہاڑیاں بھی وہی ہیں لیکن اس پاک باز پیغمبر کے نقش قدم پر مٹنے والے راہ حق کے دیوانے کہاں؟

انہیں جذبات و افکار میں الجھا ہوا تھا کہ میقات آگئی، موٹر رکی اور ہم ہمہ تن شوق اُتر پڑے۔ اور جلدی جلدی غسل سے فارغ ہونے کی کوشش کی، جسم میں خوشبو ملی، احرام کے کپڑے بدلے، دو رکعتیں پڑھیں اور عمرہ کی نیت کر کے لبیک کہنا شروع کیا۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ (اس کے بعد ہمارا قافلہ منزل مقصود کی طرف چل کھڑا ہوا، ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت ہے۔ سب کی زبانوں پر ”لَبَّيْكَ“ اور دل شوق و محبت کے جذبات سے لبریز۔۔۔۔۔ اللہ کا لاکھ لاکھ درود و سلام، اس پاک و برگزیدہ بند پر جس نے تکلیفیں سہ کر جسم و جان کو خطرے میں ڈال کر اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچایا، دنیا اور دنیا والے اس ذات گرامی کے احسانات کے بار سے سبک دوش نہیں ہو سکتے، وہ پیغام آج بھی موجود ہے لیکن کہاں ہیں ان کا کلمہ پڑھنے والے اور ان کی محبت و عقیدت کا دم بھرنے والے؟

(دیار عرب میں چند ماہ، مولانا مسعود عالم ندوی)



اُردو میں ترجمہ کیجئے۔

(فی کبد السماء)

فی صباح الخميس ٨ مايو سنة ١٩٥٢ء توجهنا بعد ان استودعنا الله أهلنا بدينهم وأمانتهم وخواتيم عملهم إلى مكتب شركة الطيران الهندية "ك، ل، م" بالقاهرة وهناك سعى لوداعنا كثير من أمثال الأصدقاء وفي الساعة العاشرة والربع صباحاً تحركت الطائرة الضخمة بعد أن أخذنا أماكننا داخلها تحركت أجفنتها وعلی أزيزها، ثم درجت على الأرض تختبر أجزاءها وتهيئ نفسها للوثوب ثم وثبت وأزيرها يتضاعف وبعد دقائق صعدت في الجو باسم الله مجراها ومرساها ثم استوت على الطريق في الفضاء الواسع "سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا المنقلبون". جل الباري المصور المبدع الخلاق لقد علما الانسان ما لم يعلم وكان فضل الله على الناس عظيماً.

واطلت علينا مضيفة الطائرة بنشاطها وحركتها الدائبة فقد مت إلينا أكواب البرتقال المشحج وبعدها صحفاً ومجلات إنجليزية وفرنسية للمطالعة وهكذا بدأنا ننسى أننا في الطائرة طال حول أهوالها الحديث ولولا هذا الأزيز لظننا أننا نركب سيارة لأحد المترفين فالمقاعد مريحة والمكان نسيح نظيف والهواء مكيف

والاستعداد بما يحتاجه المسافر من طعام وشراب وتسليية ظاهر كامل
وكثيراً ما كان يخیل إلى أننى جالس فى مكتب وثیر، بجواره مصنع ذوزنیر
ولكن فجاءة تهوى الطائرة ثم تخلق بفعل التخلخل الهوائى، فاهتز
هناك أخفیف فى الجسم والفؤاد وأندكرأنا فى جوف طير هائل .

وبعد ثلث ساعات ونصف وصلنا البصرة وهبطت الطائرة فى
مطارها التسريح وتروود — وبدأت لى اللهجة العراقية غريبة
على، غیر مفهومة لى، مع أن القوم عرب مسلمون . فتخاطبت بالعربية
الفصحى لأفهم وأفهم حماك الله بالغة القرآن ولغة محمد صلى
الله علیه وسلم إنك من أقوى الروابط بين المسلمين . وعادت الطائرة
المسير وتعالى ثم تسامت فصار الارتفاع شاهقاً وكنت أطلع إلى الصحراء
التي تشق سماءها فلا تحق شيئاً ولا أنتبين معالم وانها هي خطوط
تبدو من بعيد وهي ظلال تلوح مبهمه غير محدودة ولقد مررنا على
بحار وأنهار فبارأيتها بحاراً ولا أنهاراً إنما شاهدناها خطوطاً زرقاء —
وأقبل الليل فلف الطائرة بشباب السور . وكنت انظر من نافذة الطائرة
وهي تسير بنا فى جوف الليل فلا أرى فى الخارج إلا الظلام أنا نضرب كيد
الليل الرهيب البهيم الشامل بأقصى سرعة ممكنة لانهباب الظلام ولا
نخشى الاصطدام ولا صدنا خيفة الفجأة فيا لروعة الخلق ويا لجلال
الخالق .

ان الطيران نعمة كبرى وقد وصل الى درجة مذهشة من السرعة

والراحة ومع ذلك لا يزال في طور التجربة والاصلاح والتحسين وأن
مستقبل الطيران ليطوى معه أسرار استدهش العالمين يوم يجتاز مرحلة
التحسين والتكملة إلى مرحلة التمام والاستواء

(للاستاذ احمد الشرباصي)



عربی میں ترجمہ کیجئے :-

(علیٰ وجہ الماء)

۲۹ مارچ ساحل بمبئی سے جہاز ابجے شب کو چھوٹا تھا، رات تو خیر جوں توں
کٹ گئی، صبح اُٹھ کر دیکھا تو ہر طرف عالم آب، جہاں تک بھی نظر کام کرتی ہے بجز پانی
کے اور کچھ نہیں دکھائی دیتا، اپنی عمر میں یہ منظر کبھی کا ہے کو دیکھا تھا، بڑے بڑے دریا
جو آب تک دیکھے تھے وہ بھلا سمندر کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتے تھے، صبح سے
دوپہر، دوپہر سے شام اور شام سے پھر صبح نہ کہیں جہاز رکتا ہے نہ کوئی اسٹیشن آتا ہے
ہر وقت ایک ہی فضا محیط، ہر سمت ایک ہی منظر قائم، دن طلوع ہوتے ہیں اور
ختم ہو جاتے ہیں، راتیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں، نہ کوئی خط نہ کوئی تار، نہ اخبارات
نہ ڈاک کے انبار، نہ کسی عزیز کی خبر نہ دوست کی، نہ اپنوں کا حال معلوم نہ بیگانوں کا،
اپنا مٹی کا گھر وندا ہے کہ ہر لحظہ پیچھے چھوٹتا جا رہا ہے، پر وہ گھر جسے لامکاں کے کلیں
نے اپنا گھر کہہ کر پکارا ہے ہر آن نزدیک سے نزدیک تر ہوتا جا رہا ہے۔ زمین چھوٹ
گئی لیکن آسمان نہیں چھوٹا، ادھر جہاز ہوا اور پانی سے ہچکولے کھا رہا ہے ادھر دل

کی کشتی ہے کہ یاس و امید کی کشمکش میں ابھی ڈوبی اور ابھی اُبھری دُخدا نہ کرے کہ کبھی ڈوبے، گھنٹہ دو گھنٹے نہیں، دن دو دن نہیں پورا ایک ہفتہ ہو گیا اور خشکی کا کہیں نشان نہیں، جنگل کے درندے نہ سہی باغ و صحرا کے چرندے نہ سہی، ہوا کے پرندے تک نہیں، اُدھر پانی اُدھر پانی، آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر سمت پانی ہی پانی، اوپر نیلا آسمان، نیچے نلا سمندر، زمین کی بے بساطی اب جا کر محسوس ہوئی، جس سمندر کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں تھکی جاتی ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا وہ دنیا کے پانچ بڑے سمندروں میں سے صرف ایک ہے۔ دل نے کہا کہ یہی وہ سمندر ہے جس کی بابت ارشاد ہوا اگر سارا سمندر روشنائی بن جائے اور اسی جیسا ایک اور سمندر بھی روشنائی بنا دیا جائے جب بھی قدرت الہیہ کے بحر بیکراں کے کلمات لکھنے سے قلم قاصر رہے گا۔ قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفذ کلمات ربی ولو جئنا بمثله مددا۔

(سفرنامہ حجاز مولانا عبدالماجد دریا بادی)



اُردو میں ترجمہ کیجئے :-

الد فین الصغیر

الان نفضت یدی من تراب قبرک یا بنتی۔ وعدت الی منزلی کما یعود القائد المنکسر من ساحت الحرب، لا املک اِلا دمعاً لا أستطیع اِرسالها، وزفرة لا أستطیع تصعیدھا۔ رأیتک یا بنتی فی فراشک علیلا فجزعت

ثم خفت عليك الموت ففرغت، وكأنها كان يخيل إلى أن أموت
 فاستشرت الطبيب في أمرى فكتب لي الدواء ووعدهني بالشفاء فجلست
 بجانبى أصب في فمى ذلك السائل الأصفر قطرة قطرة والقدر ينزع من
 جنبك الحياة قطعة قطعة - حتى نظرت فإذا أنت بين يدي جثة
 باردة لا حراك بها - وإذا قارورة الدواء لا تزال في يدي، فعلمت أنى قد
 شكلتك وان الأمر أمر القضاء لا أمر الدواء .

ياكى الباكون والباقيات عليك ماشاؤا وتفجعوا حتى استنفدوا ماء
 شئونهم وضعفت قواهم عن احتمال أكثر مما احتملوا - لجأوا إلى
 مضاجعهم فسكنوا إليها ولم يبق ساهرا في ظلمة هذا الليل وسكونه غير
 عنيين قريحتين عين أبيض الشاكل السكين، وعين أخرى أنت تعلمها؟
 دفتك اليوم يا بنى! ودفت أخاك من قبلك ودفت من قبلكما
 أخويكما، فأنا في كل يوم أستقبل زائرا جديدا، وأودع ضيفا باحلا،
 فيالله لقلب قد لا في فوق ما تلا في القلوب، وأحتل فوق ما تحتل
 من فوادح الخطوب — لقد افتلذ كل منكم يا بنى من كبدي
 فلذة، فأصبحت هذه الكبد الخرقاء مزقا مبعثرة في زوايا القبور،
 ولم يبق لي منها إلا ذمء قليل لا أحسبه باقيا على الدهر، ولا أحسب
 الدهر تاركه دون أن يذهب به كما ذهب باخوانه من قبل .

لماذا ذهبتم يا بنى بعد ما جئتم، ولماذا جئتم ان كنتم تعلمون
 انكم لا تقيمون — لولا محييتكم ما أسفت على خلو يدي منكم، لأننى

ما تعودت أن تمتد عيني إلى ما ليس في يدي، ولو أنكم بقيتم ما جئتم ما
تجربعت هذه الكأس المريوة في سبيلكم۔

(النظرات للمنفلوطي)



(درشاء الاستاذ العلامة السيد سليمان الندوي رحمه الله)

عربی میں ترجمہ کیجئے :-

۱۵! ۲۲ نومبر کی رات کو کراچی ریڈیو اسٹیشن سے یہ جانکاہ خبر بجلی بن کر گری کہ حضرت
الاستاذ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ اور ۲۳ کی درمیانی شب کو ساڑھے
سات بجے اس جہان فانی کو الوداع کہا، یہ خبر وابستگان دامن سلیمانی کے لئے ایسی ناگہانی
اور ہوش ربا تھی کہ کچھ دیر تک سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہو گیا، مگر مشیت الہی پوری ہو کر رہی،
اور بالآخر یہ یقین کرنا پڑا کہ اس مسیحائے نفس بھی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی، جو عمر بھر
اپنی زبان و قلم سے مُردہ دلوں میں روح پھونکتا رہا، وہ شمع خاموش ہو گئی جو نصف صدی
تک علم و فن کی ہر مجلس میں ضیا بار رہی، پیغام محمدی کا وہ شارح و ترجمان اُٹھ گیا جس نے
اپنی دینی بصیرت سے اس کے اسرار و حکم بے نقاب کئے۔

اس نے علم و ادب کی ہر شاخ اور ہر موضوع پر ہزاروں صفحات لکھے مگر اس کی
عمر عزیز کا بڑا اور بہترین حصہ آستان نبوی کی خدمت گزاری میں بسر ہوا، اس کا سب
سے بڑا علمی و دینی کارنامہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہے جو سوانح
نبوی کے ساتھ پیغام محمدی کا بھی خلاصہ و عطر ہے، دارالمصنفین میں اس کی تصنیفی زندگی

کا آغاز اسی مبارک کام سے ہوا تھا اور ابھی جلد ہفتم زیر تالیف تھی کہ اس پر اس کا خاتمہ ہو گیا اور رحمۃ للعالمین کا مداح و سیرت نگار یہ سوغات لے کر خود اس کے حضور میں حاضر ہو گیا۔

بار الہا! تیرے دین متین کا خادم، تیرے پیغام کا شارح و مبلغ، تیرے محبوب نبی کا جگر گوشہ و ستیر نگار، تیرے حضور حاضر ہے، اس کے طفیل اس کو دامن رحمت سے ڈھانک لے، اس کو شہداء و صدیقین کا درجہ عطا فرما، اور اس کی تربت کو انوار رحمت سے معمور و منور اور جنت الفردوس کے پھولوں سے معطر فرمایا
اے خدا کے مقبول بندے الوداع، اے استاذ شفیق الوداع۔

(مولانا شاہ معین الدین، معارف ۵۳/۶۱۹)



اردو میں ترجمہ کیجئے :-

الامّا فان الشہید ان (ا)

هذا وقد عرفت على وجه الاجمال أن كل ما ظهر من أمارات التجديد والاصلاح وتبشير اليقظة والنهضة الدينية في الهند يرجع الفضل فيه إلى الامام ولي الله الدهلوی وأنجاله النجباء وتلاميذه الكرام، وقد فائنا أن نشير إلى أن مساعي الامام ولي الله وجهوده المشكورة، قد بقيت منحصرة في تنقيح الأفكار وانتقاد الآراء وتمهيد السبيل وتذليل العقبات للحركة الشاملة لاقامة الدين وتنفيذ مشروعات التجديد الديني

في جميع نواحي الحياة البشرية ولم يتمكن بنفسه من الشروع في تلك الدعوة الشاملة والحكمة الخطيرة، ولكن مما لا مجال فيه للتريب أن مؤلفات الامام ولي الله، ومساعييه الميمونة قد هيأت القلوب لقبول الدعوة، والتقوس للبذل والتضحية، والعقول للتحرر من ربة الجمود والتقليد الأعى.

وكان من أثر كل ذلك أنه لم يمض على وفاته زمن طويل، حتى بلغ من بين أحفاده وتلاميذ أبنائه من قام بدعوة الاسلام الشاملة وسعى سعيه لاعلاء كلمة الله وتنفيذ الشريعة الالهية في الأرض وجاهد في ذلك جهاداً مبروراً، أريد بها تلك الحكمة العظيمة الشاملة العامة والدعوة الدينية الجامعة الخالصة التي حمل لواءها واضطلع بأعبائها الامامان الشهيدان والكوكبان النيران — السيد احمد ابن عرفان والشيخ اسماعيل بن عبد الغنى بن ولي الله — في النصف الأول من القرن الثالث عشرة من الهجرة النبوية، ولعمري حق ان دوة الاصلاح والتجديد التي غرسها المجدد السرهندي بيده وسقاها الامام ولي الله بعلمه وفكرته الناضجة، ما أثمرت وانت أكلها إلا بالخطوات العملية الجارية التي رسمها الامامان الشهيدان للبذل والتضحية وبمساعي أصحابهما المتواصلة المتتابعة التي بذلوها في هذه السبيل وبالدماء الزكية الطاهرة التي أراقوها في سهول الهند وجبالها تبيناً للعالم الاسلام واحياءً لنظمه الشاملة ودفاعاً عن

حظيرة الملة الحنفية البيضاء۔

رتار يخ الدعوة الاسلامية في الهند

رلاستاذ مسعود الندوى رحمه الله



عربی میں ترجمہ کیجئے۔

الامامان الشہیدان (۲)

اس تحریک تجدید و جہاد کے بارے میں اتنا عرض کر دینا کافی ہوگا کہ یہ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک تھی جو صحیح اسلامی نصب العین کو سامنے رکھ کر شروع کی گئی اور آخر دم تک اپنے مقصد پر قائم رہی، اس کی برکت اور اس کے علمبرداروں کے دم قدم سے توحید و سنت کا جو بول بالا ہوا اور بدعات و مشرکاتہ رسوم کا جس طرح استیصال ہوا، اس کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں، مختصر یوں سمجھئے کہ آج اس برصغیر ہند و پاکستان میں ایمان و عمل کی جو بڑی بھلی متاع پائی جاتی ہے وہ انہی مردان حق کا فیض ہے اور انہی کے آفتاب علم و عمل کا پیر تو۔

یہ خیال درست نہیں کہ مشہد بالا کوٹ کے بعد یہ تحریک ختم ہو گئی اور اب تو یہ کوئی ڈھکی چھپی حقیقت نہیں کہ سید صاحب کی شہادت یعنی ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۱ء سے لے کر بیسویں صدی کے آغاز تک سید شہید کے ماتنے والے اور اس تحریک سے وابستگی رکھنے والے پوری طرح سرگرم عمل رہے اور برطانوی پولیس اور فوج کی تمام چنگیز سامانیوں کے باوجود اپنا فرض انجام دیتے رہے۔

(مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم)



اردو میں ترجمہ کرو :-

(رسالة العالم الاسلامي)

لا ینھض العالم الاسلامی الا برسالتہ الّتی وکلّھا الیہ مؤسّسہ
صلی اللہ علیہ وسلم والایمان بہا والاستقامتہ فی سبیلہا وہی رسالۃ
قویۃ واضحۃ مشرقۃ لم یعرف العالم رسالۃ اعدل منها ولا افضل
ولا ائمن للبشریۃ منها۔

وہی نفس الرسالۃ الّتی حملہا المسلمون فی فتوحہم الاولی والّتی
لخصّہا أحد رسلہم فی مجلس یزید جرد ملک ایران بقولہ "ابتعثنا
لنخرج من شاء من عبادۃ العباد الی عبادۃ اللہ وحدۃ، ومن ضیق الدنیا
إلی سعتها ومن جور الأديان إلی عدل الاسلام، رسالۃ لا تحتاج إلی تغییر
کلمۃ وزیادۃ حرف فہی منطبقۃ تمام الانطباق، علی القرن العشرين
انطباقہا علی القرن السادس المسیحی، کأن الزمان قد استدار کھیئۃ
یوم خرج المسلمون من جزیرتہم لانقاذ العالم من براثن الوثنیۃ
والجاہلیۃ۔

فلا ینزال الناس الیوم عاکفین علی أصنام لہم _____ من أوثان
منحوتۃ ومنجورۃ ومقبورۃ ومنصوبۃ _____ ولا تنزل عبادۃ
اللہ وحدۃ مغلوبۃ غریبۃ، ولا تنزل الفتنة قائمۃ علی قدم وساق،

ولا ينز ال إله الهوى يعبد، ولا ينز ال الأحرار والرهبان والملوك والسلاطين
وأصحاب القوة والثروة، والنرعماء والأحزاب السياسية أربابا من دون
الله تقرب لها القرايين، وينصب لها الجبين.

نعم وهناك اديانٌ بغير اسم الأديان لا تقل في نفوذها وسلطانها
ولا تقل في جورها وعداوتها وعبثها بعقول أتباعها وفي عجائبها، عن
الأديان القديمة، وهي النظم السياسية والنظريات الاقتصادية التي يؤمن
بها الناس كدين ورسالة، كالجنسية، والوطنية، والديمقراطية والاشتراكية
والدكتاتورية، والشيوعية وهي أقل مسامحة لمن لا يدين بها، وأشد
قسوة على منافسيها وأضيق عطفًا من الأديان الجاهلية، والاضطهاد السياسي
اليوم أقطع من الاضطهاد الديني في القرون المظلمة، فاذا تغلب حزب من
الأحزاب الوطنية، أو ساد مبدأ من المبادئ السياسية، وانتصر فريق على
فريق في الانتخاب سيد في وجه منافسه الأبواب، وعدب به أشد العذاب
وما حرب أسبانيا الأهلية التي دامت مدة طويلة، وسفكت فيها دماء
غزيرة وما حرب الصين القائمة بين الجمهوريين والشيوعيين من
أهل الصين إلا نتيجة اختلاف في العقيدة السياسية والنظريات
الاقتصادية.

فرسالة العالم الاسلامي الدعوة إلى الله ورسوله والايان باليوم
الآخر وقد ظهر فضل هذه الرسالة وسهل فهمها في هذا
العصر أكثر من كل عصر. فقد افضحت الجاهلية وبدت سواتها للناس

فهذا طور انتقال العالم من قيادة الجاهلية إلى قيادة الاسلام، لونهض
العالم الاسلامي واحتضن هذه الرسالة بكل إخلاص وحماسة وعزيمة
ودان بها كالرسالة الوحيدة التي تستطيع ان تنقذ العالم من الانهيار و
الافلال.

”ماذا خسر العالم للاستاذ ابي الحسن علي الندوي“



عربی میں ترجمہ کیجئے۔

(نظام الحیاة الاسلامی)

آپ جانتے ہیں کہ زندگی بسر کرنے کے لئے بہر حال کچھ قاعدوں اور ضابطوں کی
ضرورت ہے، دنیا کے امن و امان کا مدار بڑی حد تک ان قاعدوں اور ضابطوں
ہی پر ہے، اگر آپ نے اپنی زندگی میں کچھ غلط قاعدے اور غلط اصول اختیار کر لئے
تو زندگی کا بگاڑ ضروری ہے۔ آج جو لوگ امن تلاش کر رہے ہیں اور انھیں کسی طرح
امن میسر نہیں آتا، ان کی سب سے بڑی غلطی جس کی وجہ سے انھیں ناکامی ہو رہی
ہے یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے لئے ضابطے بنانے کا کام خود ہی کرنا چاہتے ہیں۔ انسان
کی عقل بہت تھوڑی ہے اس کے ساتھ خواہشات بھی لگی ہوئی ہیں، اس کو پچھلی
تاریخ کا پورا اور صحیح علم نہیں، اور آئندہ کے بارے میں تو وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ ابھی
ایک سکندریہ کیا ہونے والا ہے، پھر انسانی زندگی کے واسطے ایک مکمل ضابطہ بنانے
کے لئے سارے انسانوں کی فطرت کا جاننا اور ان سب کی ضروریات کا اندازہ لگانا

انتہائی ضروری ہے کوئی ایک انسان یا بہت سے انسان مل کر بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔
ایسا ضابطہ بنانا دراصل انسان کا کام نہیں ہے، یہ کام تو اُس ہستی کا ہے جس
نے انسان کو بنایا ہے، جس نے اُس کے زندہ رہنے کے لئے آسمانوں سے بارش کا
انتظام کیا ہے، زمین کو سورج سے گرم کیا ہے، ہواؤں کو زندگی کا سبب بنایا ہے۔
مٹی کو داز اُگلانے کی طاقت بخشی ہے، ذرا سوچئے تو سہی کہ جس خدا نے یہ سب کچھ
کیا ہے، اُس نے انسان کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت — کہ زندگی کس
طرح گزاری جائے — اس کے بتانے کا انتظام نہ کیا ہوگا؟ ایسا نہیں ہے اور
ایسا ہو بھی نہیں سکتا۔ یہ بات اس کی ربوبیت کے خلاف ہے اور اس کے انصاف
سے دور ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس سب سے بڑی ضرورت کا انتظام اسی دن سے
کیا ہے جس دن سے اس کو زمین پر بسایا ہے، سب سے پہلے انسان حضرت آدم ؑ
کو اللہ نے اپنا نبی بنایا، ان کو زندگی بسر کرنے کا صحیح ضابطہ سکھایا، پھر اس کے بعد
ہزاروں نبیوں کے ذریعے بار بار اس ضابطہ کو بتایا، سب سے آخری بار یہ ضابطہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا والوں کو بتایا، اس پر دنیا کے سارے کاموں کو چلا کر دکھایا،
اور یہ ثابت کر دیا کہ اب یہ ضابطہ رہتی دنیا تک انسانوں کے کام آئے گا، اللہ تعالیٰ کا یہ
وعدہ ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی باتیں، خاص طور پر آپ پر اتری ہوئی کتاب قیامت
تک اسی صورت میں باقی رہے گی جس صورت میں آپ پر اتری تھی اور یہی روشنی
کا وہ منارہ ہے جس سے بھٹکتے ہوئے مسافروں کو قیامت تک صحیح منزل کا نشان ملتا
رہے گا۔
(الحسنات)

الباب الثالث

فی الانشاء

ترجمہ کا کام انشاء و مضمون نگاری کے مقابلہ میں زیادہ مشکل ہے مگر اس کے باوجود ہم نے پہلے آپ سے ترجمہ ہی کا کام لیا، اس سے ہماری غرض یہ تھی کہ عربی لغت و قواعد کی رو سے پہلے صحیح جملے لکھنے کی مشق آپ کو ہو جائے، اور اس کے ساتھ ہی الفاظ کا کچھ ذخیرہ بھی آپ کے پاس جمع ہو جائے کیوں کہ یہ دونوں چیزیں انشاء کی بنیاد ہیں۔

عربی انشاء کے سلسلہ میں الگ سے کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں، اردو میں اگر آپ چھوٹے موٹے مضمون لکھ لیتے ہیں تو عربی میں بھی لکھ سکتے ہیں بشرطیکہ عربی زبان کے مبادی سے آپ کو مناسبت ہو گئی ہو، پچھلی مشقوں میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ لغت و قواعد کی صحت کے ساتھ الفاظ کا کچھ ذخیرہ اور مختلف معانی کی تعبیر پر ایک حد تک قدرت حاصل ہو جائے، اب ہم آپ کو انشاء کی چند مفید باتیں بتاتے ہیں، فنی حیثیت سے اس کے اصول اور قواعد تیسرے حصہ میں بیان کئے جائیں گے۔

(۱) سب سے پہلے آپ صحیح عربی بولنے کی مشق کریں، اس کی بہتر

صورت یہ ہے کہ رفقاء درس اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہمیشہ عربی ہی میں بات کریں، اس طرح رفتہ رفتہ آپ کے اندر معانی کی صحیح تعبیر کی صلاحیت پیدا ہو جائیگی جو بعد میں انشاء و مضامین میں کام دے گی۔

(۲) درسی کتابوں میں جو مضامین آپ پڑھیں خصوصاً قصے اور واقعات ان کو اپنی عبارت میں بیان کرنے کی کوشش کریں۔

(۳) جرائد و مجلات اور غیر درسی کتابوں میں بھی اچھے معلومات ہوتے ہیں، تاریخی کہانیاں، جغرافیائی معلومات، بزرگوں کے حالات، اسلاف کی سیرتیں اور دوسرے بہت سے مفید مضامین، سبھی کچھ ہوتے ہیں، اس لیے انہیں جب آپ پڑھیں تو غور کے ساتھ پڑھیں اور ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کریں کہ یہی معلومات آپ کی انشاء کے لئے مواد ہوں گے اور مختلف موضوعات میں کام دیں گے۔

(۴) نظم و نثر کے اچھے ٹکڑے زبانی یاد کر لیجئے یا کم از کم اپنی کاپی پر نوٹ کر لیجئے، پھر ان کو ہضم کر کے موقع بہ موقع استعمال کیجئے، اس طرح فصیح عبارتوں سے آپ کو ایک لگاؤ ہو گا اور پھر رفتہ رفتہ ادب عربی کا ذوق صحیح اور انشاء کا مستحضر انداز پیدا ہو جائے گا۔

(۵) مشق کے لئے سب سے پہلے واقعات و حوادث کا انتخاب کیجئے، کیوں کہ کسی خاص موضوع پر لکھنے کے مقابلہ میں واقعات کو قلمبند کرنا آسان ہوتا ہے۔ ہمارے گرد و پیش دن رات پچاسوں واقعات پیش آتے رہتے ہیں، انہیں میں سے کسی ایک واقعہ کو منتخب کر کے دوچار

سطر میں اس پر ضرور لکھئے، شادی بیاہ، بیماری موت، جلسے اور اجتماعات سفر اور تعلیمی ٹور وغیرہ جیسے مواقع میں اگر شرکت کا موقع ملے تو اسے قلم بند کرنے کی کوشش کیجئے۔

اگلے صفحات میں مختلف انواع کے چند مضامین بطور نمونہ کے لکھے جا رہے ہیں اور ساتھ ہی مشق اور تمرین کے لئے، دوسرے عناوین بھی مع عناصر کے درج کئے جاتے ہیں، توقع ہے کہ آپ کی دل چسپی کے باعث ہوں گے اور اس طرح کام میں سہولت بھی ہوگی۔ ذیل میں ہم نفس موضوع کے متعلق چند باتیں بتانا چاہتے ہیں اسے بغور پڑھیں:-

(الف) سب سے پہلے نفس موضوع کے متعلق سوچ لینا چاہئے، پھر اس موضوع کی غرض و غایت اور مقصد پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے، اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اصل موضوع سے آپ ہٹنے نہ پائیں گے، مثلاً آپ کو کسی چیز کا وصف (حال) بیان کرنا ہے کہ فلاں چیز ایسی اور ایسی ہوتی ہے، یا ایسی ہے۔ یا وصف کے بجائے آپ اس کے صرف فوائد و منافع کو بتانا چاہتے ہیں یا وصف و فوائد دونوں بیان کرنا چاہتے ہیں تو پھر مضمون کی نوعیت بھی اسی طرز کی ہونی چاہئے۔

(ب) موضوع کی غرض اور مدعا سمجھ لینے کے بعد اس کے اجزاء کے متعلق غور و فکر کر لیجئے کہ کون سا جز کتنا اہم ہے اور کون اہم نہیں ہے، کون کون سی باتیں قابل ذکر ہیں اور کون سی نہیں۔ مثلاً آپ کسی مدرسہ میں

گئے، اس کے طلباء اور اساتذہ سے ملے، مدرسہ کی عمارت دیکھی، مسجد دیکھی
 دارالاقامہ دیکھا، کھیل کا میدان دیکھا، آپ ان سارے اجزاء کو ایک توازن
 کے ساتھ بیان کیجئے، ایسا نہ ہو کہ کسی ایک ہی جز کو آپ پورا مضمون بنا
 دیں۔ ہاں اگر کوئی ایک ہی جز آپ کا موضوع ہو تو ایسا کرنے میں کوئی
 مضائقہ نہیں، مگر مضمون کی ابتدا بھی اسی ڈھنگ سے ہونی چاہیے۔
 (ج) بات بات کا ایک دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اور ایک بات کا
 ہر اور دوسری بات سے تعلق ہے، اگر آپ اپنے مضمون کو کچھ طول دینا چاہتے
 ہوں تو پھر اس میں ایسی چیزیں تلاش کریں جن کا تعلق مضمون اور
 موضوع سے صحیح قرار پاسکے، بالکل ہی غیر متعلق اور بے جوڑ باتیں نہ
 ہونی چاہئے۔ مثلاً مضمون کو طول دینے کے لئے مدرسہ پر لکھتے ہوئے
 آپ یہ لکھ سکتے ہیں کہ ”شہر میں اور بھی مدرسے ہیں مگر ان کا نظم و نسق
 اتنا اچھا نہیں جتنا اس مدرسہ کا ہے“ پھر اپنا تاثر، اس کے مستقبل کے
 بارے میں اپنی رائے، کوئی قابل اصلاح بات کہ اگر اس کی اصلاح کر دی
 جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے، یہ اور اسی قسم کی بہت سی باتیں
 ہو سکتی ہیں۔

(د) کسی چیز کے فوائد پر اگر آپ کچھ لکھ رہے ہوں تو اس کے جانب
 خلاف اور نقیض کا ذکر بھی مناسب اور ضروری ہے تاکہ بات زیادہ
 واضح ہو جائے، مثلاً بارش کے فوائد پر لکھتے ہوئے اگر آپ یہ لکھیں کہ کھیتوں
 کا دار و مدار اسی پر ہے، جب بارش ہوتی ہے تو ہر طرف سبزہ اور ہریالی

نظر آنے لگتی ہے، جانور اور چوپائے اسے چرتے ہیں۔ اب اس کے بعد یہ لکھتے کہ ”اگر بارش نہ ہو تو ملک میں قحط سالی کا دور دورہ شروع ہو جائے انسان اور جانور سب بھوکوں مرنے لگیں“ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد اب مختصر ان باتوں کو بھی سن لیجئے جن سے آپ کو بچنا اور احتراز کرنا ہے۔

(۱) صرف ان لفظوں کو استعمال کیجئے، جن کے معنی و مفہوم میں آپ کو کوئی شک نہ ہو، کوئی ایسا لفظ نہ استعمال کیجئے جس کے معنی اور محل استعمال آپ بہ خوبی نہ جانتے ہوں۔

(۲) مضمون سادہ اور سبکھا ہوا ہو جیسے آپ اپنے ساتھی سے باتیں کریں شاعری، لفاظی، طول طویل تمہید، فلسفیانہ باتوں سے بالکل پرہیز کیجئے۔

(۳) ابھی کچھ عرصہ تک قافیہ ناجائز سمجھتے۔

(۴) چھوٹے چھوٹے جملے، ہلکے اور آسان لفظ استعمال کرنے کی کوشش کیجئے۔

(۵) ضمائر، اسم موصول، اسم اشارہ کی تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ اور جمع کے استعمال میں غلطی نہ کیجئے، اسی طرح ”واو جمع“ اور ”ہم“ جو عاقل کی ضمیر ہیں غیر عاقل کے لئے نہ لکھتے۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے اعراب میں غلطیاں نہ کیجئے، موصوف و صفت کی مطابقت کا پورا خیال رکھتے۔ خصوصیت کے ساتھ ان کا ذکر پھر ہم اس لئے کر رہے

ہیں کہ ہندوستانی طلباء آخر آخر تک ان غلطیوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

اكتب ما تعلمه كل يوم من وقت استيقاظك حتى تذهب الى مدرستك

العناصر:-

الاستيقاظ، التهيؤ للصلاة، التنزه، تناول الفطور، التهيؤ للذهاب الى المدرسة، السير في الطريق، الوصول الى المدرسة لقاء الاخوان، الجلوس في الصف الاستماع الى الدروس۔

نموذج للاجابة:-

انا استيقظ من النوم مبكراً فأقضى حاجتي ثم أتوضأ وأصلي وأتلو القرآن ما شاء الله أن أتله ثم أخرج الى الحقول والمزارع او الحدائق والبساتين أتنزه فيها ساعة وتارة أخرج إلى شواطئ الأنهار، فأحسّ النسيم عليلًا وأستنشق الهواء صافياً ثم أرجع إلى منزلي فأتناول فطورى وأرتدى ملابسى، وبعد ذلك أرتب كتبى فى حقيبى ثم أسلم على أبوى و أذهب إلى المدرسة فرحان نشيطاً۔

اسير على جانب الشارع الأيسر معتدلاً لا ألتفت يمنة ولا يسرة۔

حتى اصل الى المدرسة فاقابل اخواني التلاميذ بأدب
ولطف . وابقى انتظري في فناء المدرسة حتى يدق الجرس ،
فاذا اصلصل الجرس وقفت في الصف منتظما . ثم امشى مع
زملائي الطلبة هادئا معتدلا وادخل حجرة الدرس في
سكون وهدوء ثم اضع حقيبتي على المنضدة واخرج منها
ما يلزمنى من الكتب وادوات الكتابة . ثم يجيئ المعلم
فاسلم عليهما فاثما اجلس في مكانى مصغيا اليه . استمع لما
يلقى من الدروس وانصت له . فاذا صعب على شئ سألته
عنه بأدب واحترام .



أكتب ما تعلمه عقب الخروج من المدرسة الى وقت النوم
العناصر :-

السير على جانب الطريق حتى المنزل ، خلع الملابس وتنظيفها ،
اخراج الكتب من الحقيبة ووضعها على المنضدة ، غسل الوجه
واليدين ، تناول الطعام ، قضاء فقرة في الراحة ، والقبولة ،
الوضوء والصلاة ، الجلوس لاستذكار الدروس ، وعمل
الواجبات المدرسية ، وصلاة العصر ، الفطور ، الترييض

والتنزه، المغرب، ثم الجلوس لاستذكار الدروس، تناول
الطعام، صلاة العشاء، ثم النوم.

مرض أحد أصدقائك فعند ودعوت له طبيباً حتى عوفي
(صف ذلك في عشرة أسطر)

العناصر:-

الصداقة بينه وبينك، غيابه عنك أياماً، تفقد حاله
عليك بمرضه، ذهابك إلى بيته للعيادة، دعوة الطبيب و
وصفه له الدواء، التردد إليه، شفاؤه من مرضه، فرحك
وفرح أهله.

نموذج للإجابة:-

كان لي صديق كنت أحبه وأخلص له المودة لدينه وأدبه،
فغاب عني أياماً، فسألت إخواني التلاميذ عن سبب غيابه،
فأخبروني أنه مريض منذ ثلاثة أيام. فدعاني واجب
الأخاء أن أزوره في بيته فذهبت إليه أعوده، فلما وصلت
إلى الدار ناديت باسمه فخرج أخوه الكبير وذهب بي إلى
غرفته، حيث كان هو مضطجعاً على فراشه وكان يشتكي الحثي
ولم يدرع أهله طبيباً حتى الآن وسقوه ما كان عندهم من
العقاقير الطبية ظانين أنها من الحميات الفصلية.

فاستأذنتهم أن أدعوه، طبيباً فأذنوا فخرجت ودعوت
له طبيباً نطاسياً. فجاء وجس يده وقاس الحرارة وامتنح
صدره بالسمعة، ثم وصف له الدواء وأوصى أن يجتنب
عن الماء البارد ولا يتناول إلا ماء الشعير وماء الفواكه.
وسألت الطبيب عن مرضه فقال إنها "الحُمى الوافدة"
يجب أن تعهدوا المريض وتحموه مما يضره ثم جاء أهله
بالدواء وسقوه. وظلت أتردد إليه وأسأل عن حاله حتى
عوفي ففرحت كثيراً وفرح أهله وحمدوا الله.



مات هذا صدقائك فشهادت جنازته وحزنت عليه
(صف الرزية في ٥ أسطراً)

العتا صر:-

مرضه، مجئ الطبيب ووصفه الدواء، اشتداد مرضه،
فزع أهله وخوفهم عليه، سهرهم عليه طوال الليالي، كثرة
ترددك إليه، الليلة التي مات فيها، حزن أهله وبكاؤهم
عليه، الغسل والتكفين وحمله إلى المدفن، اجتماع الناس
والصلوة عليه، الدفن، ذهابك إلى أهله وتسليته
إياهم.

وصف حادثه اصطدام

العناصر:-

سبب الحادثه ، وصف الحادثه والمصاب ، اجتماع الناس
تضميد الجراح ، مبعئ الشرطة ورجال الاسعاف ، حملهم
الى المستشفى ، عيادته ، برؤه وشفاءؤه .

نموذج للاجابة:-

خرجت يوقاً الى السوق لبعض شأني مع صديق لي فبينما
كنا نمرا خذين بأطراف الحديث اذ هم صديقى أن يعبر
الطريق فمرت به سيارة بسرعة فصدته والقته على
الأرض يتخبط في دمه ، فطار لبتى وفقدت صوابى ولم ادر ما
اصنع ولكنى تجلدت واخذت اضمم الجروح واسرع
الناس إليه والتفوا حوله يحاولون تخفيف الالمه وتضميد
جراحه . وقد سبقهم الشرطى الى مكان الحادث فقبض
على السائق ، وبعد برهة قليلة أقبلت سيارة الاسعاف وبذلوا
جهدهم المستطاع ونشاطهم العظيم حتى وقفوا الدماء
المتفجرة ، ثم حملوه في سيارتهم الى المستشفى ، وأما السائق
فقد سيق الى محل الشرطة ومن هنا الى المحكمة .

وأكثرىت انا مركبا اخو حملنى الى المستشفى فوجدته قد

أفاق من غشيته فسرى هقى، وسألت الممرضين والأطباء
عن الجرح ومقداره، فقالوا لا بأس به فحمدت الله
وبعد برهة رجعت ثم ما زلت اختلف اليه واتردد لعيادته
حتى أبل من مرضه ومن الله عليه بالشفاء.
(ماخوذ بحذف وتغيير)



اشرف صبي على الغرق فنجاه كشاف

(صف الحادثة)

العناصر:-

الذهاب الى تربة للاستحمام، وصف التربة والمستحمين،
كيفية الغرق، استغاثة الغريق اجتماع الناس وجوعهم
مجيئ الكشاف وانقاذه اياه، حمله الى المستشفى، برؤه
وشفاؤه فرح اهله وشكرهم للكشاف.

حقوق الوالدين

العناصر:-

فضل الام :- الحمل، الرضاعة، الشفقة، العناية.

فضل الأب :- التفقة، حسن التربية، العمل على إسعاد الأبناء.
 حقوق الوالدين :- طاعتهم، احترامهم، محبتهم، العناية
 بهما في الكبر.

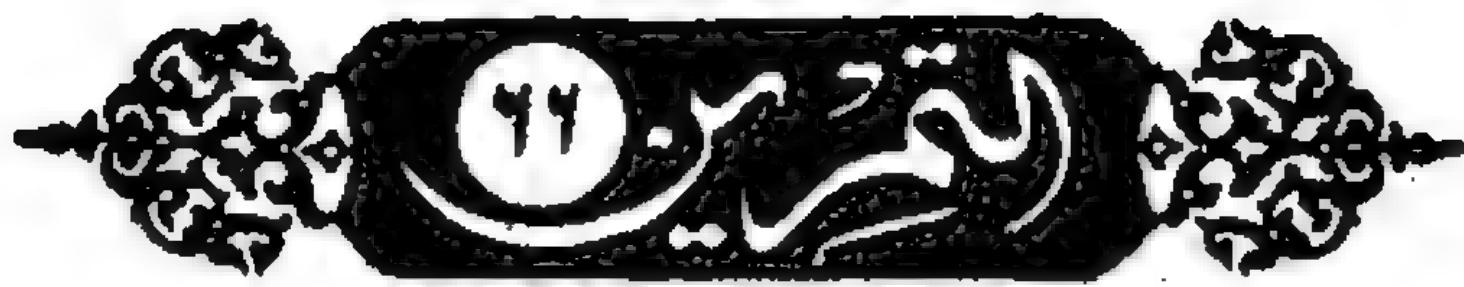
نموذج للإجابة :-

إن أقرب الناس إلى المرء وأشفقهم عليه أمه وأبوه،
 فالوالدان هما اللذان يربيان الولد صغيراً ويعنيان به
 ويسهران لراحته ويشقيان لاسعادة ويحبان له الخير ويتمنيان
 له الهناء فالأم هي التي تحمل في بطنها تسعة أشهر
 تلاقى فيها صنوف العذاب وأنواع الآلام، ثم إذا وضعت
 تحمله على ذراعيها وتغمره بعطفها وتشمله بعنايتها حتى
 ينمو ويتزعرع، فإذا نزل به مرض هجرت راحته والراحة
 ونسيت نفسها لنفسه وبذلت كل ما في وسعها لتخفيف
 الآلم وإزالة أوجاعه وأسقامه.

وأما الأب فهو الذي يكدر لراحته ويشقى لسعادته، ليمتعه
 بلذات الحياة ونعيمها وهو الذي يلحظه بعنايته
 ويشمله برعايته، ثم يقوم بهذيبه وتعليمه، ويتمنى له
 نجاحاً باهراً ومستقبلاً زاهراً فلاجل ذلك أوجب
 الله طاعتهم وأعظم حقهم بعد حقه، حيث قال

وقضى ربك أن لا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحساناً، إما
 يبلغن عندك الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أف ولا
 تنهرهما وقل لهما قولاً كريماً، واخفض لهما جناح الذل
 من الرحمة، وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيراً فيجب
 علينا ان نحبهما ونطيع أمرهما ونخدمهما في الكبر و
 نحترمهما ونسأل لهما الخير.

(ماخوذ بتصرف)



لجارك عليك حق فكيف تقوم به؟

العنا صر:-

بدوءه بالتحية، مساعدته إذا احتاج، السؤال عنه إذا غاب،
 زيارته في المرض، تعزيته في المصيبة، تهنيئته في الفرح،
 كف الأذى عنه، الصقح عن زلاته، المحافظة على ماله في
 غيبته، ترك التطلع إلى عورات، بعض ما ورد في القرآن
 والحديث عن الجار وحقوقه.

صف الفيل وبين فوائده

العناصر:-

(الف) الوصف:- ضخامة جشته، جلده الغليظ، رأسه (واذناه، عيناه، خرطوم، ناباه) عنقه، قوائمه الغليظة، ذيله-

(ب) الفوائد:- يحمل الأثقال، ينفع في صيد الوحش، كان يستخدم في الحروب قديما، يؤخذ منه العاج، تصنع منه العقود وأنواع الحلى وأيدي العصى والسكاكين وغيرها-

نموذج للإجابة:-

الفيل حيوان برئ من ذوات الأربع، وهو أعظم حيوانات الأرض جثة، وأشدّها بأساً، رأس كبير ضخمة فيه عينان صغيرتان بالنسبة إلى ضخامة جشته وأذناه كبيرتان مستديرتان كالمرآح يحركهما ليذب بهما الذباب، وله خرطوم طويل يرفع به الأحمال الثقيلة ويقطع به الأشجار ويتناول به طعامه وشرابه ويوجهه حيث يشاء وفي طرفه زائرة يلتقط بها الأشياء الدقيقة حتى الأبر. وله نابان طويلتان بارزتان من فيه كأنهما سيفان، وعنقه قصير ولكنه ضخمة وقوائمه الأربع غليظة كالعمد في شكلها، وذيله صغير بالنسبة إلى جسمه، وجلد الفيل غليظ متين

لا يكاد السيف يعمل فيه وكان القيل يستخدم في الحروب
فديماً واليوم يسخر لقلع الأشجار وحمل الأثقال ونقلها
من مكان إلى مكان، ويستخدم في المصانع للحمل والنقل
وفي بلادنا الهند يربيه كثير من الأثرياء للركوب والزينة،
ويتخذ من جلدة التروس لأن لا يؤثر فيه ضرب السيوف،
ومن عاجه تصنع أيدي العصي والمظلات والمقابض لنفسه
للسكاكين وغيرها من أدوات الزينة وأنواع الحلي كالمحابر
والأقلام والعقود وغيرها.

(ماخوذ بتغيير يسير)



صف البقرة وبين فوائدها

العناصر :-

الوصف :- جسمها، شعرها، لوتها، الرأس وما فيه رقرناها، أذناها،
عينها، العنق، الأرجل، الذيل، طباعها هادئة وديعة.
الفوائد :- الانتفاع بلبنها وعجلها، أكل لحمها مذبوحة الانتفاع
بجلدها وأظلافها وعظامها، والانتفاع بروثها في الوقود.

صف "السَّيَّارة" وتحدّث عن فوائدها ومضارها

العناصر :-

الوصف :- مركب كبير يسير بالبترول، شكلها، عجالاتها وما حولها من المطاط، مقاعدها ومساندتها.
الفوائد :- توفير الزمن والوقت، تسهيل الأعمال، حمل الأثقال ونقلها، يستخدّمها رجال الاسعاف والشرطة .
المضار :- تحدث الجلبة وتكدّر الجوّ وربّما تدوس الناس .

نموذج للاجابة :-

السيارة مركب سريع يسير بالبترول وهي كالصندوق الكبير في شكلها ولها أربع عجالات من الحديد حول كل عجلة اطار من المطاط مملوء بالهواء ليسهل سيرها ويريح الركابين وانها لا تتقيد بقضبان الحديد كالقطار او الترام وتكون فيها الأماكن المريحة لجلوس المسافرين يجلسون عليها مثنى مثنى او ثلث ورّباع، وبها شيا بيك ونوافذ يدخل منها الضوء والهواء وينيرها مصابيح كهربائية ليلا، واما مهابطها فانها ساطعا النور كالعينتين التخلّووين .
السيارة اختراعٌ مفيد اذ اح الناس وخفت عنهم كثير من

المتاعب هي تحمل البضائع والمسافرين من بلد إلى بلد لم يكونوا بالغية الألبشق الأنفس وتطوى المسافات الشاسعة وتصل إلى الأمكنة البعيدة في وقت قصير وزمن يسير. ويستخدمها رجال الأسعاف والإطفاء في حمل المصابين وإغاثة الملهوفين ونجدة المنكوبين كما يستخدمها أهل البريد في حمل البريد ونقله والشرطة في مصالحهم. للسيارات فوائد جمة ومنافع عظيمة غير أنها تثير الغبار وتكدّ رالجو وتحدث جلبة وضجيجاً وتدوس كثيراً من الناس فتدق عظامهم وتقضى على حياتهم.

واليوم تعددت السيارة وتنوعت صنوفها فغطت بها الشوارع، وضائق بها الطرق تحاول كلُّ منها أن تسبق الريح وتطوى الطرق طياً حافلة براكبيها أو مثقلة بالبضائع فيصبح عبور الشوارع محفوفاً بالأخطار وقد يعث السائقون بالنظام فتكثر حوادث الاصطدامات المروعة.



أكتب عن المذياع (الراديو)

العناصر:-

وسيلة عظيمة للدعاية وأداة اتصال بالجمماهير ونشر

الثقافة والتعليم، إذاعة أخبار العالم، تهذيب الأطفال،
وإرشاد الأمهات .

ولكنها ضائعة لأنها لا تنشر الخير وما يتفجع الناس، إنما تنشر
الخلاعة والكذب والهزل .

الجميل المختارة :-

(١) مخترع غريب فذ وعجيبة من عجائب الدهر، ملك
على الناس أفئدة لهم .

(٢) يصمت إذا اردت الصمت، ويتكلم ان شئت الكلام .

(٣) المذياع يسمعنا اخبار بلادنا واخبار العالم وينتقل بنا من
بلد إلى بلد ونحن جالسون لا نحرك قدماً .

(٤) نسمع من المذياع المحاضرات العلمية والأبحاث المفيدة
والدروس النافعة، فنستفيد فائدة علمية ثمينة يقدم
العلماء والمفكرون والباحثون والكتاب إلى الناس ألواناً من
الادب وطوائف من كل علم وفن .

(٥) الاذاعة مدرسة، ان طابت دورسها افاضت، وان خبثت
اساءت . وقد غلبت عليها مع الاسف، الخلاعة والمجون
لان غالب الحكومات لاتعتنى بأخلاق الشعب وتربيته،
الصحيحة .

سيرة عمر بن الخطاب رضي الله عنه

العناصر:-

مولده ومنشأه، سيرته الاجمالية قبل الاسلام. اسلامه وهجرته إلى المدينة، نضاله مع المشركين واعداء الاسلام، عهده بالخلافة اليه، وقيامه بها. سياسته في الحكم، حكمته، وتدبره، زهده في نعيم الدنيا وتقشفه، مقتله.

نموذج للإجابة:-

وُلد أبو حفص عمر بن الخطاب القرشي بعد مولد النبي صلى الله عليه وسلم بثلاث عشرة سنة، ونشأ نشأة الفتيان من قريش، فرعى الماشية صغيراً، ومارس التجارة والحرب كبيراً، ثم أخذ نفسه بثقافة الأشراف من قومه، فتعلم الكتابة وتقلب في التجارات بين اليمن والحبشة جنوباً، والشام والعراق شمالاً، حتى فخم أمره، وعظم قدره واشتهر في الناس ببلاغة اللسان وثبات الجنان، وقوة الشكيمة ومضاء العزيمة فجعلت له قريش السفارة بينهم وبين قبائل العرب في السلم والحرب.

ولما جاء الاسلام عارضه وناهضه ونجح في الخصومة والانكار

على متبعيه، والمسلمون يومئذ لا يريدون على خمسة
واربعين رجلا وثلاث عشرة امرأة، يجتمعون سرّاً في دار الأرقم
المخزومي فكان الرسول صلى الله عليه وسلم يدعوا الله ان
يعز الاسلام به أو بأبي جهل، فاختاره الله لهذه السعادة، و
شرح صدره للشهادة. وذلك أنه دخل على ختنه يؤنبه
ويعذبه على الاسلام، فلحته اخته واخرجت له صحيفة
فيها آيات من سورة طه. فلما قرأها تعظمت في صدره،
وقال: - أمن هذا قرت قریش؟ ثم سأل ابن الرسول؟
ف قيل له في دار الأرقم قال عمر: - " قاتيت فضربت الباب
فاستجمع القوم، فقال لهم حمزة مالكم؟ قالوا عمر، قال:-
وعمر! افتحو له فان أقبل قبلنا منه وان أدبر قتلناه فسمع
ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج، فتشهدت فكبر
اهل الدار تكبيرة سمعها أهل مكة. فقلت يا رسول الله
ألسنا على الحق؟ قال بلى قلت ففيم الاختفاء؟ فخرجنا
صفاين أنا في أحدهما وحمزة في الآخر حتى دخلنا المسجد
فتظرت قریش إلى والى حمزة فأصابتهم كابية شديدة
فسماني رسول الله صلى الله عليه وسلم الفاروق يومئذ
كان ذلك وستة ست وعشرون سنة، والأذى قد
اشتد بلاؤه بالمسلمين فاحتمل منه نصيبه وعادى في الله

صديقه ونسيبه - حتى تسلك المؤمنين لوأذا إلى المدينة
 فازين من العذاب والفتنة ، فلم يشأ عمر الجري الباسل
 أن يخفى هجرته ، وإنما تقلد سيفه ، وتكب قوسه وإلى
 الكعبة ، وأشرف قریش بفنائها فطاف وصلى ، ثم أقبل
 عليهم وقال : "شاهت الوجوه ! من اراد أن تشكل أمه
 ويتم ولده وترمل زوجته ، فليلقني وراء هذا الوادي"
 فلم يتبعه أحد .

ولم ير ل مع رسول الله صاحب الامين يؤيده بسانه
 ولسانه ، ويرى له الرأي فيقره القرآن في بعض الحوادث -
 حتى قبض الرسول ، وانحلت الانتصار والمهاجرون فيمن
 يكون الخليفة ، قايد هوا بابكر حتى تمت له البيعة ، و
 قام منه في خلافته ، مقام المستشار الموتى والقاضى لعد
 حتى حضر الموت ابابكر فلم يجد غيره من يعهد اليه
 بالخلافة ، فتولاها بقوة المؤمن المخلص ، وعزيمة القوى
 الشجاع ، وحكمة الشيخ المجرب ، وحكمة العبقري لأريب
 ووضع يده على ملكوت كسرى وقصر وطفق وحده ، وهو
 في قلب الصحراء الجديدة ويدبرة ويسوسه فيولى الولاية
 ويختار القضاة ، وينصب القواد ويحرك الأجناد ، ويبعث
 الأمداد ويرسم الخطط ، يخطط المدن ، ويسن السان ويقسم

الفئ و يقيد الحدود مما ينوء بالحكومات و يلتوى على المجالس
وكل ذلك في سداد رأيي، و تقوب ذهن، و بعد نظر و مضاء
عزم و كل ذلك و هو يفتش الغبراء، و يعايش الدهماء
و يتدثر بالشوب الخلق، و يأتدم بالخل و الزيت، و لا تزيد
نفقته من بيت المال على درهمين في اليوم، و لا تزال خلافة
مثلا من المثل العليا في النظام و العدل و الأمن.

ولكن عمر الذي ارضى الله و الناس بعدله، و فضله لم يرض
عبدا مجوسيا اسمه "لؤلؤة" إذ نصح له أن يحن إلى
مولاه المغيرة بن شعبه، و أن لا يستكثر عليه درهمين في اليوم
يؤديهما إليه و هو تجار و نقاش و حداد، فاحقده عليه هذه
النصيحة و دب إليه في الغاس و هو قائم، يصل بالناس صلوة
الفجر، فطعنه بمخنجر ذي نصلين طعنات كانت سبب
موته، و ذلك ليلة الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجة
سنة ٢٣ هـ - (تاريخ الادب العربي)



أكتب عن حياة عمر بن عبد العزيز

العناصر:-

مولده و منشأه، حياته قبل الخلافة، ريتقلب في أعطاف

النعيم، ويكثر الطيب، انتقال الخلافة إليه مفاجأة. التحول في حياته. زهدة في النعيم وتقشفه. بعض امثلة زهدة وتقشفه. سياسته في الحكم. تأثير حكمه في الحياة والمجتمع. وفاته. الخسارة بوفاته. حاجة العالم اليوم إلى مثله.



قصة عمر بن الخطاب رضي الله عنه مع العجوة

العناصر :-

اعتاد أن يغيّر زيّه، ويخرج ليلاً ليعلم من أخبار الناس ذات ليلة رأى نارا توقد قد نال إليها، اذ هو بعجوز حولها صبيان يكون، سوال عمر عن بكائهم ثم ما جال بينه وبين العجوز من الحوار، قلقه واضطرابه، اسرعه إلى بيت المال حمله الدقيق والسمن إلى العجوز قيامه بالطبخ وإطعامه الصغار هذوؤهم ومرحهم. دعاؤه العجوز إلى دار الخلافة ورجوعه عجينة العجوز وندمها حين ظهر لها السر. تسليّة عمر إياها وأمره بمراتب شهرى لها، دعاء العجوز لعمر رضي الله عنه.

البَابُ الرَّابِعُ

فی الرِّسَالِ

پہلے حصہ میں رسائل کے بعض نمونے لکھ کر آپ کو بتایا جا چکا ہے کہ خط کے چار حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ مقدمہ (دیباچہ) پر مشتمل ہوتا ہے، اور دوسرا حصہ افتتاح (سلام و تحیت)، اس کے بعد تیسرے حصہ میں غرض بیان کی جاتی ہے، اور چوتھے میں اختتام ہوتا ہے۔

(۱) دیباچہ میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ القاب و آداب لکھے جاتے ہیں مثلاً:-

بڑوں کے لئے :- سیدی الجلیل حرسہ اللہ۔ والدی الشفیق حفظہ اللہ، حضرة الاستاذ الجلیل وغیرہ۔

دوست و احباب کے لئے :- صدیقی الحمیم، الاخ الفاضل اخى المخلص، اخى العزیز وغیرہ۔

چھوٹوں کے لئے :- ولدی و فلذتہ کبدی، اخى و قرۃ عینی، اخى العزیز، عزیزى فلان۔

(۲) افتتاح میں سلام و تحیات کے ساتھ مرسل الیہ کے حسب مرتبہ اس کی تعظیم و تکریم یا اخلاص و مودت، یا شفقت و محبت کا اظہار بھی مختصر الفاظ میں ہوتا ہے۔

(۳) غرض میں بات کو طول دینا چاہئے کہ مقصود دراصل یہی حصہ ہوتا ہے، جو کچھ لکھنا ہو اس پر اچھی طرح غور و فکر کر کے ذہن میں پہلے اس کی ترتیب قائم کر لینی چاہئے، اس کے بعد پھر قلم اٹھانا چاہئے۔

(۴) اختتام میں مرسل الیہ کے حسب مرتبہ دُعا و خیر اور سلامتی کی تمنا کے ساتھ "غرض" کے مناسب حال و موقع شکر یا صبر یا اخلاص و مودت یا تعظیم و تکریم کے کلمات بھی لکھنے چاہئیں۔

رسائل مختلف انواع و اقسام کے ہوتے ہیں مثلاً طلب خیریت اور مزاج پُرسی کا خط، تہنیت اور مبارک بادی کا خط، تعزیت و غم خواری کا خط، شکرگزاری کا خط، معذرت خواہی کا خط، تجارتی امور سے متعلق خطوط وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے جس نوعیت اور جس قسم کا خط لکھنا ہو مضمون کے ساتھ طرزِ تحریر بھی ویسا ہی اختیار کرنا چاہئے مثلاً شکرگزاری کے خط میں محسن کے مرتبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے لئے شکر کے کلمات لکھے جائیں اور اس کے احسان کا ذکر کیا جائے، تعزیت کے خط میں مرسل الیہ کے رنج و الم میں مشارکت، اپنے حزن و ملال کا اظہار صبر کی تلقین اور تسلی کے کلمات ہونے چاہئیں۔ کتاب کے آخر میں چند نمونے اصلی خطوط کے بھی دیے جا رہے ہیں، مشق سے پہلے ان کا مطالعہ مناسب اور مفید ہوگا۔

رسالة من والد لولده

(يحثه على الجد والاجتهاد في القراءة)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض والحث على الجد والاجتهاد
وأداء الواجب من القراءة والكتابة والتحلى بالصفات
الحميدة، التحذير من زخارف الحياة المدنية،

الختام:-

ولدى العزيز!

ما كانت نفسي لتطيب بفراقك لولا ما أتمناه لك من سعادة وما ابغيت
من رقي ورفعة وإنى لا أنتظر ذلك اليوم الذى تعود فيه إلى وطنك متحلياً
بالفضائل والعلوم النافعة، تستقبلك القلوب وتقرّبك العيون .
وإنى وإن وثقت بغزارة عقلك، وطهرارة أصلك فلا يمنعنى من
ترويدك النصائح المفيدة، ألا وإن خيرا الزاد التقوى . إن على كاهلك يا بنى
واجبا مقدسا، وفى عنقك أمانة لأمتك ودينك، فأخلص فى أدائها وإياك
أن تتركن إلى الكسل، أو يتسرب الضعف إلى قلبك، بل كن كعهدى بك

شيطا محباً لدروسك مكتباً على عملك فان يضيع الله أجر من أحسن عملاً
 ومن تكن العلياء همة نفسه
 فكل الذي يلقاه فيها محيَّب
 يابُنِّي! أنت في بلد يزخر بالعلوم فاكتسب منها أكبر نصيبك ،
 وإياك ان تستهويك زخارف الحياة المدنية وتلعب بنفسك الأهواء
 والفتن ، فعاقبة ذلك وخيمة ، لا يرضاها عاقل بحشه نفسه متاعب
 السفر وفارق الأهل الوطن . والى ليملائي سروراً أن تظل حسن السيرة
 قوياً للأخلاق .
 اسبغ الله عليك ثوب العافية واقربك عيني والدك واعزبك
 دينك .

ابوك

(ماخوذ بتصرف يسير)



أكتب رسالة لأخيك التلميذ
 رنا صجالي بما يجب أن يتحلى به في حياته المدرسية

العناصر :-

الديباجة ، الافتتاح ، الغرض ، المجدد الاجتهاد المواظبة ،

الانتباه في أثناء الدروس، حسن معاملة التلاميذ، احترام
المعلمين، العناية بالنظافة، تنظيم الأدوات والعمل و
الوقت، التحلي بالأخلاق الكريمة، كالصدق والأمانة
وغيرهما، المحافظة على الصلوة والجماعة الحضر على
تلاوة القرآن، الاختتام^{لهم} برتمني الخير والنجاح، الدعاء
بالتوفيق وحسن المستقبل -

رسالة تلميذ نقل احداً اساتذته من ليد^{ست}

ركتب اليه يتأسف فيها على فراقه، ويتذكر فضله وأياديه،

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح^{لهم}، الغرض^{لهم} اظهار التأسف على نقله
وذكر اياديه وفضله الختام^{لهم} تمنيي الخير واظهار المودة
والاحترام -

سيدي واستاذي الجليل!

تحية واحتراماً من قلب يفيض بحبك ونفس معترفة بفضلك،

فقد تأسفنا كثيراً على نقلك من هذه الدار، وعزّ على أنفسنا بعدك و

سأءنا فراقك، قد كنا نقرأ عليك ونعلم أنك ستمكث بيننا حتى نتخرج

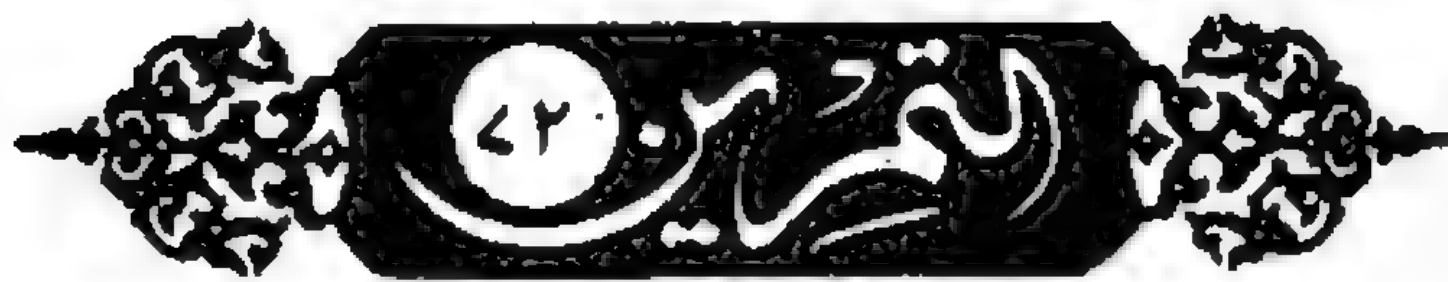
على يديك ولكن _____ مع الاسف _____ حالت مشيئة الله دون

رجائنا فساقرت من هنا ونحن لانزال في حاجة إليك والوعبة في الارتشاف
من منهلك العذب، والميل إلى الاستزادة من علمك الواسع وفضلك العظيم
وكم كنا نود أن يتم ما بدأت، وأن ترى ثمار غرسك قد أينعت واتت
أكلها.

سيدي الجليل! اننا نتأسف على ما ضيعنا تلك الفرصة السعيدة
التي كانت حاصلة لنا بقيامك فينا. وكان لنا من الميسور أن نستزيد من
توجيهاتك النافعة، وارشادك القويم، ودلائك على الخير، وعندما
نتأسف على ضياع هذه الفرصة، نذكر أيادي الأستاذ. فانه قد قوم
أخلاقنا وهذب نفوسنا، وثقف عقولنا، وأخذ بنا إلى معالم الرشده
والهدى، ونفخ في قلوبنا روح الحماس على الدين والخيرة على الحق
فتحن نشكر فيك الله ونسأله لك كل خير وعافية. ادام الله صحته
الأستاذ واسبح عليه ثوب العافية.

وتفضل بقبول لائق التحية وفائق الاحترام والاجلال.

تلميذك الوفي



انتقل خالك إلى باكستان فاكتب إليه رسالة

(تأسف فيها وتذكر عليك فضله وعنايته بك)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (إظهار التأسف على فراقه،
 ذكر فضله عليك وعنايته بك، حنينك إلى لقائه، الختام
 رتمنى الخير ودوام الصحة.)

رسالة صديق في الاعتذار

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (ذكر المودة بينهما، المانع
 الذى حال دون الكتابة إليه، الاعتذار، الختام -
 اخي الوفي وصديقي الحميم!

أهدي إليك تحية وسلاماً وأبث إليك أشواقي وأرجو لك الخير
 والهنأة وبعد:-

فقد وصلت رسالتك معبرة عن رقيق شعورك وصفاء وُدى
 وصادق حبك. وإنك قد عانيت أخاك على أنه لم يكتب إليك منذ شهرين
 ولم يرد إليك جواب رسالتك وحق لك العتاب. ولكن ليعلم الأخ أنه
 لم يمنعني من أبته طول هذه الفترة الاستعدادى لامتحان
 الشهادة الابتدائية فأرجو منك المَعذرة وها أنا قد أدت الامتحان
 بنعمة الله وفضله على أحسن حال. وفرغت منه بعد ما استمر شهراً

فبادرت إليك بالكتابة وإني لمعترف بتقصيري فلعد رأخاك .
 وإني لأمكت هنا في المدرسة . نحو أسبوع حتى تظهر النتيجة
 ولقد وفقني الله إلى السداد في الاجابة فأرجو النجاح حقق الله
 الآمال وفقني وإياك لما يحب ويرضى .

وفي الختام تقبل من أخيك المحب أذكى التحيات وأكون سعيداً لو بلغت
 ذلك حضرة الوالد الجليل وإخوتك الأعزة والسلام عليك ورحمة الله
 أخوك المخلص



دعاك صديق لزيارته في مدينة لکنؤ

(ثم طرأ ما يمنعك فاكتب إليه تعذراً)

العناصر :-

الديباجة ، الافتتاح ، الغرض ، رغبته في الزيارة
 وحرصه على الوفاء . ذكر ما بينهما من محبة
 وصداقة . الإشارة إلى جمال المدينة ومحاسنها
 العلمية ، المانع الذي طرأ . أسفك للتخلف ، الختام .

تهنئة مريض عوفي

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض (التهنئة، سرورة وسرور الاخوة)
الخاتمة رتمنى الخير والسعادة

اخى المحب وصديقى الكريم أمتعنى الله بطول حياتك

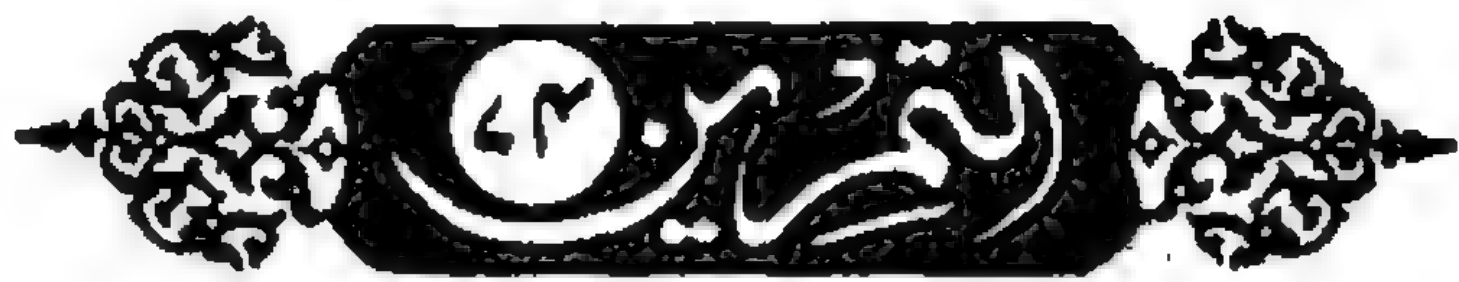
تسلمت اليوم رسالة من أخيك الصغير وهى تحمل لى البشرى بأن
الله قد من عليك بالشفاء وألبسك حُلل الصحة والعافية فله عظيم الشكر
على هذه المنة.

أخى وصديقى! قد كنت أسمع الأنباء بخطورة الحال وجفاء الدهر
الغشوم فكنت أتقلب على أحر من الجمر وأبيت أتفرع الى الله وأبتهل
إليه أن يعيد عليك صحتك ويسبغ عليك ثوب العافية - فما أن سمعت
تلك البشرى من إبلا لك من مرضك حتى كدت اطيير فرحاً ولو كنت
بيننا معشر الاخوان لشهدت وجوها عليها نضرة الفرح وعيوننا تلمع
بضياء السرور وقلوبنا تفيض بالغبطة والابتهاج، وكيف لا تهنأ هذه
البشرى وانت زهرة مجلسنا، كل يحبك لكريم سجاياك وطهارة
حلقك وحبك للدين والحمية له.

اخى الوفى! إنك صديق أجده فيه لنفسى حسن المواساة وجميل
السلوى فى كل نازلة، فاحرص على حياتك واضن بطول بقائك وافرح

بصحبتك وأخوتك . فنشكر الله تعالى على هذه النعمة التي وهبها لك ونسأله
أن يحفظك من كل سوء .

والسلام عليك ورحمة الله



أكتب رسالة إلى صديقك

(تمهيد بنجاحه في الامتحان)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض سروره وسرور الأهل
والأصدقاء النجاح ثمرة جدّه واستقامته على الطريق السوي،
حثه على العمل في القابل، والاستعانة بالله - الختام -

تعزية صديق مات والده

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض مشاركته في الألم وتسليته
وتخفيف مصابه، الحث على الصبر، طلب الرحمة للفقيد،
الختام -

أخي المحب وصديقي الحميم! تحية وسلاماً -

بلغنى وفاة والدك فكان كسهم صائب وقع فى القلب فاسودت الدنيا
 فى عيني، واكبرت هذه المصيبة عليك فالترزع فادح والخطب عظيم.
 أخى! إني أعزيك أجمل العزاء وأشاطرك فى منك الأحران وأرجو أن
 تعتصم بالصبر وتستعين بالصلوة. وهذا هو دأب المؤمن الحق وإنما الصبر
 عند الصدمة الأولى كما قاله النبي صلى الله عليه وسلم. ولا شك فى أن هذه
 الفاجعة قد أنهكتك ونقلتك من طور إلى طور. كنت قبل يومئذ فى حضنة
 أبيك الفقيد هو يكفلك ويقوم بأمرى، والآن الـ إليك مسئولية لفقيد
 فأنت اليوم تتوب عن والدك فى تكفل إخوتك الصغار ومواساة منك
 الحزينة. وأنت لها بعد ذلك تعزية وسلوى. فتشجع أيها الاخ الفاضل
 واحتمل كل ما تلاقيه فى هذا السبيل بجلد وأناة وحزم وعزم.
 أسأل الله أن يلهمك الصبر وأن يغفر للفقيد ويسبل عليه سحائب
 رحمته ورصوانه.

اخوك الوفي وصديقك الحزين



لك صديق توفيت والدته فكتب اليه

تعزية، وتشاركه فى حزنه وتسليه

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض، عليك بوفاء والدته الملك
عجزك عن الذهاب إليه. الحق على الصبر. طلب الرحمة
للمرحومة، الختام.

رسالة شكر

(لصديق أهدى إليك كتاباً في الانشاء)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض، اثر الهدية في النفس وبيان
مزاياها، الشكر، الختام، معنى الخير والسعادة
حضرة الاخ الفاضل

سلام الله عليك ورضوانه، عسى أن تكون في خير ما وددك من خير
من صحة الجسم وسعادة الروح وعافية البال وبعد:-
يسرني جداً أن أبعث لك كلمة الشكر والامتنان على هديتك الطريفة
كتاب "....." والحق أنك بعملك هذا أسديت إلي سائر طلبية المدارس
العربية في الهند يدلاً لتنسى ولا يسعهم الاستغناء عنه. ولا يدرك
خطر هذا المجهود إلا من عرف عراقيل هذا الطريق وعالج بنفسه، فتح
هذا الباب، وحاول أن ينشئ في الطلبة ذوق الأدب الصحيح ويد
رهم على الترجمة والانشاء فلم يجد بين يديه رسماً يتبعه ولا مثلاً

يقتديه ولا معلم يهديه، فجاء كتاب الأخ الفاضل سدة الهدى الفلرخ و
قضاء لتلك الحاجة، وإداء بذلك الواجب.

هذا وقد تصفحت الكتاب ووقفت على كل فصل منه فوجدته
وافياً في الموضوع، وأحسن ما كنت أحب أن أراه ورأيت أن هذا الأسلوب
يرسم للتلميذ طرق الانشاء ويوضح لهم مناهجه، ويرشد هم إلى
صحة التعبير والترجمة ويأخذ بهم إلى المستوى المطلوب في أقرب وقت
وأسهل طريق ويحفظهم من الأخطاء الغاشية ويجعلهم ببشيئة الله
وعونه. يتذوقون حلاوة الأدب العربي ويميزون بين كلام عامي متبذل
وبين كلام عال بليغ. وينتهى بهم إلى فهم القرآن الكريم ومعرفة
العجائب في بلاغته وأسلوبه وتلك هي الغاية المنشودة التي لأجلها تدرس
العربية في البلاد النائية عن الناطقين بالضاد.

هذا وأعود أشكر الصديق الفاضل عمله وإهداء نسخة من الكتاب
فإن الهدية تنم عن إخلاصه وصدقه ووفائه بالآخوان كما أن عمله يدل
على سعة درسه وطول ممارسته بالكتابة وبذل جهده الجهد في الأدب
العربي. وختاماً أسأل الله سبحانه وتعالى لك كل توفيق وسداد. وتفضل
أخي بقبول أصدق آيات التقدير والوداد، والسلام عليك من مثني على
فضلك ورحمة الله وبركاته.

(للاستاذ عبد الله عباس الندوي)



اكتب رسالة إلى صديق أهدى إليك قلما رشيقا
وتشكرا على حبه وعلى هديته إليك

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض، قيمة الهدية واثرها في
النفوس، الشكر، بيان فضل المهدى وما جبل به على الوفاء،
الختم.



اكتب رسالة إلى عمك تشكرا فيها
على ساعة اهداها إليك

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض، ما ثرا لعم، فائدة الساعة
لك من نظم الأوقات وتأدية الصلوات على أوقاتها، شكر
على ذلك، الختم.

اكتب رسالة إلى مدير مجلة عربية إسلامية
تريد الاشتراك فيها

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض وذكر العلاقة الدينية ووجهة
الأفكار. ذكر مزيتة المجلة والشناء على أسلوبها. إرسال النقود
لبدل الاشتراك السنوي، الختام.

حضرة الفاضل الجليل مدير مجلة الغراء

احيىكم بتحية الاسلام وأدعوا لكم بكل نجاح فيما أخذتم على
عاتقكم من أعباء الأمة الاسلامية من إصلاحها وإرشادها إلى غايات عالية
وأغراض نبيلة.

نحن المسلمين وان تناءت ديارنا وتباعدت مواطننا متقاربون ،
وقد وصلتنا بكم صلة الاسلام وربطنا وإياكم وأصل الدين. وفوق ذلك
ما يوحدنا من وجهة الأفكار في إصلاح المسلمين من أنهم لا يتقدمون ولا
يصلحون الا اذا تمسكوا بأداب الاسلام واعتصموا بمجمله وجعلوا تعاليم الاسلام
نصب اعينهم ومرمى أبصارهم.

وقد قرأنا بعض أعداد مجلتكم الغراء فأعجبنا صدق لهدفها وصفاء
ديباجتها وحلاوة لغتها وما امتاز به قلم جنابكم من أسلوب رائع وعلم
جمر، فاحببنا ان نشترك فيها. وهانحن مرسلون إليكم بدل الاشتراك لسنة
كاملة بيد أننا لم نعلم مع بذل الجهد مقدار النقود لخارج البلاد فربما يكون
المقدار أقل مما عيتموه ، فاذا كان كذلك فإنرجو من سماحتكم ان تعلمونا،
نبادر إلى إرسال البقية إليكم ان شاء الله.

وتفضلوا في الأخير بقبول لائق التحية وفائق الاحترام.

اخوكم في الدين



ترديد الاشتراك في مجلة أردية دينية

رفاكتب إلى مدير المجلة

مستعيناً بالموضوع السابق في استخراج عناصره

رسالة إلى عالم جليل وباحث أسلاحي

رئيسي لأعلاء كلمة الله ورفع شأنها بنفت قلمه

(تشكو على مساعيه وتطلب منه مؤلفاته)

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض والتهنئة على مساعيه الجميلة

وسعيه المشكور في إحياء دين الله، الختام. رتمنى الخير والسوء

حضرة الفاضل الأجل! تحية وسلاماً.

أبقاكم الله حوزة الاسلام والمسلمين، وسيبقى مسلولاً على الباطل،

تمحون به ظلام الفسق والفجور. في عيش رغيد وظل ظليل،

وعز وشرف وتكؤكم عين الله تعالى وينصركم بتأييده.

ليس لي بكم قد يم تعارف ولا سالف لقاء ولكن منشوراتكم المستعنة

ومؤلفاتكم الجليلة قد طالعت منها البعض فوجدت فيه تعاليم

الاسلام الصحيحة والرد على المنكر ومفاسد هذا الزمان من الزندقة

والإلحاد . مما اكبرته في زمان عزّ النصر فيه ، للإسلام وتعاليمه ، فاحببت
 ان اهتئكم بحديثكم الاسلامية مما اقدمتم عليه من السعي في الاصلاح الديني واعلاء
 كلمة الحق ورفع شأنه في بلادنا ثمة عن مهاد العروبة والاسلام ، كما اهتئكم
 بجهودكم المباركة في صقل افكار شباب المسلمين وتقويم ارائهم الزائفة
 وإنقاذهم من مهاوى المدنية الخلاعة الداعية فحياكم الله وجزاكم خيرا عن
 الاسلام والمسلمين .

ورأيت ان اشترى جميع مؤلفاتكم وما أخرجته ادارتكم من المنشورات
 المتبعة ، وها أنا مرسل إليكم خمسين روبية والبقية أدفع عند استلام
 البريد .

وتقبلوا في الحتام فائق التحية والاحترام . والسلام عليكم ورحمة
 الله وبركاته .

أكتب رسالة الى مديرة لجنة (التأليف والنشر)

تعني بنشر الثقافة الاسلامية
 تهنته وتطلب منه بعض المطبوعات

العناصر:

الديباجة ، الافتتاح ، الغرض ، التهنته بكلمة وجيزة ،
 وتمنى الخير للقائمين بهذه اللجنة طلب بعض المؤلفات ،
 الختام وتمنى الخير والسعادة ،

رسالة تلميذ إلى ناظر المدرسة

(يرجو فيها منحه المجانية)

العناصر:-

الديانة، الافتتاح، الغرض وعجزه عن أداء النفقات
بموت أبيه، طلب المجانية، الانتصاف بمكارم الاخلاق،
الجِدُّ والاجتهاد، الختام.

حضرة المربي الكبير ناظر مدرسة

أتقدم إلى مقامكم السامي بكل تعظيم وتبجيل ملتصاً أن تشموا
رجائي بحسن رعايتكم وجميل عنايتكم وبعد:-

فلقد كان لوالدي إثارة من الثروة ذهبت، وبقيّة من المال نفدت
فساءت الحال، وأظلم المآل. وخفت أن يكون عجزى عن دفع المصروفات
سبباً في انقطاعي عن المدرسة، فلجأت إلى رحابكم راجياً أن تكونوا عوناً لي
على طلب العلم وإتمام الدراسة فتقررون إعفائي من النفقات المدرسية
التي لم يعد في قدرتي دفعها.

وما يجعلني واثقاً من إجابة ملتصى مطمئناً إلى تحقيق رجائي،
أنّي كنت طوال هذه المدة التي قضيتها بالمدرسة، من احسن التلاميذ
اخلاقاً ومجداً في دروسى، يشهد ذلك حضرات الأساتذة الأجلاء وتؤيدني
فيه نتائج الامتحان، اذ كنت الأول في كثير منها. لازلت ياسيدى

مناط الرجاء ومعقد الآمال -

وتفضل بقبول اسمي تحياتي وفائق الاحترام.

(ماخوذ)

في / / ١٤٠٠ هـ بالسنة فصل -



توّد ان تقضى عطلة رمضان عند أحد أساتذك

لتقرأ عليه القرآن وتستفيد من علمه

فاكتب إليه رسالة وتطلب منه أن يدعوك

العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، العرض، اظهار التوّد والاخلاص له،
ميلك إلى الاستفادة منه في علوم القرآن، رغبتك في انتهاز
الفرصة في عطلة رمضان، هذا الشهر المبارك خيراً وأن لتعلم
القرآن ودرسه، الختام.

البَابُ الْخَامِسُ

فِي مَوْضُوعَاتٍ بَعَثَا صِرْهَا



خَرَجْتَ مَعَ أَبِيكَ إِلَى الشُّوْرِى فَاشْتَرَيْتَ حِذَاءً
(صَفَ ذَلِكَ فِي خَمْسَةِ عَشَرَ سَطْرًا)

العناصر:-

الخروج إلى البيت، ركوب السيارة أو الترام أو مركب
آخر، في السوق - الدكاكين ومنظرها من النظافة و
حسن الترتيب، في الدكان - المساومة الشراء ودفع الثمن،
قضاء حاجات أخرى، الرجوع.



وصف سفر بالقطار

العناصر:-

الاستعداد للسفر والذهاب الى المحطة، شراء التذكرة وركوب
القطار تحريكه، رويدا رويدا ثم اسراعاً، الركاب (ملايسهم و
لغاتهم وعاداتهم) اعمدة المسرة والأشجار والحقول، وصف
القرى التى يمر بها القطار، وصف المحطات التى يقف بها
القطار ووصفاً جالياً، الوصول -



خرجت لشراء بعض الأشياء فسقط كيس نقودك ثم رده اليك صبي
وصف ذلك واشكر للصبي امانته،

العناصر:-

الخروج للشراء وما صادفت فى أثناء سيرك تفقد الكيس بعد
الشراء والشعور بضياعه، ألمك وما جال بنفسك من الخواطر
والأفكار، البحث عن الكيس وما عمله الصبي الامين،
سرورك وتقدير صفة الامانة فى الصبي وشكره له،
سبب امتيانه هذا الصبي وتأثير تربية أمه الصالحة،
تقديمك بعض النقود الى الصبي ورفضه احتساباً.



تلميح مسافر نزل في غير المحطة التي ينتظره أهله فيها
(تحدث بلسانه، مبيناً حاله)

العناصر:-

القراغ من الامتحان وعزمه على السفر، إرسال البرقية إلى أبيه،
ركوبه القطار، نومه فيه، قيامه مذعوراً من النوم، تنوله في غير
محطته، مرور القطار بالمحطة التي ينتظره أهله فيها، المهم
لتأخره، سفره في السيارة، وصوله إلى المنزل، فرح أهله به، وشكرهم
الله تعالى.



رجل كان مبصراً فعلم

(صف حاله وخواطره)

العناصر:-

رؤية الأشياء وتمتعها بالمناظر الجميلة وصنع الله وهو مبصراً
القراءة والكتابة والاستفادة من مطالعة الكتب والصحف

وتلاوة القرآن، يؤدى الأعمال ويكسب رزقه، ويقوم بواجبه
 فى الحياة، فقد البصر وتحسره، حرمانه من رؤية الأشياء،
 عجزه عن أداء الأعمال، حاجته إلى غيره، صبره واحتسابه
 وطلبه الأجر من الله تعالى حيث قال النبى صلى الله عليه وسلم
 إن الله عز وجل قال، اذا ابتليت عبدى بحبيبيه فصبر عوضته
 منها الجنة.



صف جولة دينية فى قرية من قرى الهند

العناصر:-

اغراض الرحلة، زملاء الرحلة، كيف قطعنا السفر، كيف
 استقبلنا أهل القرية، ظنونهم بالزائرين، ارتياحهم بعد
 الحديث، الطواف على البيوت والمجالس، التحدث مع
 رجال القرية، فى حفلة عهومية إلقاء محاضرة واستماعهم
 خلاصة المحاضرة.



أعظم سر ورحصل لي في حياتي

العناصر:-

وصفت جار فقير، كيف ركبته الديون الفادحة، الدائنون يرفعون عليه القضية، قدوم الشرطة، الجار يساق الى السجن، قسوة الأغنياء وتفرج الأصدقاء، أهله يكون ويصرخون، يرق قلبي وأبكي، فكرة تملكني، حديثي لنفسي، أبيع دراجتي وأصمم على أن أمشي إلى المدرسة راجلاً كل يوم، أؤدي ديونه، يرجع إلى البيت، شكر الجار وسرور أهله، سروري بهذا المنظر وحمدى على هذا التوفيق.



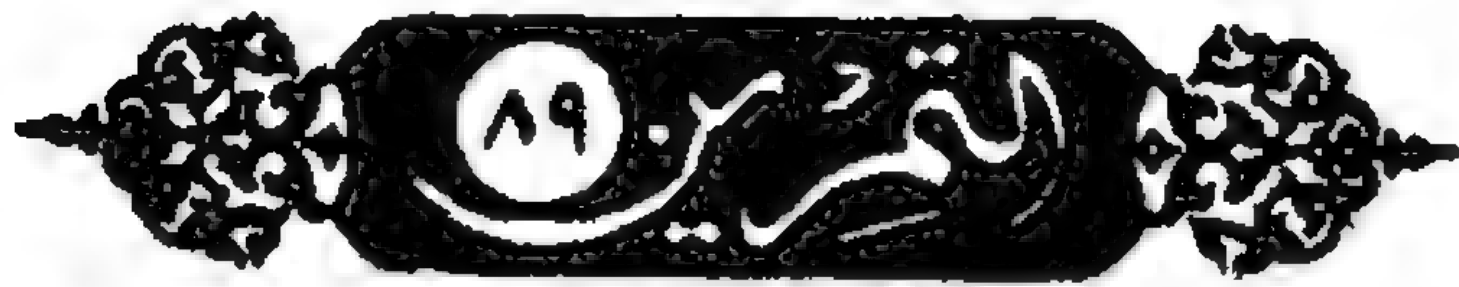
صف حال صياد ضلّ طريقه في الصحراء

(بأين شعورة بعد نجاة)

العناصر:-

راغته في الصيد، خرج إلى الصحراء، مطاردة الغزالان

ضلاله الطريق والتهيان في الصحراء، ما جال بنفسه من الخواطر
والأفكار، وهواتئه، دخول الليل وخوفه، نقاد نراده، ما أصابه
من الجوع والعطش والمشقات، صلواته لله ودعاؤه، شعوره
أهله عند غيبته ما عملوا للعثور عليه - ابلاغهم بالخبر للشرطة
البحث عنه - العثور عليه وانقاذه - فرحه وفرح أهله تصدقهم
على المساكين شكر الله تعالى -



لماذا تتعلم اللغة العربية

العناصر:-

اللغة العربية لغة الاسلام الرسمية، اللغة العربية مفتاح
الكتاب والسنة، اللغة العربية باب المكتبة الاسلامية
العظيمة والثقافة الاسلامية الكبيرة، لا يتذوق الانسان
القرآن إلا اذا كان راسخا في اللغة العربية متوسعا فيها،
لا يحصل الرسوخ في علوم الاسلام وفقهه إلا باللغة
العربية - أداة تفاهم وتبادل أفكار في العالم الاسلامي -
لسان الدعوة وبث الأفكار في العالم الاسلامي -



أكتب رسالتك إلى أبيك

تطلب منه النقود للاشتراك في رحلة مدرسية
العناصر:-

الديباجة، الافتتاح، الغرض من طلب النقود، الإشارة إلى
فائدة الرحلات المدرسية من أنها تكسب التلاميذ معلومات
ثابتة، وتعودهم الصبر وقوة العزيمة، وحسن المعاشرة، تنمي
فيهم حب الاستطلاع والبحث، الوقوف على أخلاق الناس
وعاداتهم وأحوال معيشتهم، الختام.

الدَّيْلُ

امثلة من رسائل بعض كتاب مصر والبلاد العربية

رسالة للكاتبة الكبير المرحوم الدكتور احمد امين
صاحب كتاب "فجر الاسلام" ورئيس لجنة التأليف والترجمة والنشر بمصر
١٠/١٠/٥٥

حضرة الفاضل الأستاذ أبي الحسن! سلام عليكم ورحمة الله
يترنى أن أخبركم بأن كتابكم قد تم طبعه، وأرسلت إلى حضرتكم
مائتي نسخة على عنوان، لكنني في صندوق.

وقد كتبت مقدمة، وألحقت بالكتاب الاغلاط المطبعية التي وردت
ولعلك تسر منه عند حضورك إلى مصر بسلامة الله وتطلع عليه،
وإن رغم ما أصابني من مرض أثناء الصيف أتم الله لي الشفاء،
وأرجو دعواتكم في الكعبة، كما أرجو شراء سبعة من الكهرباء
ذات الحب الصغير كما أمر الطبيب وسجادة صلاة عجيبة
او تركية، وسأدفع ثمنها عند حضوركم وإلى اللقاء فقط
احمد امين

له كتاب "ماذا أخذ من العالم بخطاط المسلمين"

للاستاذ السيد أبي الحسن علي الندوي

رسالة للعالم الجليل الشيخ محمد بهجة البيطار

رأساذ التفسير في جامعة دمشق وعضو "المجمع العلمى" البارز

١٢/١١/١٣٤٣هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى حفرة الأستاذ العالم العامل الكبير

السيد ابى الحسن على الحسنى الندوى ادام المولى فضله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد:-

فقد وصلنى مؤلفكم الجديد "مذكرات سائر في الشرق لعربى"

وكتبت إلى وكيكم الفاضل بمصر شاكرًا — وقد تصفحة كله

فرأيت فيه من الفوائد والفرائد مالا أحصيه عددًا، وما يقصر

قلمى عن وصفه. سبحان من وهبكم القدرة على الكتابة بلسان

عربى مبين، ليس فيه شائبة العجمة، وله الحمد والشكر على ما

خصكم به من نفاسة التأليف وتحوى ما هو الأفضل والأنفع

لهذه الأمة العاتية — أقر الله أعينكم بما ترون من

نهضتها ومن قوتها وعزتها ومن حفظ ثروتها، ورد السليب

والضائع إليها، وألهم الله علماء العرب مثل ما ألهم أولئك

الأفذاذ من علماء الهند الذين يصدق فيهم قول القائل:-

إن الملوك ليحكمون على الورى وعلى الملوك لتحكم العلماء

وإني لأرجو أن تتكرموا بنسخة إحداهما المجلة المجمع
العلمي "لاكتب عنها فيه ونرسل إليكم ما أنشروه فيه، والثانية هدية
إلى المكتبة الظاهرية بدمشق. هذا وقد أُرسل إليكم المجمع منذ
أيام كتابه "الجزء الثاني من محاضراته" بإيعاز مني وفيه عدة
محاضرات لهذا الضعيف، وكتبنا عليه عنوانكم بالانكليزية
كما أشار علينا وكيلكم، وقد قرأت ما تفضلتم فوضعتوني به،
في "المذكرات" وإني لمعترف بضعفي وتقصيري، ولكم مزيد
الشكر وأعطر الشناء وأخلص الدعاء في أن يدبكم المولى ذخرا
وفخرا آمين.

محمد بهجة البيطار

رسالة للباحث الاسلامي لكبير الأستاذ سيد قطب

ر صاحب كتاب "العدالة الاجتماعية في الاسلام"

بسم الله الرحمن الرحيم

١١/٥٢/١٩٥٩

أخي السيد ابوالحسن الندوي

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وبعد فقد تلقيت منذ زمن رسالتكم التي تحدثتم فيها عن

مأساة القاديانية ولم أنشرها في "الدعوة" لأنها نشرت في
 "المسلمون" ولدينا الآن في مصر رسالة عن القاديانية بقلم
 السيد أبو الأعلى المودودي مع مرافعة، إمام المحكمة العسكرية،
 نرجو أن يخصص بنشرها قريباً باللغة العربية والحقيقة أن
 العالم الإسلامي يجهل حقيقة القاديانية وخطرها. ولكن الرقابة
 المفروضة في مصر تكاد تغلّ أيدينا عن بيان هذا الخطر. وعسى
 الله أن يجعل بعد عشرين عاماً.

أخي أبو الحسن، لقد طالت غيبتك عنا، فلعك تفكر في زيارة
 قريبة لمصر وإلى أن يتيسر هذا. فإني أبعث إليك مما ظهر من
 كتبتي في غيبتك السبعة أجزاء الأولى من "في ظلال القرآن"
 وكتاب "دراسات إسلامية" وهو مجموعة فصول شرعها
 في شتى الصحف الإسلامية.

والله يجمعنا على الخير والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فقط

أخوك

سيد قطب

رسالة للعالم المجاهد الشيخ محمد محمود الصوفى

رئيس "الأخوة الإسلامية" في العراق،

١٦ من ذى القعدة سنة ١٣٤٢ هـ

٢٤/٤/١٩٥٣

سماحة الاخ الاكبر العلامة السيد ابوالحسن علي الحسيني الندوي المحترم
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، تحية مباركة طيبة
إلى تلك النفس المباركة الطيبة التي نرجو الله ان يحفظها ذخراً
للاسلام والمسلمين، ويبارك في قوتها وحيويتها وتشاؤها، وبعد:-
أخي الكريم استلمت بمزيد السرور رسالتكم المباركة ومعها
ذلك المقال النفيس الذي دبت فيه براعتكم، والذي سيكون لنا
شرف نشره على صفحات "الاخوة الاسلامية".

والذي حوّل في نفسي والمضى عتاب الاخ لي على عدم ارسال "الاخوة"
والحق معكم، ولكن يعلم الاخ والله العليم بما أقول بأنني
حاولت عدة مرات ارسالها ولكن عدم معرفتي بعنوانكم
هو الذي حال دون ذلك فارجو المذرة أيها الاخ الأجل، وها
أنني أقدم لهما حثكم مجموعة كاملة راجيا قبولها، هدية
صغيرة من اخ لاخيه، وأكثر طلب المذرة ومثلكم من يعذر
ويسمح.

وان صفحات "الاخوة" وشباب الاخوان لينتظروا بفارغ
الصبر مقالاً منكم التوجيهية وصوتكم الداوي في نصرة الاسلام
أيدهم الله وبارك فيكم وحفظكم ذخراً لدعوتكم.

أخي الكريم:- نحن بخير والحمد لله، والدعوة تتقدم
هنا تقدماً يُعيد الأمل ويجدد الرجاء.

والحمد لله رب العالمين ——— وتقبل تحيات اخيك المحب .

محمد محمود الصوّاف

رسالة لصاحب السعادة الشيخ محمد سرور الصّبيان

(وزير المالية في المملكة العربية السعودية)

جدة

٢٩/٣/٤٠ هـ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الداعية الاسلامي الشيخ ابو الحسن سلمه الله تعالى

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد:-

فقد تلقيت كتابكم الكريم المؤرخ في ٢٤/٣/٤٠ هـ المخبار بوصولكم الى القاهرة سالمين فحمدت الله تعالى على سلامتكم، وسترني أنكم بفضل الله في صحة جيدة وهناء موفور، وأسأله تبارك وتعالى أن يديم ذلك عليكم، وان ييسر لكم الأمور، ويوفقكم في أداء رسالتكم الانسانية الجليلة، ونشر مبادئ الاسلام الحنيف، وتحقيق أهدافه ومثله العليا، وأن يكثر الله من امثالكم من المجاهدين في سبيله، وفي سبيل خير البشرية ويوفقنا جميعا الى ما يحب، ويرضاه.

لقد تراءت زيارتكم لهذه البلاد المقدسة اثرا طيبا في نفوس من نغارفوا، وانني لارجو أن تكتب لكم زيارات متكررة لسهلها،

فنجتمع بكم في فرص مباركة ان شاء الله
سلامي العاطر للاخ الاستاذ جلال حسين بك - والسلام عليكم
ورحمة الله .

المخلص

محمد سرور الصبان

رسالة للمجاهد الاسلامي الاستاذ سعيد رمضان

(صاحب مجلة "المسلمون" الغراء الشهيرة)

بسم الله الرحمن الرحيم

سيدى العزيز الحبيب !

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. _____ ولعلك على خير
ما يحب الله ويرضى، برح بي الشوق يعلم الله، واهاج الحج اثباتنا
كثيرة. والظروف التي تجازها تجعلنا اشد حاجة الى ان نلتقى
ونلتقى ونلتقى.

سيدى الحبيب ! ارجو أن تغفر تقصيرى وان تحمله على ما شئت
مما تظنه في محب يذكرك الله بذكرك ولا يشغل عن الكتابة لك
الا الذى يجعله دائما معك دون كتاب، جمع الله الشمل وجمعنا
حيث لا فراق فى مقعد صدق :-

نشرنا فى العدد التاسع مقال "قطرة إلى سعادة البشرية" ورجائى

ان تبذل قصارى الجهد حتى يصلنا منكم مقال للعدد الاول وهكذا
لكل عدد انشاء الله، وامل ان يصلنا المقال الاول قبل العاشر من
صفر او قبل اول صفر باذن الله .

المذنب
سعيد رمضان

رسالة دعوة الى المأدبة

بقلم صاحب الفضيلة الشيخ محمد صبرى عابدين

رامين متر (سكرتير) سماحة المفتى الاكبر السيد امين الحسينى

بسم الله الرحمن الرحيم

٢٩ رجب سنة ١٣٤٠ هـ

حضرة صاحب الفضيلة الاستاذ الجليل الشيخ ابى الحسن الندوى حفظه الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته . وبعد :-

فان صاحب السماحة المفتى الاكبر السيد محمد امين الحسينى

يدعو فضيلتكم وحضرات المشايخ الثلاثة اصحابكم الى تناول

طعام الغداء بمنزل سماحتكم بمصر الجديدة رقم ٢٠ ،

شارع محمد على — وذلك فى الساعة الواحدة بعد

ظهر يوم الأربعاء القادم في ٢ شعبان سنة ١٣٥٠ هـ الموافق ٩ مايو

سنة ١٩٥١

فالرجاء التفضل باجابة الدعوة مع قبول فائق التحية
والاحترام.

امين السر

محمد صبرى عابدين

معانی الالفاظ الصعبة

پہلے اردو سے عربی الفاظ لکھے جاتے ہیں اس کے بعد صفحہ ۲۰۰ سے عربی سے اردو الفاظ شروع ہوں گے۔

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۲۲	کھیل کا میدان	الملعب، ساحة اللعب	۲۸	یکتا روزگار	دولة يتيمة
۲۳	ہوائی اڈہ	المطار	۲۹	تیلیفون	التليفون المسترة
۲۴	ہسپتال	المستشفى	۳۰	تہذیب	الثقافة
۲۵	قبضہ قدرت	بيد الله	۳۱	رجحانات	الميول، النزعات
۲۶	یورپ	اوربّا	۳۲	فریب خوردہ	المغتر، المعجب
۲۷	سورج گرہن	الكسوف	۳۳	ایجادات	بأنفسه
۲۸	چاند گرہن	الخصوف	۳۴	صعوبتیں	المخترعات
۲۹	مزا	الطعم	۳۵	چھکڑے	المشقات
۳۰	انار	الرمان	۳۶	ایجاد	العربات
۳۱	سنگ مرمر	الرّخام	۳۷	پرواز کا فن	الاختراع
۳۲	پیغامات	الوسالات	۳۸	اس کی مسافت گویا	فن الطيران
۳۳	کیونزرم	الشيوعية	۳۹	سمٹ آئی	كأن مسافتها
۳۴	شکست و ریخت	الذمار	۴۰	طوبیت	طوبيت

صفو	الفاظ	معانی	صفو	الفاظ	معانی
۳۵	ہواباز	الطیار	۳۹	میل نہ کھانا	لا ینلائم
"	مسلل جدوجہد	الاجتہاد المتواصل	۴۵	حسیخ	القراخ
"	پیہم کوشش	العمل الدائم	۴۷	کارخانہ	المعمل المصنع
"	مغرلی تہذیب	الحضارة الغریبية	"	مشورہ دینا	اشار علیہ
"	میٹھا چشمہ	النبع العذب	"	شور و شغب	جلبة وضجيج
"	گنادرخت	الشجرة الباسقة	۴۸	خوش نما	جميل المنظر
۳۷	بمھلا بھائی	الاخ الأوسط	"	تیمار دار	المروض
"	دودھاری	الحلوب	"	سرجری	الجراحة
"	باکمال مقرر	الخطیب المصقع	۵۰	سستے داموں	بثمن بخس
"	بھوکوں مرنا	يموتون جوعاً	"	باہم ملنا	يلتقيان
"	دار عیش دینا	ينعمون	۵۱	تجارتی سامان	سلع التجارة
"	فاختہ	اليمامة	"	تالاب	البوكة ج برك
۳۸	معاشی مسئلہ	المسئلة الاقتصادية	۵۲		الترعة، ج ترع
۳۹	ترقی یافتہ زبان	لغة راقية	۵۷	دروازہ کھٹکھٹانا	قرع الباب
"	آن پڑھ	الأمی	"	بس وہ زمین پر ڈھیر	فاذا هو جشة
"	سیاسی مصطلحات	الاصطلاحات	"	سقا	باردة
"		السياسية	"	سانپ کا ڈنسا	السليم
"	رسم خط	الخط	"	چیل	الحدأة

صو	الفاظ	معانی	صو	الفاظ	معانی
۵۷	منڈلانا	یخلق فی الفضاء	۶۱	وار	خربہ
۵۸	دینا	الدماء	۶۲	کھل گیا	بشرًا
۵۹	دل دادہ	مشغوف بہ	۶۳	سرزنش کرنی	عائب یُعائب
۶۰	بدحواس ہوتے	أدهشوا	۶۴	اڑنے لگیں	فرقًا
۶۱	نیل گائے	البقر الوحشی	۶۵	سرکوبی	کبت - کبتًا
۶۲	کوئی کسر اٹھا نہ رکھی	لم یال جهدًا	۶۶	تاریبی کارروائی	العقاب، التأذیب
۶۳	دیو ہیکل	قوی الجشتہ	۶۷	مصلحت	الحکمة
۶۴	کڑی نظر سے دیکھنا	نظر شزرا	۶۸	اکٹا جانا	مَلَّ و مَلَلًا
۶۵	شیر کا گرجنا	زأرینار	۶۹	نام و نمود	مَلَلًا السمعة
۶۶	یکبارگی ٹوٹ پڑا	هجم دفعته	۷۰	بے دریغ	غیر مبالینثر
۶۷	دھکا دینا	دفع	۷۱	پانی کی طرح روپے	الدنانیر میٹا
۶۸	گھونسا مارنا	وکنز یکنز وکڑًا	۷۲	بہانا	وشمالا
۶۹	تلوار کھینچ لی	سَد السیف			

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۶۶	زندہ درگور کرنا	وَدَّ يَدُّ وَاَدًا	۸۲	شکم سیر واپس آنا	تروح بطانا
۷۰	اپنی ہائیں قربان کر دین	ضحوا بانفسهم	۷۱	چہل قدمی کرنا	یتفرج
۷۲	صاف ہوا	الهواء الطلق	۷۲	ہشاش ہشاش	ہشاشاً
۷۳	ہریل	الحمامة الورداء	۷۳	پیدل	الواجل ج رجالا
۷۴	چمگاڈر	الخفافش ج	۷۴	زرق برق لباس	الملابس القشينة
۷۵	رات میں دکھائی دینا	عَشِيٌّ يَعْشَى عَشًا	۷۵	خوشی سے پھولے نہیں	کاد بطیر فرحا
۷۶	اور دن میں دیکھنا یا	فهو الاعشى	۷۶	الگ تھلگ ایک دیوار	منزوبيا الى
۷۷	اس کے برعکس		۷۷	سے لگا کھڑا ہے	جدار
۷۸	محکمہ	المكاتب	۷۸	کبیدگی	الكابة
۷۹	صاف و شفاف چشمہ	عين صافية	۷۹	انگے پاؤں	حافي القدم
۸۰	جھیل	الغدير البحيرة	۸۰	انگے سر	حاسرا عن الرأس
۸۱	گھنے باغات	الحدائق الغناء	۸۱	جب مدرسہ ختم ہوا	لما انتهت المدرسة
۸۲	آثار قدیمہ	الآثار	۸۲	کپکپی سی دوڑ گئی	تمشت الرعدة
۸۳	سیٹ	المقعد ج المقاعد	۸۳	کروٹ بدلتے	منقلباً على الفراش
۸۴	کنڈرات	الاطلال	۸۴	جاگتے ہوئے	ساحرا
۸۵	کنده	المنقش	۸۵	کسی پہلو چین نہ تھا	لايقتر قراراً
۸۶	خالی پیٹ نکلتا	تغدو خماصاً	۸۶	جا تڑھ لینا	تفقد

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۸۵	بھرتال	الغرب عن العمل	۹۹	دور گئی	بشراً
۸۶	ویننگ روم	المنظرة	۱۰۰	فونٹین پن	القلم الحبر
۸۷	بوجھل	المثقل	۱۰۱	کیلی	الموز
۸۸	زمین کا پینا	رمض - رمضاً	۱۰۲	سنتے	البرتقال
۸۹	شہر سے برسانا	يمطر النار	۱۰۳	درخت لگانا	غرس
۹۰	جملے چست کرنا	غمز - غمزاً	۱۰۴	جنگجو	المحارب
۹۱	پسینہ میں شہر ابور	يتصبب عرقاً	۱۰۵	انقلابات	التقلبات
۹۲	محنت اکارت نہ گئی	لم يذهب التعب	۱۰۶	چوکور	المربع
۹۳	سُدی	سُدي	۱۰۷	انجینئر	المهندس
۹۴	آگ لگنا	وقع الحريق	۱۰۸	آؤ بھگت کرنا	الترحيب
۹۵	آگ، آگ!	الحريق، الحريق	۱۰۹	سن رشد کو پہونچنا	بلغ الحلم
۹۶	دھواں اٹھنا	يتصاعد الدخان	۱۱۰	سمجھنا پ گئے	تفطن
۹۷	جمع کو چیرتے ہوئے	نشق الصفوف	۱۱۱	اگسانا	حرض - اغري به
۹۸	نکالنے کی فکر کریں	لنحاول لانقاذه	۱۱۲	پرواہ نہ کی	لم يحتفل
۹۹	فائر بریکنگ والے	رجال المطافي	۱۱۳	کار پلٹ ہو گئی	انقلبت الارض
۱۰۰	قد وقامت	القامة	۱۱۴	ظہر البطن	ظهر البطن
۱۰۱	دل خوشی سے اُٹھ آیا	فاد القلب سروراً	۱۱۵	سہانا	يج - الرائق
۱۰۲	چہرے پر مسرت کی لہر	تهلل وجهه	۱۱۶	الجميل	الجميل

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۱۸	دل فریب	الاجاذب - اخاذ	۱۳۵	ناگہانی	فجأة
۱۱۹	بکھرے ہوئے موتی	الدر النشیر	۱۳۶	ہوش ربا	المدہش
۱۲۰	درخت کی ٹہنی	ذؤابۃ الشجر	۱۳۷	ضیاء بار	مشرقة لامعة
۱۲۱	بنقشی (اودام)	البنفسجی	۱۳۸	کارنامہ	الصیعة
۱۲۲	نامانوس	غیر مانوس	۱۳۹	سوغات	الہدیۃ
۱۲۳	سینی	الطبق	۱۴۰	نصب العین	الطریفة
۱۲۴	پو پھٹنا	الإسفار	۱۴۱	ضابطہ	الهدف، نصب
۱۲۵	جذبات شوق	الحنین	۱۴۲	مکمل ضابطہ	اعینہم
۱۲۶	پرتچ	الملتویۃ	۱۴۳	روشنی کا منارہ	النظام القانون
۱۲۷	ہم تن شوق	ذات التعاریم	۱۴۴	بھٹکا ہوا	نظاماً شاملاً
۱۲۸	ریڈیو اسٹیشن	الولہان	۱۴۵	بھٹکا ہوا	الضال
۱۲۹	جانکاه	محطة الاذاعة			
۱۳۰	بجلی بن کر گری	المؤلم			
		دفع كالصاعقة			

عربی سے اردو

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۲۱	المنتزه	پارک	۲۶	الومادی	مٹیا لارنگ
۲۲	الغلول	خیانت	۲۷	الصوت الجهري	بلند آواز
	النسيحة	نسخہ	۲۸	المقبة	انجام
۲۳	الفیج	گرمی، پٹ	۲۸	ناہ، زہایزوہ	بارونق ہوتا
۲۴	السجين	قیدی	۲۹	البواخر جمع باخرة	دھانی کشتی، جہاز
۲۴	الشفاء	کنارہ	۳۰	العماد الاعتماد	دار و مدار
۲۵	جروت	ندی کا وہ کنارہ جو	۳۱	الركود، ركذ	ہوا کا رک جانا
		نیچے سے کٹا ہوا ہو	۳۲	الهبوب، هبت	ہوا کا چلنا
	هادر وهائو (قا)	عمارت وغیرہ کا گرنا	۳۳	النهاية	انجام
	هاريه شور	منہدم ہونا	۳۴	الوقتان	تاختا، جہاز ران
۲۵	الاصبر	بار	۳۵	ركوب البحار	سندری سفر
	الافلك جمع غل	طوق و بیڑی	۳۶	البخار	سجاپ
۲۶	الحزيف	جس میں مچھوں کی تیری	۳۷	السفن الشراعية	بادبانی کشتیاں
	الموقع (رتع)	چراگاہ مراد انجام	۳۸	المحيط الاطلنطی	بحر الملائک
	الوخيل	بُرا	۳۹	الخروج	فارغ التحصیل

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۳۴	الجامعة القومية	قومی یونیورسٹی	۴۲	القطوف جمع	انگور کا خوش توڑے
۳۵	الغافية (خوی)	کھوکھلا	۴۳	قِطْف	جانے کے وقت
۳۶	اسْعَ لَسْعًا	ڈسنا، ڈنک مارنا	۴۴	الدانية	قریب
۳۷	الکری	نیند	۴۵	اجتث	جڑ سے اکھڑنا
۳۸	الباہر	غالب آجانے والا	۴۶	یوم عاصف	آندھی والادن
۳۹	ضواحي جمع ضاحية	اطراف شہر	۴۷	البحر اللبی	بہت زیادہ پانی
۴۰	الهواء العلیل	نرم خرام ہوا	۴۸	الصبر	پالا
۴۱	الاحتضار	جانکنی، دم توڑنا	۴۹	قیعة و قيعان جمع	چٹیل میدان
۴۲	النفس الاخیر	آخری سانس	۵۰	قاع	مکھٹ گھر
۴۳	التعطّل	بند ہونا	۵۱	مکتبة الذاکر	انکوائری آفس
۴۴	تضعضع	ہل جانا	۵۲	مکتبة الاستعلام	صبح و شام آنے
۴۵	الغلبة	بہت زیادہ غالب	۵۳	الغادين	جانے والے
۴۶	راسم بالغم	آنے والا زبردست	۵۴	والراغبين	دینگ روم
۴۷	المرجوة	جس کی امید کی جائے	۵۵	المنظرة	جھومنا
۴۸	الهامئة	خوف ناک	۵۶	تهادی	ایک ایک چہرے کو
۴۹	المتبرع	تبرع کرنے والا	۵۷	یتصفح الوجوه	غور سے دیکھنا
۵۰	لو اتاح الله	چندہ دینے والا			
۵۱		اگر اللہ مقدر کرے			

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۴۷	خَفَقَ خَفَقَانًا	دل کا دھڑکنا	۵۵	الْجِلْدُ	کالا سانپ
۴۸	الْأَرْضُ الْهَضْبَةُ	پہاڑی علاقے	۵۶	كَأْسُ الرَّدَى	موت کا جام
		جہاں بارش زیادہ	۵۷	الدَّاهِيَةُ	خبیث، صاحبِ مکر
		ہوتی ہو	۵۸	الدَّبَابَةُ	ٹینک
	أَيْلٌ (من مَرَضٍ)	بیماری سے شفا یاب	۵۹	الْوَهْدُ جَمْعُ وَهْدَةٍ	نشیب، گٹھا
		ہونا	۶۰	الرَّهْضَابُ جَمْعُ هَضْبَةٍ	بلند زمین
	أَضْفَى يَضْفِي	کمزور بنا دینا	۶۱	الدَّوَاكِينُ جَمْعُ	آتش فشاں
	الْإِشْتَاءُ جَمْعُ شَحِيحٍ	بخیل	۶۲	بُرْكَانٌ	پہاڑ
	تَرَعْرَعٌ	نشوونما پانا	۶۳	دَقٌّ دَكًّا	دیوار وغیرہ کا
	المُزَنُ	بادل	۶۴	مَنْهَدٌ مَكْرَنًا	منہدم کرنا
	تَوْرُونَ (أَوْرَى)	آگ جلانا	۶۵	كُجْلٌ دِينًا	کچل دینا
	تَلَفَّى	شعلہ زن ہونا	۶۶	طَمُّ الْوَادِي عِلًى	کسی چیز کا حد سے تجاوز کرنا
	نَقَمَ - نَقْدٌ	نکتہ چینی کرنا، سزا	۶۷	الْقَرَى	ریہ دونوں محاورے میں
		دینا، نفرت کرنا	۶۸	بَلَعُ السَّيْلِ الزُّبَى	
	الْإِثْرَةُ	خود غرضی، اعترافِ دوری	۶۹	الزُّبَى جَمْعُ	بلند ٹیلہ جس پر پانی نہ
۵۱	أَنَا حَوْلَ النَّاهِذَةِ	ہمارے لیے یہ موقع	۷۰	زُبَيْتَةٌ	چڑھتا ہو۔
	الْفُرْصَةُ	پیدا کیا	۷۱	الْقَرَى جَمْعُ أَقْرِبَةٍ	نالا
۵۲	تَشَقَّقُ	گو، وغیرہ کا چھپانا	۷۲	النَّحْبُ	ضرورت، حاجت

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۵۶	التدمیر	ہلاک و برباد کر دینا	۵۹	الحلم	سن بلوغ
۵۷	التشور	قیامت کے دن دوبارہ	۶۳	الزلة	لغزش
۵۸	تَسَفَّ - تَسْفًا	زندہ کیا جانا	۶۴	الهفوة	لغزش
۵۹	تَسَفَّ - تَسْفًا	چور چور کرنا، ہوا	۶۵	الذعر	خوف
۶۰	تَسَفَّ - تَسْفًا	میں اڑانا	۶۶	هلعًا (هلع) =	گھبرانا
۶۱	تَسَفَّ - تَسْفًا	چٹیل میدان	۶۷	جزعًا (جزع) =	گھبرانا، پریشان ہونا
۶۲	الامت	اونچی جگہ، ٹیڈ	۶۸	الانقطة	دلکش، جاذب نظر
۶۳	زاغ	آنکھیں پتھر اگانا	۶۹	الظہور الكاذب	جھوٹی نمائش
۶۴	الحناجر جمع	نرخرہ	۷۰	اڈی الى الخراب	تباہی کی طرف لے جانا
۶۵	حنجرة		۷۱	الاسمة جمع و سام	تمذ
۶۶	يمطى	سواری بنانا	۷۲	العناء	مشقت
۶۷	البعيض	مبغوض	۷۳	يهرعون	کسی چیز کی طرف تیزی
۶۸	صهوات الخيل	گھوڑے کی پیٹھ	۷۴	دهرع =	سے لپکنا
۶۹	قخمًا	پر عظمت و پر جلال	۷۵	صفقٍ صَفَقًا	تالی بجانا
۷۰	مفخمًا	بارعب	۷۶	النشوان	متموالا، مست
۷۱	خطاي خطو	چلنا	۷۷	القتور	جو بہت کم خرچ کرتا ہو
۷۲	تَكْفِيًا	جھوم جھوم کر	۷۸	الاملاق	اتنا خرچ کرنا کہ آدمی
۷۳	هونا	نرم	۷۹		محتاج ہو جائے

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۶۵	الربوة والرباوة	ٹیل	۷۹	عزق - عزقًا	زمین کی گڑبادی
۷۰	الوابل	بارش	۸۰	اغتبط	رشتک کرنا
۷۱	عَبَسَ	منہ بسورنا، اعراض	۸۱	ذرافات	جماعت، جوق در جوق
۷۲	يُسْعِفُ	کرنا یہاں مراد یہ رونق	۸۲	الاغز	بہتر
۷۳	رَشَّ يَرْشُّ رَشًّا	ہونے سے ہے	۸۳	يو مراغز	اچھا دن
۷۴	الضقة جمع ضفان	پریشانی میں مبتلا کرنا	۸۴	المشقر	معروف، مشہور
۷۵	الخريس	پانی کا چھڑکنا	۸۵	اديم الارض	سطح زمین
۷۶	راق يروق	نہر کا کنارہ	۸۶	اديم السماء	سطح آسمان
۷۷	متع النظر	پانی کے بہنے کی آواز	۸۷	تسقى الرمال	ریت اڑاتی ہوئی
۷۸	الافول	خوش گوار معلوم ہونا	۸۸	تزجى	ہانکنا
۷۹	الطائلة	لطف اندوز ہونا	۸۹	رُكَّامًا	تھہرتھہ
۸۰	لاطائل	غروب	۹۰	القرب جمع قرابة	مشکیزہ
۸۱	التشييد	کار آمد	۹۱	الديم جمع ديمة	جھڑی
۸۲	تجاذب اطراف	بے فائدہ بے نتیجہ	۹۲	هو اطل جمع	مسلل بارش
۸۳	الحديث	عمارت کا پختہ بنانا	۹۳	هاطله	تاریک
۸۴	اللاغب دفا	مختلف پہلو پر	۹۴	القائم	پرسکون، جوش و
۸۵		باتیں کرنا	۹۵	هدأ	خروش کا کم ہونا
۸۶		تھکا ماندہ	۹۶	هدوءًا	

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۸۳	الثابتة	طوفان	۸۴	أقنع رأسه	سراٹھنا
„	مشرقة المحتيا	روشن چہرہ	„	الاعصار	بگولا
„	وضاءة الجبين	„	۸۵	الصارم دفا	کاٹنا
„	الزهو	پُر سکون	„	هرم	„
„	الاصيل	شام کا وقت	„	تخافت	چپکے چپکے باتیں کرنا
„	مخرؤ مخرؤا	پانی کو چیزنا اس طرح پر	„	الحدود (حدود)	روکنا، باز رکھنا
„	العباب	کہ اس سے آواز پیدا ہو	۸۶	توافد	جوق در جوق آنا
„	الرهج	موج	۸۷	التفيز	ترتیب کے ساتھ لگانا
„	العنيفة	رات کا آخری حصہ	„	المنهين	جوش اور
„	الهرج والمرج	تیز و تند ہونا	„	المتحسين	ہمت دلاتے ہوئے
„	الصدع	اضطراب	„	الفاترة	سُست
„	فاغر فاه	شکاف	„	الضغط	دباؤ
„	التجدة	مُنہ کھولے ہوئے	„	الرسمية	شاٹ
„	المقرنين (مفع)	مدد	„	الحكم	ریفری
۸۴	اصفاد جمع صقد	جکڑے ہوئے	„	الحارس	گول کیپر
„	مهطعين دفا	بیڑیاں	„	تلقف	گوچ لینا
„	مقنعي دفا	ذلت محسوس کرنا	„	الشباك جمع	جال
„	„	سراو پر اٹھانے	„	شبكة	„

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۸۷	یوتھی	پھینکنا	۸۸	المروحة	خوفناک
۸۸	الهدف	نشانہ گول	۸۹	رَجَّحَ رَجًّا	ہلادینا، ہل جانا
۸۹	ألغى	کالعدم کرنا	۹۰	الغرض	نشانہ
۹۰	التسلل	فادل دبیچ کی اصطلاح	۹۱	تَوَّأَّ	براہ راست سیدھے
۹۱	هاجميهاجم	ہل (FOUL) میں	۹۲	مستجلة الاصابة	پہلا گول بناتے
۹۲	تعترج	حملہ کرنا	۹۳	الاولى	ہوتے
۹۳	القذفتا	کچ ہونا	۹۴	الهتاف	شور و شغب
۹۴	اصطدم	ٹاٹ	۹۵	حمى الوطيش	معرکہ کا گرم ہونا
۹۵	قائمة العاصفة	ٹکرائی	۹۶	حَاوَلَ	کوشش کرنا
۹۶	الدفاع الأيمن	ہول دبیچ کی اصطلاح	۹۷	المحاولات	کوششیں
۹۷	الظهير	میں	۹۸	فهرية جزاء	پنالتی دبیچ کی
۹۸	الايسر	فل بیک راتھ	۹۹	انسحب	اصطلاح میں
۹۹	الساحد الأيمن	ہاف بیک	۱۰۰	احرز	سمٹ آنا
۱۰۰	الجناح الأيسر	دلفٹ بیک	۱۰۱	تعادل	سمیٹنا، جمع کرنا
۱۰۱	الهجمات	راتھ آؤٹ	۱۰۲	بَرَزَ بِرْذًا	برابر رہنا
۱۰۲		لفٹ ان	۱۰۳	تصبب العرق	نمودار ہونا
۱۰۳		حلے	۱۰۴	قصارى جهدة	پینے سے شرابور ہونا
۱۰۴			۱۰۵		آخری کوشش

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۹۸	اَنْدَاد جمع نِدّ	شریک	۱۰۷	الحفل	جلسہ
۹۹	الحُسُوم دَحَسَم	بیچ و بُن سے اکھاڑ	۱۰۸	توسَم	تاڑ لینا
۱۰۰	حَسَمًا	پھینکنا	۱۰۹	اَنْفَ ۛ	خود داری برتنا
۱۰۱	ایام حُسُوم	ایسے دن جن میں ہر چیز	۱۱۰	انقاد و انوفۃ	بیکرنا
۱۰۲	صرعی جمع صریع	سے لوگ محروم ہو جائیں	۱۱۱	المقاومة	مقابلہ
۱۰۳	الخاویۃ	مقتول	۱۱۲	الاضطهاد	دین و عقیدہ کی بنیاد پر
۱۰۴	الفائلون القائل	ویران	۱۱۳	قاسی	سزا دینا
۱۰۵	حادثة السن	قبول کرنا	۱۱۴	بَهْرَ ۛ ۛ بَهْرًا	مصیبت برداشت کرنا
۱۰۶	المحضۃ	نوعمری	۱۱۵	انجاب	غالب آجانا، روشنی
۱۰۷	الحضانۃ	خالص	۱۱۶	المصطاف	وغیرہ
۱۰۸	شَب	پرورش میں لینا،	۱۱۷	المستویج	پھٹ جانا
۱۰۹	سجاحتہ خلق	کفالت	۱۱۸	المترج	برا ہونا
۱۱۰	رجاحتہ عقل	جوان ہونا	۱۱۹	انصر د اسم تففیل	موسم گرما گزارنے کی
۱۱۱	التصب جمع	نرم خوئی	۱۲۰	اِبَان	جگہ
۱۱۲	انصاب	عقل کی پختگی	۱۲۱		موسم بہار گزارنے کی
۱۱۳		اصابت رائے	۱۲۲		جگہ
۱۱۴		بت، منم، ایٹھو	۱۲۳		بارونق، سبز شاداب
۱۱۵		وغیرہ	۱۲۴		اشنا، درمیان

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۱۷	الغواذی جمع غادیۃ	صبح کی بارش	۱۳۰	امثال جمع امثل	فاضل، افضل
۱۱۸	الریان	سیراب	۱۳۱	الضحمة	جستہ والا
۱۱۹	الرفد	آرام	۱۳۲	المریحة	آرام دہ
۱۲۰	الهادئة	پُر سکون	۱۳۳	تسلية ظاہر	ظاہری تسلی
۱۲۱	المخيم	خیمہ زن مراد جو	۱۳۴	الوشير	نرم و گداز
۱۲۲	التفراج	مسلط ہوا	۱۳۵	فجاءة	اچانک
۱۲۳	تنزع	ٹہلنا، تفریح کرنا	۱۳۶	تسامی	بلند ہونا
۱۲۴	اجتزی	پریشان کرنا	۱۳۷	لَفَتْ لِقَاً	لپٹنا
۱۲۵	الدوار	اکتفا کرنا	۱۳۸	نضرب کبد	اصل محاورہ "یقرب"
۱۲۶	حواجز جمع حاجزة	سرکا چکر	۱۳۹	اللیل	اکباد الابل ہے
۱۲۷	الاحتفال	روک، رکاوٹ	۱۴۰	الرهیب	جس سے مراد سفر
۱۲۸	التسار	پرواہ کرنا	۱۴۱	نقض	کرنا ہے یہاں رات کی
۱۲۹	المضيق	پردہ	۱۴۲	الزفرة	تاریکی میں فغانی سفر مراد ہے
۱۳۰	السولیس	تنگنائے	۱۴۳	استنفد	ہاتھ جھاڑنا
۱۳۱	النتاج جمع	نہر سونینر	۱۴۴	الشئون جمع	آہ سرد
۱۳۲	الزئ	حاصل پیداوار	۱۴۵	شأن	ختم کرنا
۱۳۳	الزئ	نتیجہ	۱۴۶	شأن	آنسو جاری ہونے کی جگہ،
۱۳۴	الزئ	لباس کی ہیئت	۱۴۷	شأن	مارالشئون، آنسو

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۳۳	افتلذ	کسی چیز سے محو کر لینا	۱۳۷	انت اکلہا	پھل دینا
۱۳۴	الفوادح جمع فادحة	مصائب	۱۳۸	السهول جمع سهل	ہموار زمین
۱۳۵	الخطوب جمع خطب	معیبت عظمیٰ	۱۳۹	الخطيرة	اعاط
۱۳۶	فلذة	مکھڑا، جگر کا مکھڑا	۱۴۰	الاستماتة	جان پر کھینا، موت کی بازی لگانا
۱۳۷	الذماء	دیم واپسین	۱۴۱	ابتعث	بمعنی بعث
۱۳۸	الامارة	بقیۃ الروح	۱۴۲	استدار	بمعنی "دار" گھومنا
۱۳۹	التبشير	علامت، آثار	۱۴۳	البواش جمع براش	ہنجر
۱۴۰	التذليل	بشارت، ہر چیز کا ابتدائی حصہ	۱۴۴	المنحوتة (نحت)	لکڑی یا پتھر کا تراشنا
۱۴۱	العقبات جمع عقبۃ	ہموار کرنا، پامال کرنا	۱۴۵	المنجورة (نحو)	لکڑی کا تراشنا
۱۴۲	الخطيرة	دشوار گزار گھاٹی	۱۴۶	القرابین جمع	وہ چیز جو معبود کی رضا اور قربت حاصل کرنے کے لیے پیش کی جائے
۱۴۳	الربقى	بڑا، عظیم الشان	۱۴۷	الجنسية	قومیت
۱۴۴	الشاملة	قلادہ، پھندا	۱۴۸	الديمقراطية	جمہوریت
۱۴۵	اضطلع	عام	۱۴۹	الدکتاتورية	ڈکٹیٹر شپ
۱۴۶	الاعباء جمع عبء	بار سہارنا، بوجھ برداشت کرنا	۱۵۰	الشيوعية	کیونززم، اشتراکیت
۱۴۷	الدوحة	بوجھ اٹھانا	۱۵۱	المسامحة	درگزر کرنا
۱۴۸		بھاری درخت			

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۴۰	المنافس	ریس کرنا			زمین کو بوٹتی ہوئی
۱۴۱	سادیسود	برسر اقتدار آنا	۱۵۳	سُورَى هَامِي	میری پریشانی کم ہوئی
۱۴۲	المبدأ	اصول و مبادی	۱۵۴	الترعة. جمع الترع	تالاب
۱۴۳	انتصر	غالب آنا	۱۵۵	الاسرجع ابرة	سوئی
۱۴۴	السوأة	برائی	۱۵۶	الاسرباء جمع سرى	شرقا، مختبر
۱۴۵	احتضن و حضن	سینہ سے لگانا	۱۵۷	الاطاس	ٹائر، جوکھٹا
۱۴۶	الانهيار	عمارت وغیرہ منہدم ہونا	۱۵۸	المطاط	ربر
				قضبان الحديد	لوہے کی پٹری
				النجلاء	روشن، صاف
				الشاسعة	بعید
۱۵۰	العقاقير	جڑی بوٹی	۱۵۹	داس يدوس	کچل دینا
۱۵۱	النطاسي	ماہر طبیب	۱۶۰	تقضى على	ان کا کام تمام کر
۱۵۲	جش يده	نبض دیکھی	۱۶۱	حياتهم	ریتا ہے
۱۵۳	المسمعة	سینہ دیکھنے کا آلہ	۱۶۲	يعيش	قانون کے ساتھ
۱۵۴	الحامى الوافدة	انفلونزا	۱۶۳	بالنظام	کھلتے ہیں
۱۵۵	سيارة الاسعاف	ایمبولنس	۱۶۴	الدعاية	پروپیگنڈہ
۱۵۶	تنهب الارض	بہت تیز چلتی ہوئی گویا	۱۶۵	الفد جمع افذاذ	یکتا
۱۵۷			۱۶۶	الطرائف جمع طريفة	عمدہ، نئی چیز

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۶۰	الخلاعة	آوارگی	۱۶۳	ینصب	مقرر کرنا
۱۶۱	المجون	ہزل	۱۶۳	الاجناد جمع جنود	لشکر و فوج
۱۶۱	مارس التجارة	تجارت اور جنگ میں	۱۶۳	امداد جمع مدد	لمک
۱۶۱	والحرب	تجربہ حاصل کیا ہوا	۱۶۳	یسسم	طریقہ کار مقرر کرنا
۱۶۱	عارضہ وناہضہ	مقاومت کرنا	۱۶۳	الخطط	یہاں مراد نقشہ جنگ
۱۶۲	یؤثب تائبًا	تادیب، تنبیہ	۱۶۳	یسن السان	تیار کرنے سے ہے
۱۶۳	النسیب	رشتہ دار	۱۶۳	یسن السان	طریقہ کار مقرر کرنا
۱۶۳	الباسل	بہادر	۱۶۳	القن	قانون بنانا
۱۶۳	تقلد سيفه	گلے سے تلوار لٹکانی	۱۶۳	نأءینوء (بہ)	مال غنیمت
۱۶۳	تنکب قومه	کندھے پر کمان رکھ لی	۱۶۳	یفتوش الغبراء	بار ہونا
۱۶۳	شامت الوجوه	چہرے خراب ہوں	۱۶۳	یعاش الدهماء	توہین کو فرش بنانا
۱۶۳	تومل	بیوہ ہوتا	۱۶۳	یتدثرب بالشوب	عوام کے ساتھ رہنا
۱۶۳	من یعهد الیہ	کہ جسے خلافت	۱۶۳	الخلق	پرانے کپڑے
۱۶۳	بالخلافة	سپرد کریں	۱۶۳	یأتدم بالخل	اور ہتھ
۱۶۳	الحنکة	تجربہ	۱۶۳	والنزیت	تیل اور سرکہ کو
۱۶۳	الجدیبة	بنجر زمیں	۱۶۳	الغلس	سالن بناتے
۱۶۳	العبقری	عبقری، جینیس	۱۶۳	الکاهل	تاریکی منہ اندھیرا
۱۶۳	الادیب	عاقل، دانا	۱۶۳	الکاهل	کندھا

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۶۸	تَرَکَنَ ے	بھگنا، مائل ہونا	۱۷۸	نَقَدَیْنَمَّ	پتہ دینا، غازی کرنا
۱۶۹	کعہدی بک	جیسا کہ میں نے تجھے	۱۸۰	تَناہَد و تَبَاہَد	دور ہونا ایک
۱۷۰	تستہوی	دیکھا تھا	۱۸۱	اداصر جمع	دوسرے سے
۱۷۱	جَشِمَ ے جَشَمًا	فریفتہ کرنا، مائل کرنا	۱۸۲	اصرة	رابطہ، رشتہ جو دوسرے
۱۷۲	تَخْرُج	مکلف بنانا	۱۸۳	الأود	کی طرف مائل کرتا ہو
۱۷۳	المنهل	فارغ التحصیل ہونا	۱۸۴	المہاوی جمع مہوی	کچی
۱۷۴	الارتشاف	چشمہ	۱۸۵	الداعرة (من)	گڈھا
۱۷۵	المیسور	پانی وغیرہ کا چوسنا	۱۸۶	الدھارة	آوارہ، فاسق و
۱۷۶	الایادی جمع ید	یہاں مراد پینے سے ہے	۱۸۷	الثروة	فاجر، بدکار
۱۷۷	الفقید	سہل، آسان	۱۸۸	المناط	باقی مال و دولت جو
۱۷۸	الرزق	احسان	۱۸۹	السلیب	وراثت میں ملی ہو
۱۷۹	عراقیل الامور	مرحوم	۱۹۰	الفراند جمع فریدہ	جس سے دامیہ
۱۸۰	یدرب	مصیبت	۱۹۱	الواری	والبتہ کی جائے
۱۸۱	الغایۃ المنشودۃ	امرد شوار	۱۹۲	الایعانہ	نفیس، جو ہر موتی
۱۸۲	الناطقین	مشق کرنا	۱۹۳		وہ دولت یا چیز جو چین
۱۸۳	بالضاد	منزل مقصود	۱۹۴		لی گئی ہو
		مراد عرب، کہ حرف "ض"			مخلوق
		صرف عربوں کے یہاں ہے			ایمان، اشارہ

صفحہ	الفاظ	معانی	صفحہ	الفاظ	معانی
۱۹۵	المأساة	المیہ، شریکدی	۱۹۶	دَبَّحْ و دَبَّحْ ۛ	مزین کرنا
»	المحكمة العسكرية	قوچی عدالت	»	الیداعة	منقش کرنا
»	المرافعة	مقدمہ وغیرہ	»	الشمیل	قلم
		پیش کرنا	۱۹۸		شیرازہ

النخط والرسم صغیر احمد علی

پندرہویں صدی ہجری کے لئے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کا ایک عظیم تحفہ
ایک حیات آفرین پیغام

تاریخ دعوت و عزیمت

(بچھ حصوں میں)

حصہ اول: پہلی صدی ہجری سے لے کر ساتویں صدی ہجری تک عالم اسلام کی اصلاحی و تجدیدی کوششوں کا تاریخی جائزہ، نامور مصلحین اور ممتاز اصحاب دعوت و عزیمت کا مفصل تعارف، ان کے علمی کارناموں کی روداد اور ان کے اثرات و نتائج کا تذکرہ۔

حصہ دوم: جس میں آٹھویں صدی ہجری کے مشہور عالم و مصلح شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کی سوانح حیات، ان کے صفات و کمالات، ان کی علمی و تصنیفی خصوصیات، ان کا تجدیدی و اصلاحی کام اور ان کی اہم تصنیفات کا مفصل تعارف اور ان کے ممتاز تلامذہ اور منتسبین کے حالات۔

حصہ سوم: حضرت خواجہ معین الدین چشتی، سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا، حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کے سوانح حیات، صفات و کمالات، تجدیدی و اصلاحی کارنامے، تلامذہ اور منتسبین کا تذکرہ و تعارف۔

حصہ چہارم: یعنی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (۱۰۳۴ھ) کی مفصل سوانح حیات، ان کا عہد اور ماحول، ان کے عظیم تجدیدی و انقلابی کارنامے کی اصل نوعیت کا بیان، ان کا اور ان کے سلسلے کے مشائخ کا اپنی اور بعد کی صدیوں پر گہرا اثر اور ان کی اصلاحی و تربیتی خدمات۔

حصہ پنجم: تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، احیائے دین، اشاعت کتاب و سنت، اسرار و مقاصد شریعت کی توضیح و تنقیح، تربیت و ارشاد اور ہندوستان میں ملت اسلامی کے تحفظ اور تشخص کے بقا کی ان عہد آفرین کوششوں کی روداد، جن کا آغاز حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے اخلاف و خلفا کے ذریعے ہوا۔

حصہ ششم: حضرت سید احمد شہیدؒ کے مفصل سوانح حیات، آپ کے اصلاحی و تجدیدی کارنامے اور غیر منقسم ہندوستان کی سب سے بڑی تحریک جہاد و تنظیم، اصلاح و تجدید اور احیائے خلافت کی تاریخ۔ (دو جلدوں میں مکمل)

ناشر: فضل ربی ندوی

مجلس نشریات اسلام آباد - ۱۔ ۳۔ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد۔ کراچی ۱۸

محققین اور علمائے کرام کی اہم اور بصیرت افروز تصنیفات

سیرت حضرت عائشہؓ	علامہ سید سلیمان ندویؒ	لغات القرآن	مولانا عبدالکریم پارچہ
یاد رفتگان	"	قوم یہود اور ہم قرآن کی روشنی میں	"
خطبات مدراس	"	صدر ریا رجنک (مولانا حبیب الرحمن)	مولانا شمس تبریز خاں
حیات امام مالک	"	شیروانی کی سوانح حیات	"
سیر افغانستان	"	مسلم پرنسپل اور اس کا عالمی نظام	"
آپ بیتی	مولانا عبد الماجد ریبادیؒ	اسلام اور غیر اسلامی تہذیب	شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ
معاشرین	"	سیرت خلفائے راشدینؓ	امام اہلسنت مولانا عبد شکور قادریؒ
بشریت انبیاء	"	تاریخ مشائخ چشت	حضرت مولانا محمد ذکریاؒ
سیرت نبویؐ قرآنی	"	معاشرتی مسائل	مولانا محمد برہان الدین سنہلی
وفیات ماجدی	"	شبلی معاندانہ تنقید کی روشنی میں	سید شہاب الدین دستوی
قصص و مسائل	"	مولانا محمد علی مونگیریؒ	مولانا محمد الحسنی ندویؒ
قرآن آپؐ کیا کہتا ہے	مولانا محمد منظور نعمانی	جزیرۃ العرب	مولانا محمد رابع ندوی
دین و شریعت	"	تعلیم القرآن	مولانا ادیس نگرانی ندویؒ
اسلام کیا ہے؟	"	محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے	مولانا تقی الدین ندوی
حضرت عثمان ذوالنورینؓ	مولانا سید احمد اکبر آبادیؒ	حسن معاشرت	خیر النساء صاحبہ (مرحومہ)
فہم القرآن	"	والدہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	"
وحی الہی	"	ریاض الصالحین (اردو) دو جلدوں میں مکمل	امۃ اللہ تسنیم
مجالس صوفیہ	مولانا سید صاحب الدین الرحمنؒ	اصح السیر	مولانا حکیم ابوالبرکات عبد الرؤف انارپوریؒ
بزم رفتہ کی سچی کہانیاں	"	اسلام کا زرعی نظام	مولانا محمد تقی الدین امینی
مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب	"	مقالات سیرت	ڈاکٹر آصف قدوائی
قرآن مجید اور دنیا کے حیات	مولانا شہاب الدین ندوی	عیون العرفان فی علوم القرآن	قاضی مظہر الدین بلگرامی
(جدید سائنس کی روشنی میں چند حقائق)	"	سیرت الصدیقؐ	مولانا حبیب الرحمن خاں شیروانیؒ
اسلامی شریعت علم اور عقل کی میزان میں	"	عورت	افتخار فریدی
قرآن، سائنس اور مسلمان	"	طوفان سے ساحل تک	محمد اسد سابق لیو پولڈوس
تخلیق آدم اور نظریہ ارتقا	"	علم جدید کا چیلنج	وحید الدین خاں

ناشر: فضیل کے بے ندوی

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ

زَادِ سَفَرِ

ریاض الصالحین

اردو

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب
ریاض الصالحین کا سلیس ترجمہ مع ضروری حواشی و تشریحی عنوانات

حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتاب خانہ اور منزلِ آخرت کا
بہترین زادِ سفر

مترجمہ: امۃ اللہ تسنیم (مرحومہ)
ہمشیرہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

مجلسِ شریعتِ اسلام

۱۔ کے۔ ۳۔ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد ۱۔ کراچی ۱۸

پاکستان میں کچھ پبلشرز ہمارا ادارہ (مجلس نشریات اسلام کراچی) کی درسی کتب غیر قانونی طور پر شائع کر رہے ہیں، جو ایک قانونی اور اخلاقی طور پر جرم ہے ہم یہ خط ثبوت کے طور پر شائع کر رہے ہیں کہ درسی کتب کی اجازت صرف مجلس نشریات اسلام کراچی کو ہے۔

Phone 2948



مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

NADWA BOOK DEPOT

P. O. Box 93, LUCKNOW.

No.

Date 3/3/77

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۸

مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء محض ایک تجارتی ادارہ نہیں بلکہ ہندوستان کی تعلیم و ترقی کے لیے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا ایک شرعی مرکز ہے۔ یہاں کی تمام درسی کتب مندرجہ ذیل ہیں: القرآن الکریم اور مسلم الوداع و دیگر کتب کی اشاعت کی اجازت اشب پاکستان کے کسی بھی تاجر کو نہیں دی گئی تھی، لیکن بعض اہم و جوابات کی بنا پر اسکی طباعت کے مکمل اختیارات جناب مولانا فضل ربی صاحب پیر دبیر انٹر مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی کو دیدئے گئے ہیں۔ انکے علاوہ کسی بھی تاجر کو مکتبہ کی کتابوں کی طباعت کی قطعاً اجازت نہیں ہے، مسلمانوں کا اخلاقی و فرائضی ہونا اگر یہ دینی ادارہ تعاون فرما بھی اور اپنی سب ضرورت کتب کیلئے سدرج ذیل پتہ سے رابطہ قائم کرے۔

محمد علی ندوی

منبر مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ